

# بیاضِ متین

تصنیف

نوحہ جاتِ احسن جاسی، متین دہلوی و دیگر شعراء

ناشر

نور ہدایت فاؤنڈیشن

حسینیہ حضرت غفران مآب، مولانا کلب حسین روڈ، چوک،

لکھنؤ-۲۲۶۰۰۳ (یو۔ پی)۔ انڈیا

**Noor-e-Hidayat Foundation**

Imambara Ghufuranmaab, Maulana Kalbe Husain Road,

Chowk, Lucknow-3 INDIA

Website: [www.noorehidayatfoundation.org](http://www.noorehidayatfoundation.org)

[www.naqeeblucknow.com](http://www.naqeeblucknow.com)

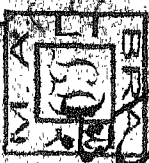
E-mail: [noorehidayat@gmail.com](mailto:noorehidayat@gmail.com), [noorehidayat@yahoo.com](mailto:noorehidayat@yahoo.com)

Ph:0522-2252230 Mob :08736009814,09335996808

# بیاض نوح جہان بین



جلد اول



کئی سو گزراش نوحوں کی مقبول کتاب

جو ۱۳۴۲ھ سنہ میں  
۱۹۶۲ء

سید صفیر حسن مسکن بی بی الواسطی نے

ایضاً عشری رزم نامہ جھوا کر شاہ

# اعلان واجب الادمان

مشہور و معروف درج و ذکر خاص آل عبا۔ ثواب طلب میلہ عالیہ انصاریہ  
کی یہ دہی جلد آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر رہی ہے جو اس قبل دو دو ہزار کی تعداد  
پانچ مرتبہ طبع ہو کر ان کی تالیف حاصل کر چکی ہے جب تک کہ ان کے مراد و تیر علی اللہ تعالیٰ کے  
نام سے نامی و اسماء کے گرامی فلکب مرچو گویا ہر کتاب اسباب بیکہ کے ہیں گے۔ نواد کوئی  
کی زمین بیان نہیں مرحوم و مخدوم کے کلام کی جوت سے جنگا کی رہے گی۔

اس جلد کا حق طبع است مطبع اثنا عشری دہلی کو حاصل ہے اسے کوئی حصہ  
اسکے چھاپنے کا قصد نہ فرمائیں۔ ورنہ نفع کے بجائے نقصان شدید اٹھانا پڑے گا۔

مرید فضل اردوی یہ شاہل حال ہو اگر صفت مدوح کے خلعت و جانشین سید العلام  
حضرت مولانا و مقتدا مولوی پیر **سلطان حسین** صاحب قبلہ و اعظ و ذکر و مظلوم کریم

علیہ التحیۃ و التناکی و سلطنت سے دوسری جلد بھی چھپ گئی ہے جو جلد اول کی طرح حقیقہ  
کاغذ پر چھاپی گئی ہے جس میں خصوصیت سے وہ نواد بھی درج ہے جس کی بنا پر چند خواجہ  
و شہداء و محرواں محمد و جنم کے گندوں نے مرحوم کو ایک جنگل میں نماز جنازہ کے  
بہانے سے ہلاک کر دیا تھا۔ اس جلد کی قیمت حوام کے رفاہ اور مرحوم کے ایصال  
ثواب کے لئے صرف دس آنہ رکھی گئی ہے اور بارہی حرفت پل سکتی ہے۔

سید صغیر حسن کن زیدی لکھنؤ

227  
12/1

۱۹۱۰

من تقبل مومنا متعذرا فجزاه جنم

درین بام محبت تمام تذکره شهدا و ائمه اطهار است



من تصنیف شاعر بے نظیر در عالم دین پیر علی صاحب النخلص

در مطبع اثنا عشری دہلی طبع شد

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U25737





دنیا سے اٹھ ہے سلطان بادشاہ کے  
 بڑے کیا مہوں کے سالانہ بادشاہ کے  
 کیا دوا و رسالت دی کیا خوب نوبت کی  
 صبر سے میں شریک کیا قربان ہدیہ کے  
 کیا خوب کیا تازہ گلہ کیا خیر اس میں اللہ  
 کوئی کی طرح لاسے فرمان ہدایت کے

ما ارب لکھ شرب و ارب لکھ امرب  
 یہ طاری مرید میرا محض ہے  
 عطا وقت کہاں کے کیاں کے  
 یہی تھا حشر وں بربا محض ہے  
 اور دیگر

بہشت ہر شاہی و شہر کی نہ جیوگی نہ جیوگی  
 یہاں اب ہوگی زہرا محض ہے  
 یہ افسانہ کی آتی ہے ہونی اس جہاں ہے  
 اسی غم ہے بھلا مارا محض ہے  
 تری وہ شان و شوکت سہم نے ہمت  
 قی سب شاہیوں کی محض ہے

قلم کے جام میں اچھی جھڑا بھرت سے نہ ہو  
 جب نہ کیا کہیں اس امکان ہدایت کے  
 مومن میں سب سے پہلے اس کی یاد ہو  
 جیسا کہ کہا احسن مومن ہے اس کی ہدایت  
 ہدایت میں ترسے کہیں پریشان ہدایت کے

اہل ایمان کی اچھی طاقت  
 کیا وہ مشکل بتا دیں مسان ہدایت کے  
 سب سے پہلے جو ہوا جیسی اسی کی اچھی خطا جیسی  
 یہ شکل دکھائی شاہانہ ان ہدایت کے  
 لفظ دیکھ

اہل ایمان کی ہدایت کو  
 پھر تیس ہزار سے زائد ہدایت  
 موصوفات کی طرح پتلا بکریاں ہدایت  
 رخصت ہو بہا سے یہاں کی ہدایت  
 سر پہ رہا جو مانے نہ وہ تان ہدایت  
 دامن تلکے چاک لگے یہاں ہدایت

بوی بختی را که  
 بباغبان بوی گل در میان  
 یسیر بوی که در کوهستان باغیت  
 پیاں فلح می رسد بگلستان باغیت  
 یسیر بوی که در کوهستان باغیت  
 پیاں فلح می رسد بگلستان باغیت  
 یسیر بوی که در کوهستان باغیت  
 پیاں فلح می رسد بگلستان باغیت

این همه سبزه چمن  
 بستان گلستان زلف و بوی گلستان  
 چمن بستان گلستان زلف و بوی گلستان  
 چمن بستان گلستان زلف و بوی گلستان  
 چمن بستان گلستان زلف و بوی گلستان  
 چمن بستان گلستان زلف و بوی گلستان  
 چمن بستان گلستان زلف و بوی گلستان  
 چمن بستان گلستان زلف و بوی گلستان

هفتاد و نه جانشان  
 دُر دُر چرخ سبز و چرخ سبز  
 جریل آسمان سبز و چرخ سبز  
 دُر دُر چرخ سبز و چرخ سبز  
 جریل آسمان سبز و چرخ سبز  
 دُر دُر چرخ سبز و چرخ سبز  
 جریل آسمان سبز و چرخ سبز  
 دُر دُر چرخ سبز و چرخ سبز

<p>اب کون انکی سمت کی گناہ گف          الصبی بی فقیرے بیکان بنیت          کی طرح ہے بیکان بنیت          عم میں ہوئے ان کے ہوا ان بنیت          وقیرے بیکان بنیت          صبح الیقین والہم</p>	<p>دست میں ان کی صف و محض          میں یوں فخر و بیکان بنیت          یا ایہا البی و یانہ تم اس          ہمد سے سلام تم پر اس          خالی کیا یہاں یاد پر اس          کہ مدیرہ مونا ہوا و محض</p>	<p>نئی ہی ارم کی پیر          ہر در اہل بیت ہوا و محض          بے لواء ہوئی یہ زمین کہ محض          کی ہو گیا چرخ ہوا و محض          ہے سے یوم یومین و فاطمہ          ہیکل ہوئے میں شہر و محض</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کھڑا فاق و شرک سنا پیمان سے  
 نام نہاد علم کی وادیاں  
 حلقہ کے گمراہ بنائے  
 دل پر مٹی دھکا ہر جہاں  
 قربان صبر و علم کیا دھن  
 کیا قرار عتیق رہا وادیاں

وہ سب کچھ میری ظلم میں ہے  
 وہ سب کچھ میری ظلم میں ہے  
 وہ سب کچھ میری ظلم میں ہے  
 وہ سب کچھ میری ظلم میں ہے  
 وہ سب کچھ میری ظلم میں ہے  
 وہ سب کچھ میری ظلم میں ہے  
 وہ سب کچھ میری ظلم میں ہے  
 وہ سب کچھ میری ظلم میں ہے

روبرو سے دیکھو یہ کون سی  
 روبرو سے دیکھو یہ کون سی  
 روبرو سے دیکھو یہ کون سی  
 روبرو سے دیکھو یہ کون سی  
 روبرو سے دیکھو یہ کون سی  
 روبرو سے دیکھو یہ کون سی  
 روبرو سے دیکھو یہ کون سی  
 روبرو سے دیکھو یہ کون سی

کہی سب فاطمہ کو مولیٰ ان میں سے  
 کہ پڑھ رہی تھی پھر نہ پڑھا  
 ہزاروں میں بھان کی تھی ایک ہی  
 اب میرا سارا زور کھٹ گیا  
 اب دیکھی مری نہیں گئی تھی  
 ایسا ہے دکھ پیسے ہو گیا تھا جس  
 بہا دھیت

ماریا قیامت میں پڑی بھان میں  
 کہتے ہیں شہر سرد دھیت  
 تیرا جہیز بدل گیا دھیت  
 جتنی دودھ دے تیں اتنی دھیت  
 فطری میں لطف کر کے بنا دھیت

کیا کیا دھیتیں نہیں رکھا  
 الفیہ ایک کی میں نہ دھیت  
 وقت دیکھ  
 حضرت بی بی ہال سے اٹھا دھیت  
 سن فاطمہ کا کھٹا دھیت  
 کیا دھیت



مکمل ہو کر  
کے ہیں سراسر ارض و سما و ارضیت

### فصل دیگر

ہی تھی زہر اگر بلا ہے بی بی ہے بی بی  
علم انہم را ہو گیا ہے بی بی ہے بی بی

سلاطین میں پانچ تاجدار  
پہلے سے میر کا اٹھا ہے بی بی کی  
میں تیر سے تصور ہے بی بی کی  
تو زبان ہو رہا ہے بی بی کی  
انی بی بی ترستو کہ اٹھ کر بی بی ہے بی بی  
یہ تو چلے ہو گیا ہے بی بی ہے بی بی

تین بی بی اب دو ہو گیا  
لکھن میں تاجدار ہے بی بی کی  
تو سہ تو تھا وقت کہاں گئے بی بی کی  
علم میں ہے مختار ہے بی بی کی

### فصل دیگر

<p>فانمیرا دل خلک ادا کرے ہے یا نہ کرے یا نہ کرے          تیرا منت ہوئی بھاری ہے یا نہ کرے یا نہ کرے          کہ سے کیا ہوئی اپنی نصیحت ہوئی ہم پر کیا ہوئی          زنی ہمیں میری کہ تو دل سے ہے یا نہ کرے یا نہ کرے          دستِ ختم ٹھاکتے دیکھ لی کہ ضروری کی ہوئی          نہ پہلے چھوڑا کہ نہ ہے یا نہ کرے یا نہ کرے</p>	<p>نظرِ کھلی کہوں خبر نہ چاہتے تیرا جان          کہ یہی ہے کہ پڑا ہے ہے یا نہ کرے یا نہ کرے          تیرا میں سہاں سر پر ہم کو میں دیکھ کر کیا ہوئی          دھندلے دل کہاں میں تو جہاں یہی ہے یا نہ کرے یا نہ کرے          کہوں میری بخاری کہ سلا دیجے دلاں میری          ظلم کر کے دشمن بھاری ہے یا نہ کرے یا نہ کرے</p>	<p>پس بھگت نہ بلالو دے بھاری پادشاه          در نہ کوئی مردم رو کرے ہے یا نہ کرے یا نہ کرے          محرم پیدائے سدا کی درم کی عورت دیا ہوئی          بہار سے پیدائے تیرے کو دیکھ کر دیا ہوئی          یہ ترسے پلٹے دو دو سے سے دیکھ کر دیا ہوئی          انسانی میں کہوں کہ یہ دیکھ کر دیا ہوئی</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱

مجلس شورای اسلامی

بہارِ گل و زریں کے  
محرکِ اقبال

دین سے مل کر میں اب فلاح یافتہ ہوں اور خوش

عمر کے لئے یہ بہت سی چیزیں ہیں جن میں سے

میں نے اس کی خدمت میں

اب یوں ہی ہمارے دل کی آواز ہے

پہلے سے لکھا ہوا ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

وہاں سے میری طرف کے

وہاں سے آکر آج کل کے

بہار ہے، تھے مگر میری کیا پناہ ہو گی

چونکہ درجہ اولیٰ  
مہتمم

اور ایک طرف زینت و لطافت اور انصاف کا حال پیش  
آتی تھی غرض یہ ہے کہ یہ چاندین کا مونس و مونس  
اور ایک طرف شہ خدا و ان منہ پر ظاہر ہوئی ہو  
جسے ظاہر و دل و مو اگر ان کی کمال فاضل ہو  
یہ وہ ہے مشاعرہ الٰہی ذرا غم و غم فانی  
مرد و عورت الٰہی کی یہ سیرت ہے یہ نصیحت  
آئینہ الٰہی کی یہ نصیحت ہے یہ نصیحت

ہاں سلام پائی ناما شوق سے لب لباب بہت کم  
 جس طور عالم اتنی حقیت بخاری ہمیشہ ہمیشہ  
 سہرہ ایاب دل کو ستاب کمال بر کیا تجا تیار  
 حقیقتا سہیل کو فانی حال ہاں افسوس میں  
 وقتم دیکھا

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

دنیایا بدوئی کتب بتیں جو حق تعالیٰ نے  
 پیدا کی ہے وہی وہی در ملک اری خالق و  
 پیدا کنی دیں توں یہ فریاد و فغان کی آہ و بکا  
 ہے اتم ہر وقت کلمہ سرسینہ کی آہ و بکا  
 بہت تلخ بلوت و تلخ کنی زینب میکہ فغان  
 کی ہیں دکھائی ہے سب سواری خزانہ

رونی غلی از زینب پتہ پتہ میری ما فغان  
 ہے سب کی جان کلاں کلاں میری ما فغان  
 سب بت ختم الہیہ امن و حق تلخ کی ہوا  
 خاموش ہو کیوں اس قدر ہے میری ما فغان  
 بابا کی ظلم تھا بجا تم کو نیست جی دیا  
 حکم میں آخر سوز ہے میری ما فغان

دینی فقیر ہوئی کلمہ پتہ پتہ میری ما فغان  
 زینب کی بجائی کلمہ پتہ پتہ میری ما فغان  
 حسن سہاوت میری ما فغان میری ما فغان  
 رہی دو گھائی پتہ پتہ میری ما فغان  
 خوش میں جیتی رہی ادھر ہے میری ما فغان  
 سب زینب الہیہ پتہ پتہ میری ما فغان

<p>زینب کے وقت پر عطا کرم پر امان جی عطا کر خاک پر اس میری داد فاطمہ</p>	<p>میں دو تیرے عطا نامہ اب تم میں سے میں فلاں میں اپنے بچہ پر تم سے فاطمہ</p>	<p>اب کون نام لکھتی جو کمال شہادت کی فاطمہ میں اپنے بیٹے بی بی کو بہت یاد اسے فاطمہ</p>
<p>فاتحہ دیگر جسٹن لکھتے تھے</p>	<p>جسٹن لکھتے تھے فاطمہ جسٹن لکھتے تھے فاطمہ</p>	<p>میں نے کہا کہ اب اسے فاطمہ میں نے کہا کہ اب اسے فاطمہ</p>
<p>جسٹن لکھتے تھے فاطمہ جسٹن لکھتے تھے فاطمہ</p>	<p>جسٹن لکھتے تھے فاطمہ جسٹن لکھتے تھے فاطمہ</p>	<p>میں نے کہا کہ اب اسے فاطمہ میں نے کہا کہ اب اسے فاطمہ</p>

اٹھ اٹھ تھیں بڑا مرقعہ  
بڑا بڑا جھک سے کیا مرقعہ  
بہت میں ہیں حین ورس پناہ  
سر پہ ہے اپنے ان اوٹ مرقعہ  
دو بیٹاں لکھتا تھی کہ لگان  
سر پہ بڑا بڑا مرقعہ

بڑا بڑا بڑا بڑا مرقعہ  
بڑا بڑا بڑا بڑا مرقعہ  
بڑا بڑا بڑا بڑا مرقعہ  
بڑا بڑا بڑا بڑا مرقعہ  
بڑا بڑا بڑا بڑا مرقعہ  
بڑا بڑا بڑا بڑا مرقعہ

بڑا بڑا بڑا بڑا مرقعہ  
بڑا بڑا بڑا بڑا مرقعہ  
بڑا بڑا بڑا بڑا مرقعہ  
بڑا بڑا بڑا بڑا مرقعہ  
بڑا بڑا بڑا بڑا مرقعہ  
بڑا بڑا بڑا بڑا مرقعہ



بولا کہ بھائی! ہم کی سزا ہے  
 ہے وہ عظمت اس کے دکھایا  
 بلا جہنم پہنچے کہ دیکھا جہنم کو  
 پہرے تو لگا کر دیکھا جہنم پہرے  
 سے لگا کر یہ دیکھا جہنم پہرے  
 بہرے جہنم کے کہ لگا کر دیکھا جہنم پہرے  
 بہرے جہنم کے کہ لگا کر دیکھا جہنم پہرے

جہنم جہنم سے پائے بلایا جہنم کو  
 اور دیکھے سے غیب لکھایا جہنم کو  
 قائم کما تھا تو نے لکھایا جہنم کو  
 جہاں ہوز ناک رہتا جہنم کو  
 سوچا جہنم میں قائم ہو گیا جہنم کو  
 بھولا کہ جہنم کو دیکھا جہنم کو  
 جہنم کو دیکھا جہنم کو

انور ان ساقی کو دیکھا جہنم کو  
 ہے سب ساقی دین کو دیکھا جہنم کو  
 خدو شے سے ہو کر کہ لکھا جہنم کو  
 دوا در پست اس کے لکھا جہنم کو  
 دھم دھم سے لکھا جہنم کو  
 دھم دھم سے لکھا جہنم کو

اوسے حسینؑ لفظ  
 مر سنا۔ عجیبے پہ جلیق کی اسے عیا  
 لفظ حضرت اسم علیہ السلام  
 جو اسم علیہ السلام کو پکارا  
 ماں کو پکارا کہ اے میری بیٹی

دھوکا ہو کر دھوکا شایم ہو کر  
 پتہ پڑی میں گزری کیا یہ شاہ کی پتہ پڑی  
 جسے غارت خانے غارت خانہ کے  
 پتہ پڑی کیا یہ شاہ کی پتہ پڑی  
 کوئی پتہ پڑی کیا یہ شاہ کی پتہ پڑی  
 پتہ پڑی کیا یہ شاہ کی پتہ پڑی  
 پتہ پڑی کیا یہ شاہ کی پتہ پڑی

دیارِ دوست میں نہ ہم اپنی شہنائی بیتی تھی  
 بھر زین سارِ جھلپا شایہ کی کہ  
 کہوں نہ تیرے ہر ٹھانچے کے  
 گھول کے یہ نظم رہا شاہ کی یہ چٹائی  
 تو رسم و یک

ہر کس کی ہوا کا شیرازہ  
 ہر کس کی ہوا کا شیرازہ  
 ہر کس کی ہوا کا شیرازہ  
 ہر کس کی ہوا کا شیرازہ  
 ہر کس کی ہوا کا شیرازہ  
 ہر کس کی ہوا کا شیرازہ  
 ہر کس کی ہوا کا شیرازہ  
 ہر کس کی ہوا کا شیرازہ

الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ

الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ  
 الیٰ حبیب اللہ حبیب اللہ

ہا یہ خبر نہ فاشی پھر ستم لکے تماش  
تیا بلف جال متاں طوطی میں لکے تماش  
یہاں میں ہے ستر ستر کے یہاں  
قاعدت کا پیاں طوطی میں لکے تماش

نقص دیگر

صبا کی خبر نہ فاشی پھر ستم لکے تماش  
ترا میں ہو کیا فیکے بھائی کے اقا  
نکوئی یاد در ہوم لکے بھائی کے اقا  
خدا مولا میں میں شاہ لکے بھائی کے اقا  
ترا بھائی یا تھا حق سب سے بھائی کے اقا  
پھر سب سے اول اعدائے بھائی کے اقا

اٹھ اٹھان میں جاؤں کہیں میں فیکے بھائی کے اقا  
پچھ بھائی شاہ لکے بھائی کے اقا  
ماتا اس طرف شاہ لکے بھائی کے اقا  
کہیں سٹلم شاہ لکے بھائی کے اقا  
یہاں میں میں شاہ لکے بھائی کے اقا  
کھ خالق میں جیتا میں بھائی کے اقا

ان کو تو کس یا نشیمن تجھ سے غفلت کے  
 من مہر کے اوس وقت ہمیں اب تجھ کا اثر  
 ہائی سے قطعاً مٹا دیا ہم اسرار حق کی  
 اور خوف میں ہمیں یہ کوفہ کو سرا اور جان کی  
 و دراز کے بحر کو ہوں یا تجھ کو کی گزری  
 ہم یہ مظلوم قلم کی طرح گوارا فرمیں ہم فرمیں

کو فرمیں جو نئی نظم کو ملا انھوں میں  
 ہر ایک ملک کو کئے فدا کے پہلے انھوں میں  
 بچتے تھے مظلوم نامہ میں بن علی کا وقت  
 مظلوم سلیم پیغمبر سنجیدہ سے انھوں میں  
 کہتا تھا مسافر وہ کیا حضرت یسوعی میں ہیں  
 والہ کیا میں شہید ہو گیا انھوں میں

رہے تو نہ تھے ہم اور جو جان فدا کے  
 ہئی احسان ہے تیرا ہم سے بھلائی کے  
 اگر سو سو ہوں دشمن کے تو کرتا وہ فدا  
 ہمتا دست میں مرنا یا مے بھلائی کے  
 خطا مسلیم کہتا تھا جو ملا اوس کے  
 ہی کو کھڑکے دم ظالم سے بھلائی کے

<p>مکرم بخت علی ارشد سے تعلق خواجہ کا پائیم وینا سے چلا حضرت بشیر علیا الفوس اوس</p>	<p>مکرم چھتیا زلف و لولہ پکڑی ہر کم از کم یہاں کو دل کا بھوسہ کو سہل کلام لکھ لکھ لکھ</p>	<p>ہر دم سچ میں لڑش افلاک کو ہونی ہم نہیں سے کس قدر تارا نگہ ٹوٹا کھنچ میں توار دکھا کس کلام نہیں</p>
<p>وہ تھیں ہر ان حضرت مسم علیہا سلام حادثہ کی یہ فی بی سہل کلام لکھ لکھ لکھ</p>	<p>کہیں کہیں میں لڑش ابھوسہ میں ہر سے پور کی لازم کہ تھے غنی بہ کس کس کس کس کس کس کس</p>	<p>ہر خطہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ محبوبہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>یہ تھیں میں ہر میں تو دم کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس</p>	<p>میں نہ تھے ولایت کے یہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ میں نہ تھے ولایت کے یہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ</p>	<p>قائم ہوا کلام یہ میں یہ میں یہ میں یہ میں قائم ہوا کلام یہ میں یہ میں یہ میں یہ میں</p>
<p>کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس</p>	<p>کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس</p>	<p>کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس کس</p>

<p>دشمن کے لئے خط سے روئے کر میں کیا کیا  بجائی ہوئے دشمن کے دل میں دل کی ایک لکھ  افسوس کیا تو دل میں دل کی ایک لکھ  میرزا وہ کہتی ہیں کہ ایک لکھ  سیدری فرما رہی ہیں ایک لکھ  حاکم کے لئے ایک لکھ  پتہ ایک لکھ</p>	<p>میں نے یہ دیکھا ہے کہ ایک لکھ  دشمن کے لئے ایک لکھ  میں نے یہ دیکھا ہے کہ ایک لکھ  دشمن کے لئے ایک لکھ  میں نے یہ دیکھا ہے کہ ایک لکھ  دشمن کے لئے ایک لکھ  میں نے یہ دیکھا ہے کہ ایک لکھ  دشمن کے لئے ایک لکھ</p>	<p>میں نے یہ دیکھا ہے کہ ایک لکھ  دشمن کے لئے ایک لکھ  میں نے یہ دیکھا ہے کہ ایک لکھ  دشمن کے لئے ایک لکھ  میں نے یہ دیکھا ہے کہ ایک لکھ  دشمن کے لئے ایک لکھ  میں نے یہ دیکھا ہے کہ ایک لکھ  دشمن کے لئے ایک لکھ</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



<p>کلمات در آن است بسیار بسیار فراق و اسباب و مرتب است و اول و آخر</p>	<p>بهر سبب و هر سبب و هر سبب که به سبب و هر سبب و هر سبب</p>	<p>بهر سبب و هر سبب و هر سبب که به سبب و هر سبب و هر سبب</p>
<p>و هر سبب و هر سبب و هر سبب که به سبب و هر سبب و هر سبب</p>	<p>بهر سبب و هر سبب و هر سبب که به سبب و هر سبب و هر سبب</p>	<p>بهر سبب و هر سبب و هر سبب که به سبب و هر سبب و هر سبب</p>
<p>و هر سبب و هر سبب و هر سبب که به سبب و هر سبب و هر سبب</p>	<p>بهر سبب و هر سبب و هر سبب که به سبب و هر سبب و هر سبب</p>	<p>بهر سبب و هر سبب و هر سبب که به سبب و هر سبب و هر سبب</p>
<p>و هر سبب و هر سبب و هر سبب که به سبب و هر سبب و هر سبب</p>	<p>بهر سبب و هر سبب و هر سبب که به سبب و هر سبب و هر سبب</p>	<p>بهر سبب و هر سبب و هر سبب که به سبب و هر سبب و هر سبب</p>

ہستی حق زینب آباد منظر کی دیباہی دیا  
 شمع کی یہی لہری ہے ہے بابا کی دیا  
 سر جو تار و تار ہے بابا کی دیا  
 حل ترا یہ کہ کمالی ہے ہے بابا کی دیا  
 تجھ کو پہنچے تائب ہے ہے بابا کی دیا  
 نہ کہاں پر تار ہے ہے بابا کی دیا  
 ہے بابا کی دیا

محبت کی انجلیں ہم لکھتے تھے  
 تیرے سر سے کہیں مری کی دیا  
 کی کو تھیں بیٹیاں سنائی کہ  
 یوں لکھاں اب تیری جواں ہے بابا کی دیا  
 کیسوں کو ہم نے تھی ہاں قیامت ہوئی تھی  
 اٹھ کر وقت دین بلی کی دیا ہے بابا

ہر تیرا دھارہ تھی کھاتے  
 کی دیر تیرا کیا ہے بابا کی دیا  
 کی دیر تیرا کیا ہے بابا کی دیا  
 کی دیر تیرا کیا ہے بابا کی دیا  
 کی دیر تیرا کیا ہے بابا کی دیا  
 کی دیر تیرا کیا ہے بابا کی دیا

افانوں کی پھیری والی لکڑی کے پیر کے  
افانے دو ڈالنا صبح اب اوری ہوا  
میں کے لکڑی کے پیر کے پیر کے  
فردیگر  
میں کے لکڑی کے پیر کے پیر کے  
میں کے لکڑی کے پیر کے پیر کے

[illegible][illegible]

ان ظالموں میں ایک تمام اہم و نہایت  
مہتمم ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں نے  
پچھلے کھڑی سوئی میں نے فلاں کچھ کیا  
تم نے میں نے کتنی کروں کیونکہ مجھے  
اب سیدھی دوا ملتا ہے جو کہ میری  
حاصل ہوئی ہے کہ اب جو وہ کھیلے  
وہ دیکھ کر ہنسے

قطب فخر الدین علی بن عثمان  
 بن سبک الدین صاحب قریہ  
 کبیرہ صاحب کتب و کتب  
 یکتا بین سبک الدین صاحب  
 کتب و کتب یکتا بین  
 صاحب کتب و کتب  
 یکتا بین

سید تو اب کھلا ہے کہ سید ہے سید بنوں کی  
 کی ایک شے میرے ساتھ ہے سید بنوں کی  
 میں دشمن کی تیغ خانے پر جو اب انظم کو  
 کی ہے فغان میری زہری مادی کو  
 پیچھے ہوئے اندام کی پانی جو یہ تھا قاف میں  
 درام کہ قہر زہری میں جگر میرا  
 درام کہ قہر زہری میں جگر میرا

<p> سپا اویہ فیہ ظاہر میں باغی لکھتے ہیں  بہتر کے سے قدوں میں سر کا کٹا ہوا ہے  وہ تیرے بخت پر گرفت بل میں شہر کی خام  دہانہ کی کھینچ کر اس طرح اس کے ہاتھ میں جو  وہاں وہاں کھار دھندلایاں بھجوانے کے  بھجوانے کے لئے دھندلایاں بھجوانے کے لئے  بھجوانے کے لئے دھندلایاں بھجوانے کے لئے </p>	<p> انفصال ہی کے میرے جہاں اس کو درجہ لطف  میرے جہاں میں رہا ہے وہ میرا ہے کہ جسے جگہ  بہتر کے والے محبت کو نہ چھوڑا اور باطل کی  ناتوانی کے لئے کھار دھندلایاں بھجوانے کے  جگہ لکھ کر دھندلایاں بھجوانے کے لئے  بہتر کے لئے درجہ محبت میں ہے اس کے لئے  بہتر کے لئے درجہ محبت میں ہے اس کے لئے </p>	<p> قورق اہل کے وہ میرے لئے ہے  وہ میرے لئے ہے وہ میرے لئے ہے  وہ میرے لئے ہے وہ میرے لئے ہے  وہ میرے لئے ہے وہ میرے لئے ہے  وہ میرے لئے ہے وہ میرے لئے ہے  وہ میرے لئے ہے وہ میرے لئے ہے  وہ میرے لئے ہے وہ میرے لئے ہے </p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سحر و جادو و کلمات و غیره  
 در این کتاب مذکور است که اینها  
 از کلمات و جادو و غیره است  
 و اینها از کلمات و جادو و غیره است  
 و اینها از کلمات و جادو و غیره است

و اینها از کلمات و جادو و غیره است  
 و اینها از کلمات و جادو و غیره است  
 و اینها از کلمات و جادو و غیره است  
 و اینها از کلمات و جادو و غیره است

و اینها از کلمات و جادو و غیره است  
 و اینها از کلمات و جادو و غیره است  
 و اینها از کلمات و جادو و غیره است  
 و اینها از کلمات و جادو و غیره است

<p>بہت سے وہ فاقہ زلزلہ کی فاقہ کی طرح          واپس نہایت ہی فاقہ کی طرح          بہت سے وہ فاقہ زلزلہ کی فاقہ کی طرح          واپس نہایت ہی فاقہ کی طرح</p>	<p>کی طرح سے بہت سے وہ فاقہ          واپس نہایت ہی فاقہ کی طرح          بہت سے وہ فاقہ زلزلہ کی فاقہ کی طرح          واپس نہایت ہی فاقہ کی طرح</p>	<p>تاکہ کہ بہت سے وہ فاقہ          واپس نہایت ہی فاقہ کی طرح          بہت سے وہ فاقہ زلزلہ کی فاقہ کی طرح          واپس نہایت ہی فاقہ کی طرح</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



دریا پیر پیا پیا سے آخر کے دنیا  
 پیا پیا رب کو زمین کے پیر ہے  
 پیا پیا نہ ملا تھا ہوا نہ ملا ہے  
 ہاں کے لئے ہم کھارم کس کے پیر ہے  
 میرا میں سب میں ہی گیا دنیا ہے  
 بھی ہی ہاں اور میں کے پیر ہے

خاموش ہوئے وقت  
 عالم کی گم گم مہم کے پیر ہے  
 وقت و مکان  
 روتی غم کی ہوا نالان مر گیا ہے  
 عادت کے ہونے کی نالان مر گیا ہے

کسی طرح کے درد انہی مر گیا ہے  
 کہ انہی کے ساتھ چلے ان مر گیا ہے  
 کہ ہر دم یہ مارے مر گیا ہے  
 کہ سب سے ملے مر گیا ہے  
 کہ کچھ بھی نہ رہا نالان مر گیا ہے  
 کہ ہر دم نے خیر و ظلم نے وہ کی پیدا  
 کہ ہر دم سے ہر نالان مر گیا ہے

روئی کے لئے نہایت عیش و عشرت  
 بلائی کہ ملاں مارنے عار و شرم  
 ہمیں سب جانتے ہو کہ ہمیں سب جانتے  
 ہمیں بیہوشی میں اور نہ جانتے  
 ہمیں موت میں غم بھی ہے  
 وہ جس میں سر کال وار نہ جانتے ہیں

خاموش ہوئے آفت طوفانی بوقت  
 کی طاری رو کر ہر آن مرسیا ہے  
 لہجہ و سہرا  
 لہجہ طہر کے لالہ وار نہ جانتے ہیں  
 ہمیں بہت قور وصال مار نہ جانتے ہیں

نال بوجھ طاعن عار و شرم  
 سب میر کی مادر قرآن مرسیا ہے  
 جھکنا بھی کھڑا تھا آرام بھی پایا ہے  
 قاتل کے لئے جب طہر نازان مرسیا ہے  
 ظلم سے جو بندے مات کی ہوئی وہ لالت  
 روئے بہت قور وصال مار نہ جانتے ہیں

جلد کے نام ہیں زلف و لعل چہرہ آویز  
 دل سے دھندلے لال مار نہ سب رشتہ میں  
 لہے نہ طہر جہان کی خبر پائے  
 ہر دم ہے مہل کو مال مار نہ حارث میں  
 ہم میں تم جھٹایا ہے عسری خلیف  
 مہی بچے سے برال مار نہ حارث میں

زرخونہ کی خلق میں بھی یونہی خلق  
 دیکھ سب را جان مار نہ سب رشتہ میں  
 دل سے چھٹی سے جدا پیر نہ سب رشتہ میں  
 کہ نہیں اوتو ظال مار نہ حارث میں  
 مار سہلانے جو ہم حال کی سے کہیں  
 دو لاد میں جو ہم حال مار نہ حارث میں

خاقان سے انہی سے رشتہ ہاں  
 بال میں سر نہ دال مار نہ حارث میں  
 ہم نہ کریں گے وفا ملک کیش میں  
 ہر دم سنا سننے والی مار نہ حارث میں  
 زرک ہے طالب اول میں مار نہ حارث میں  
 رفیق منہا تھا دل مار نہ حارث میں

<p>کتابت میرزا ابی طالب بچل کما تفراس عطا بی ان کما تفراس داره تفراس تفراس</p>	<p>تفراس دیو</p>	<p>حادثت میرزا ابی طالب کما تفراس تفراس دیو کما تفراس تفراس</p>
<p>تفراس دیو کما تفراس تفراس تفراس دیو کما تفراس تفراس</p>	<p>تفراس دیو کما تفراس تفراس تفراس دیو کما تفراس تفراس</p>	<p>تفراس دیو کما تفراس تفراس تفراس دیو کما تفراس تفراس</p>
<p>تفراس دیو کما تفراس تفراس تفراس دیو کما تفراس تفراس</p>	<p>تفراس دیو کما تفراس تفراس تفراس دیو کما تفراس تفراس</p>	<p>تفراس دیو کما تفراس تفراس تفراس دیو کما تفراس تفراس</p>

حق پناہ بخش  
بلایا کر کسی طاقت وقت زود و تیرا از مرگ

وقت

در یک

مجلس جو دیندار و شوقی است  
میتوانی سے ان در آنکس نیز که عاقل و عاقل

بجای عاقل که با شوق

بر خلاف که تمیزی

است عاقل و عاقل

وقت که در محافل

وقت که در محافل

وقت که در محافل

وقت که در محافل

بجای عاقل که با شوق

بر خلاف که تمیزی

است عاقل و عاقل

وقت که در محافل

وقت که در محافل

وقت که در محافل

وقت که در محافل

جب قتل کیا ظلم ہے جس پر تیرا کون سا حق  
 کہ تھے وہ قتل ہوئے پانی قاتل تیرا کیا  
 دریا میں تھے قتل ہوئے وہ دھوکے اندام میں ظلم  
 کہ غرق ہواں اوس کے ہلکی مالا دار کے تھے  
 قاتل تھے یہ وار کے تھے مالا دار کے تھے  
 یہ ظلم ظلم دو بار کیا مالا دار کے تھے

اگر یہ بیان کرے قتل کے وہ قتل تھے  
 کہ دریا میں تھے قتل ہوئے وہ دھوکے اندام میں  
 قاتل تھے یہ وار کے تھے مالا دار کے تھے  
 یہ ظلم ظلم دو بار کیا مالا دار کے تھے

میرا دل میں لعلی دیکھ کر تیرا دل میں لعلی  
 لعلی کے ان چھوڑ دیکھ کر تیرا دل میں لعلی  
 شاہ کے ابو درو سے حارت ہمارے کھلوں  
 پتھر میں دیکھ کر تیرا دل میں لعلی  
 اس وقت میں تیرا دل میں لعلی  
 یہ غنیمت شوقی دیکھ کر تیرا دل میں لعلی

تہ میں رہنا تو دل میں ہی رہتا ہے  
 جہتوں سے کے پاس سے گزرتے ہیں  
 جہتوں سے کے پاس سے گزرتے ہیں  
 جہتوں سے کے پاس سے گزرتے ہیں  
 جہتوں سے کے پاس سے گزرتے ہیں

دھوم دھوم میں تھی بچوں کے گھر میں  
 ادنیٰ ہے اور میں تھی بچوں کے گھر میں  
 دھوم دھوم میں تھی بچوں کے گھر میں  
 ادنیٰ ہے اور میں تھی بچوں کے گھر میں

ہر گز نہ پڑے پڑے پڑے پڑے  
 ہر گز نہ پڑے پڑے پڑے پڑے  
 ہر گز نہ پڑے پڑے پڑے پڑے  
 ہر گز نہ پڑے پڑے پڑے پڑے

ہائے وہاں کا حال ہم میں نہیں کیا  
 یار بہت دولت پانچ سے پہنچا  
 فوت کی وہ چہرہ زرد و پٹھان  
 بات بہت ظلم کیوں کے کرکشی  
 غلام متی بقیہ دل ہوا مال غنا  
 غلام سلاوی بچوں کے لکھنوی

فتر  
 موسیٰ جیب و دو دیوار محمد ابراہیم  
 سی کہنے کے زور و زور محمد ابراہیم  
 جہاں محمد موسیٰ محمد ابراہیم  
 ملک دولت میں محمد ابراہیم

ہمارے بڑے بھائی کہ ہم میں غلام کی  
 جہاں غلام میں رہتے محمد ابراہیم  
 میں ہم آپ سے کیا محمد ابراہیم  
 ہنس آپ کو مال کی سی محمد ابراہیم  
 بھگت محمد محمد ابراہیم  
 آپ سے محمد محمد ابراہیم



[illegible]

عقلاً مستسطرد و محضاً قللم و انشا  
بموسى و قتل و دلم و حرم و ابراهيم  
و قتل و دلم و حرم و ابراهيم  
و قتل و دلم و حرم و ابراهيم  
و قتل و دلم و حرم و ابراهيم

مکملہ ہوا کہ ملحق بہ مملکت ہمارا حق  
ہو گیا اب روٹوں کا راجہ صاحب شہنشاہی  
اور وزیر محمد اور ابراہیم  
میں یہاں شاہ ہامری منتقل ہو گئے  
جس سے درخت مرگے اس کے

حلال نیست و نیست که حق در حق نشانی  
 جنت با خوف بهر کمال و حکم در حساب و عقل تمام  
 دوزخ و جحیم  
 تیری که بود شیر آس که بلا می  
 کجا که رسد کجا که آید و کجا که آید

محقق بود که از هر طرفی که می آید و هر کجا که می آید  
 باقی بر سر سبزه می آید که باقی در حق نشانی  
 سبزه که باقی در حق نشانی که باقی در حق نشانی  
 تیر که باقی در حق نشانی که باقی در حق نشانی  
 و انصاف و انصاف که باقی در حق نشانی که باقی در حق نشانی

علم که باقی در حق نشانی که باقی در حق نشانی  
 تیر که باقی در حق نشانی که باقی در حق نشانی  
 سبزه که باقی در حق نشانی که باقی در حق نشانی  
 و انصاف و انصاف که باقی در حق نشانی که باقی در حق نشانی

میگویم در اولیای خود که در این دنیا  
 که اینها بی سستی و استراحت نیستند  
 هرگز نشسته و نشینند و نه ایستاده و  
 بنبلانند و نه ایستاده و نه ایستاده  
 کسی که در این دنیا ایستاده و نه ایستاده  
 یعنی لازم است که در این دنیا ایستاده  
 و نه ایستاده و نه ایستاده و نه ایستاده

کی یہ ہوا کی بہانہ روزِ طاف  
جہان و ہر پہ عظم از اسے کر بلائی  
یہی آرام ہے فتنہ ناری آہ ہادی  
روح زہرِ کھڑی خاکِ آئینے کر بلائی  
سندھین کی ہاتھوں حل کر دیتا کم  
کرم ہے اپنے ملک سے اک کر بلائی

[illegible]

بدلتی تھیں کہ جس کے دل میں  
 دو قالب کے ہیں وہ نہیں ہے  
 اس کے ہاتھ میں تمام دنیا ہے  
 دیکھ کر اس کی ہر بات  
 دیکھ کر اس کی ہر بات  
 دیکھ کر اس کی ہر بات  
 دیکھ کر اس کی ہر بات

اھنم غفر لی جوان کو تو وہ تم کو زیادہ کر دے غمت  
 جو کم کیا چھوٹے قرآن میں تم سب جہان دار  
 کہ ان میں پیر نہیں تھی جہان بوی کو شکر اتنی پیکار  
 رخصت ہو گئی جہان میں نہیں کہ اندر جان مان  
 ای شخص کی پریشانی ہو گئی پھر بھی زمین جہان جانی  
 سیدہ ازل سے یہ غلام علی امیر اس جہان پرورد

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

صبر و شجاعت و ہمتی و دلیری  
 بہر سہ ستمیوں کی کہیں و نہاں یہ سہ ستمیوں کی  
 ہر گز نہ ہو گا کہ شہر میں یہ سہ ستمیوں کی  
 بلکہ یہ میلان میں نہ ہو گا کہ شہر میں یہ سہ ستمیوں کی  
 دھیمان و جرات میں نہ ہو گا کہ شہر میں یہ سہ ستمیوں کی  
 میں نہیں ہے کہ یا خود و آزادی و شہر میں یہ سہ ستمیوں کی

جو دیکھ دیکھ تم کو شہر و لایق نہ ہو گا  
 داری کی اب وہ جگہ نہ ہو گا کہ شہر میں یہ سہ ستمیوں کی  
 پہلے ہی کہ وہ سہ ستمیوں کی کہ شہر میں یہ سہ ستمیوں کی  
 ہاتھوں سے کہ شہر میں یہ سہ ستمیوں کی  
 مستطو بہ کہ شہر میں یہ سہ ستمیوں کی  
 حق ہوں خدا جانتے کہ شہر میں یہ سہ ستمیوں کی

کیا کہیں میں نہیں کہ شہر میں یہ سہ ستمیوں کی  
 کیا کہیں میں نہیں کہ شہر میں یہ سہ ستمیوں کی  
 میں میں بھی کہ شہر میں یہ سہ ستمیوں کی  
 دوسرے دیکھ

[illegible]

دعوت میں پہنچا دینا تو میں غافل کی طرح کر رہا ہوں  
کس طرح سے دامن بھر کے لڑتا ہوں اسے کیوں نہ  
ان چاندنی شکاروں پر نہیں رحم نہ آیا حال دنیا  
تو ایسے لگاؤ میں نہیں رہتا یہ حال دنیا  
اب کی رکھوں میں کہ تم کہیں نہ ملو گے  
سب خاکیں ہیں اب کی دنیا میں اب کی دنیا  
دعوت میں پہنچا دینا تو میں غافل کی طرح کر رہا ہوں

میرے بن بیاہری مجھے بیاہ نہ دیکھا ارمان نہ تھا  
 باندھو جی میں سر ہو گیا بھارت ہو گیا  
 دل داری ہو گیا غم غم غم غم غم غم  
 غم غم میں نہ ملی میں نہ ملتا  
 گدی میں نہ ملتا میں نہ ملتا  
 ان چھوٹی سی لاشیں یہ تو چھوٹی سی لاشیں  
 ان چھوٹی سی لاشیں یہ تو چھوٹی سی لاشیں

<p>سیدان کے پاس پہنچ کر کہیں پہنچا ہوا ہے پہنچا ہوا ہے یہاں پہنچا ہوا ہے</p>	<p>پہنچا ہوا ہے یہاں پہنچا ہوا ہے پہنچا ہوا ہے یہاں پہنچا ہوا ہے</p>	<p>پہنچا ہوا ہے یہاں پہنچا ہوا ہے پہنچا ہوا ہے یہاں پہنچا ہوا ہے</p>
<p>پہنچا ہوا ہے یہاں پہنچا ہوا ہے پہنچا ہوا ہے یہاں پہنچا ہوا ہے</p>	<p>پہنچا ہوا ہے یہاں پہنچا ہوا ہے پہنچا ہوا ہے یہاں پہنچا ہوا ہے</p>	<p>پہنچا ہوا ہے یہاں پہنچا ہوا ہے پہنچا ہوا ہے یہاں پہنچا ہوا ہے</p>

<p> یہ ہے اراقل کو لا اتمری تغیر کا یہ تھا  زمنوں میں تہمت ہے میری نیا ہے آواز  نشی کو شاہ دین کی پست از بھائی بھائی کر  جب بھائی صواب پہ لائی میری نندیا کے آواز  اگر سینیں سے لگی ہو کیا ہوں بھیمو کہ ہے  پھر تہی ہوں از سو بیلائی میری نندیا آواز  </p>	<p> کیا ہوں کی میری وہ حالت پر لا بی تمہیں  کہتی جیسا ہی زہر کی جانی میرے تیار آواز  </p> <hr/> <p> لو میرے  </p> <hr/> <p> فرستے تھے بڑی سے یوں وہ شہنشاہ کے  راہی ہو خطاط سے وہ بختہ بختہ کے  </p>	<p> دوسری کو تغیر کی کہ تیرے آواز کی پیا  بتاؤ کہ دوست کیا کر رہا ہے اس کے  تا وہ بھونکتے ہوں اور چلے میری طرف  تغیر سے دل نہ نکالے میری طرف کیا  یادوں نہ ہو قسمت تو ہے بھائی سے کہ افغانی  مغفار کی ستار کی ہے بڑی شان ہو کہ افغانی  </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



گذری بهی تقصیر کباب خاکی تا یک فرات  
 اندر که هر وقت خطا و ایرادش ای در کمال  
 در حال کوی که با تحقیق باشد صیقل پذیر و در کمال  
 شرمند و خجسته تا که بود کسی پریشانی در کمال  
 آن با کمال کمال که خوش تر به مقامی در کمال  
 هر چند که در کمالی شرمند باشد به کمال در کمال

دوسریه  
 در دوسریه شرمند است شرمند شرمند  
 در دوسریه شرمند است شرمند شرمند  
 در دوسریه شرمند است شرمند شرمند  
 در دوسریه شرمند است شرمند شرمند

بوقت وفا خط و راه با یکتا بجای تمام نموده  
 در دوسریه شرمند است شرمند شرمند  
 در دوسریه شرمند است شرمند شرمند  
 در دوسریه شرمند است شرمند شرمند

<p>             دینا تیرا بی بی ای امرا در غایت اولاد و هوش              بسجود و شکر من سوره غفران است در کمال              فراموشی تمام تو معجزه کردی به تیرا              تم جیسا که مان سیرت و الصدق و التوا              خاموشی و محبت و شرف و عبادت و کرم و قناعت              او که باشد شاد و در حقیقت و در حق              دینا تیرا بی بی ای امرا در غایت اولاد و هوش           </p>	<p>             ستر و دل به دل و در غایت اولاد و هوش              لب و لبت کی میری که در غایت اولاد و هوش              بی بهر حال کی زیست ره چاره بری بهر حال              سحر و سحر آتی بهر حال کی زیست ره چاره بری              سوال بهر حال کی زیست ره چاره بری              محبت بهر حال کی زیست ره چاره بری           </p>	<p>             چنانچه عجز و سحر و سحر و سحر و سحر و سحر              سحر و سحر و سحر و سحر و سحر و سحر              سحر و سحر و سحر و سحر و سحر و سحر              سحر و سحر و سحر و سحر و سحر و سحر              سحر و سحر و سحر و سحر و سحر و سحر              سحر و سحر و سحر و سحر و سحر و سحر           </p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میرا پادشہ جہان میرے پادشاہ جہان  
 زور بازو سے کمر ہلا تب دہ جہان  
 آہ کیا یاقوت تھی وہ کہ یہ صحت تھی  
 ہاں کیا جہان تھی میرے پادشاہ جہان  
 کہنہ زنی کیا لطف حیات کیا رہا  
 جتنے جوں ہو مر گیا میرے دلم پادشاہ جہان

دل کو دل سے ارادت تھی وہ کہ یہ صحت تھی  
 آہ کیا یاقوت تھی میرے پادشاہ جہان  
 ہاں کیا جہان تھی میرے پادشاہ جہان  
 کہنہ زنی کیا لطف حیات کیا رہا  
 جتنے جوں ہو مر گیا میرے دلم پادشاہ جہان

میرے پادشاہ جہان میرے پادشاہ جہان  
 زور بازو سے کمر ہلا تب دہ جہان  
 آہ کیا یاقوت تھی وہ کہ یہ صحت تھی  
 ہاں کیا جہان تھی میرے پادشاہ جہان  
 کہنہ زنی کیا لطف حیات کیا رہا  
 جتنے جوں ہو مر گیا میرے دلم پادشاہ جہان

ہر پہنچی مل گئے ہائے تہذیب تر کے  
 لاکھوں سے رن میں اڑا رکھے نہ مہلک مینا  
 واہ سرسوار مال ہائے برادر جواں  
 کہیں نہیں تم بولے کیوں نہیں لب کھولتے  
 کیا نہیں ملتی زبائل ہائے برادر جواں

کیا بویہ میراب رقعہ حالت شاہ ام  
 کہتے تھے ہر ایک ال ہائے برادر جواں  
 فو تر دیر  
 کہتی تھی یکینہ کے ہو کو بلا دراپٹہ مے کیا  
 مر جاؤ گی میں مشکل بجائی دکھا دیچے مے کیا

بابا کہ بوجھ سے بی بی شادی اری کیوں نہ تھا  
 میری بوجھ سے میرا دھبہ لے لے جلا دیچے مے کیا  
 بابا کہ بوجھ سے میرا دھبہ لے لے جلا دیچے مے کیا  
 ہر زنی خدائے سنا پائی کہیں پائی کی دھوئی  
 مہم کہہ کر مجھ سے ہوئی قصہ جی جان پائی کی دھوئی  
 اب اس کو حاضری ہو کر بوجھ سے میرا دھبہ لے لے جلا دیچے مے کیا

خوش نصیب کی پستی کیان کی  
 حال پیدا یہ کاموں کی  
 میں بھی رہوں نہ ہوں میں ہوئے تو ہوں  
 باقی نہ آیا تو کیا میں بھی غنا میں کی کیا  
 منہ سے تو پوچھو تو کیا میں کی کیا ہوں

دم توڑنے کا مثل مری کیا ہوں  
 پہنچا میں تو زرا مثل مری کیا ہوں  
 وعدہ ہوئے کیا پائی کے مری کیا ہوں  
 بوز ملو وہ وفا مثل مری کیا ہوں  
 شے نہ کیوں کر گئے زنجی کیوں میں  
 شکار علم کیوں ہوا مثل مری کیا ہوں

یہ تو مگر کمال انجیب کی مرقی اور ظم کی انا  
 مگر وہ کچھ عجیب ہے جس پر کوا چڑھ گیا  
 افسوس یہ ہی مری کے سیکر تھیں جتن کی کیا  
 بھلا ایک خدمت سے پوچھا دو ایسے کیا

دوسرا  
 دیکھ



حکمے در نام قبول نمائے نہ دفعہ اول  
 در کس کی چھتری سے ترسے  
 طعنوں سے بچو کجا دانی سے باز آئی میں  
 عمری بنو گی کج طرح جان دی تم سے اگر  
 کن حلقہ چاہی دانی سے باز آئی میں

خون سینہ چھڑا دانی سے باز آئی میں  
 پتھر تواریں لک و پانی سے باز آئی میں  
 پیچھے پیر میں نشان چلتے ہیں مجھ پر وار  
 جہاں گھنٹیں بجنے جاؤ پانی سے باز آئی میں  
 کہنہ کہتی بہ بات جو ملے کھٹے بات  
 جو بچے منہ دکھا دانی سے باز آئی میں

اب کوئی نہ دانی سے باز آئی میں  
 شرم متوں سے اوٹھالائے باز  
 ہم ٹھوکیں کھلتے ہوئے پھر نہیں کہ  
 کن ہاتھ پڑا کر اسے چاہے باز  
 میدان میں میں در سنو گے باز  
 سر پہ لے جب شمشیر کہاں سے باز  
 ہزار

جان بچی بے باک جیلائی  
دیکھ قیامت نہ لائے پانی سے باز آئی میں  
فوج نے تلو اور خمر رخ نے مجھے بولی ہو  
میں نے بے باک چھڑا کر پانی سے باز آئی میں  
شان میں کٹ کے دل مر گیا وہ بوجھ  
اور یہاں قل تھا وہ پانی سے باز آئی میں

شہزادہ کے لئے ہیں لاکھ بھائی  
 لڑائی نہ بلایا ہے میرے لئے خدائے عالم باری تعالیٰ  
 کو نہ کہ بچا ہے اپنی کوئی بہادر بزرگوار  
 اگر ہے نہ انصاف ہے نہ پیغمبر نہ قیام  
 میرا انصاف میں چھوڑے نہ تو بہتر چاہئے  
 لایا ہے میرے لئے خوشنما کیوں یہ نام باری تعالیٰ

بیجا تھا لیکن ہمیں ہنر پر بھلائی تو نہیں  
 دئی کہ تم ہم سے کہہ کر ہنر کے واسطے ہاں ہنر  
 زور دے سکتے کہ چا جان کہ میں چھوڑا ہوں  
 کہہ دو کہ نہیں اور اگر حق نہیں لازم ہاں ہنر  
 کی مستی میں کسی لبر میں کمر تو نہ لادو کہ ہنر  
 پر سنا ہوں ہنر کی خوشی ظالم ہاں ہنر



جلی کی ہر بجلی کو دیر کی تری کی جڑ لاد بجلی  
 کہیں بجلی سے نفرت ہوئی اور وہ صدمہ باقی رہا  
 کی ت یہ کھڑے شاہ نہیں مومن اور قوت بازو  
 بیہوش ہو کر دین کی قوم کے ظلم باقی رہا  
 ہمارے لیے کیا ہے اس کا رستہ کیا ہے دشمنان  
 ہمارے کے وقت سے زبیر یہ قلم باقی رہا

اہم وقت نوال مر وہ تو بڑا کھانا ہے غم  
 کہ یہ کھانا کھا کر نہیں لو تو یہ لازم باقی رہا  
 فوج دیکھو  
 دو ایک لکھ سے لے کر ایک سو تری فریاد ہے  
 ہمارے لئے میرے بھائی بھائی تری فریاد ہے

پتہ سلیب دیا ہو سکا کیا یہ تھوڑے دھوکے  
 شہر کے سینہ چھو ایا رب تری فریاد ہے  
 دریاؤں میں تکی ہوئی پیانی کی پیانی آہ کی  
 اور کیا جو مر ایا رب تری فریاد ہے  
 حق منقہ سے ایک قدم باز دے دو دن قلم  
 ہمارے بہرہ و فضا ایا رب تری فریاد ہے

حق کو حاصل کرنا  
 و دیار با بر سر زینت  
 کی بجائے پیش روئے  
 دیکھا جھانکوں میں ہنسے ہنسے

ہر پختہ کو شاہدیں کو ہمیں کر کے  
 سب سے پہلے دل فرما  
 جی، وہاں کو اس عمر میں بن گیا  
 جہاں ہم نے رہا

من جہاں آ رہا ہے  
 ہر جہاں کی طرف  
 ہر جہاں کی طرف  
 ہر جہاں کی طرف

تم وقت شام کا دھواں دھواں ہو جاؤ  
تشیق کی کوئی مہر کی بجائے ہاں ہاں  
عصیت ہو جاؤ تم پر تلے ہاں ہاں  
زخم تیروں کے سینہ پہ لکھتے ہاں ہاں  
کیا دفن ہو جاؤ دیر پہ جاگ وادریغ  
پانی تم اپنے لب تک نہ لائے ہاں ہاں

گھر میں آگ لگے نہ زور دے رات  
ترسے تھے جہان باز کوئی نہ لے لے لے  
سن سنبھال لیکن کہ سب سے میریوں  
ہر پہ جاؤ پھر کے نہ آتے ہاں ہاں  
جان میری پی سی شمع سے تم سدا  
مثل میری نہ تم بھر کے لائے ہاں ہاں

بچے بھائی کلاں سے ہر دروازے  
کیسے عہد سے فلک نے دکھائے ہاں ہاں  
بچے سے حق میرے بازو میں وقت  
تھکتے تھے تم بچے کی کھلتے ہاں ہاں  
تم میری ہو تے تھے ہر دم میرے ہوم  
قوت اعدا سے کوئی اسب بچائے ہاں ہاں

ان ہی کو دین مری ق سے اڑ جائے گی  
 کھو رہی تھی مری مردہ لکھ لڑا  
 رو رہی تھی پھل پھل سے پھل پھل  
 پھل پھل سے پھل پھل سے پھل پھل  
 پھل پھل سے پھل پھل سے پھل پھل  
 پھل پھل سے پھل پھل سے پھل پھل

دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ  
 دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ  
 دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ  
 دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ  
 دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ  
 دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ

دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ  
 دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ  
 دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ  
 دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ  
 دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ  
 دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ دغ

<p>دشمن کے بوسوں زینت و کمینہ میں  ان کا کرو واری مردہ اٹھ کر  اٹھ کر باندھے ہوئے وہ تو تین اور قہقہے  بستے تھے نہ ہر گھڑی مردہ اٹھا کر  نور دیکھ</p>	<p>فادان یہ سب لائقِ حاجانِ گلشن  میں پائی سے باز لائقِ حاجانِ گلشن  میں نہ تیس پائی کے لئے چلنا اور اب  کس جگہ ہر گھڑی لائقِ حاجانِ گلشن  ذکرِ یادِ اس وقت دیکھو پائی کے  سب کچھ کے پائی لائقِ حاجانِ گلشن  نور دیکھ</p>	<p>گمراہ ہے لائقِ حاجانِ گلشن  گردِ مری جھگڑائی لائقِ حاجانِ گلشن  اب مٹاؤ خدا کے لائقِ حاجانِ گلشن  اے گمراہ تم کو لائقِ حاجانِ گلشن  جس نے سب لائقِ حاجانِ گلشن  سب عالم نہیں لائقِ حاجانِ گلشن  نور دیکھ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>دل پر اثر منظم کے اوقات سے اب تک          سہ ماہی کا مطالعہ چھ ماہ پہلے جان لیا          جہاں کب سے مطالعہ میں رہا وہاں          جہاں وہ دکھائی دیا یہ جان لیا          وہاں</p>	<p>کئی نئی ناولیں میری کتابوں          میں تیار ہیں میری کتابوں          میں بہت سے نئی کتابیں          ہیں یہ کئی دیکھو گے لاؤ کوئی          کتاب سے ہمیں غم جان میری کتابوں          چھ ماہ پہلے میری کتابوں          جہاں کئی دیکھو گے میری کتابوں          وہاں</p>	<p>دل پر اثر منظم کے اوقات سے اب تک          سہ ماہی کا مطالعہ چھ ماہ پہلے جان لیا          جہاں کب سے مطالعہ میں رہا وہاں          جہاں وہ دکھائی دیا یہ جان لیا          وہاں</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تیمیں ستم بند ہے سارا بہانہ سر دے  
نوکھ لگی ہے زبان میرے راز ہستی کہاں  
صلت میں کھلتے تھے پراسے صدمے میں کیرا  
بہ پہاڑ اب انی ہے جہاں میرا ہستی کہاں  
پانی پلا دو کوئی پیاسے میں ہستی کہاں  
دم کی باتیں یہاں میرا ہستی کہاں

پھر نہیں آتی پانی نہ سگواؤں  
موتی ہوں کوڑا رواں میرا ہستی کہاں  
صفت سے خوش آگے ہوں بھی بچھا جاتے  
میرا ہے سارا نہیں میرا ہستی کہاں  
پیارے ہوں دو دے میں موت کے آگے  
لوگوں کے وقتوں میرا ہستی کہاں

حال کی نہیں کیا مجھے ہمو کو کلامت  
زار دخت یہ ہر زال میرا ہستی کہاں  

---

وقت دیگہ

---

لاش پہ کیٹتی گئی ہوتی انی بڑھتی  
پانی سے لئے ہوئے اذیت یہاں کی موتوں

اب کون خطا کا علم ہم پہنچا کر اسے ارشاد  
 سنا کہ عیاد کی اس دعا اور دعا جانی ہے وہ بلا میں  
 ہزار ہوں جس سے یہ کہنے کے لئے تم سے اجازت  
 بدست میرا لے دو یہ سب غریب لگا ہے یہ کہہ دوں  
 تم کہنے میں بھی ارادہ ہوئی یہاں کی اور بھی  
 اور انی یہاں سے کہہ دو یہ یہاں کی اور بھی  
 پہنچا کر اسے یہ کہہ دوں

اب کسی کو کوئی کہہ نہ سکتی تھی چنانچہ  
 وہ ہزاروں ایسا ہفتین دینا دیکھنا ہوا  
 افسوس کیا تھا یہ تر و شادنا ہر کہہ دوں  
 یہ جانہ کی صورت میری یہ غرض ہوا  
 میرا کہہ نہ سکا یہاں تک کہ وہ کہہ دوں  
 میں یہی کہی جان ہاں تم کہہ دوں  
 یہ کہہ دوں

باز کئی شخص وہ دعا لکھ کر بہت دن ہو گیا کہ  
 یہی آری شغل کیونکر نہ بنائی ہو گیا کہ  
 بنائی سے اسے نہ تھا جان ہر کہہ دوں  
 کچھ لائی تو اسے انھیں شرم نہ آئی کہہ دوں  
 رہائی میں لکھو نہ تو قتل کر کے کہہ دوں  
 سقا کر ہی ہا میں اس نے آج کہہ دوں  
 ہر کہہ دوں



<p> شاه چندی ایست که از آن بختی  مهر و سبکی نماند و شیرازی بختی  و تر دیکر  شیرازی خفا و دلاوری  کی خورشید چرخین از برای تو بجای علم دار </p>	<p> بجای احد و بدر کل مان و کلان  بجای چرخ و سبک و اعدای چرخ و سبک  بیانم و فدا دای می تو که از سبک و اعدای چرخ و سبک  بجای خورشید و سبک و اعدای چرخ و سبک  بجای خورشید و سبک و اعدای چرخ و سبک  بجای خورشید و سبک و اعدای چرخ و سبک  بجای خورشید و سبک و اعدای چرخ و سبک </p>	<p> بجای خورشید و سبک و اعدای چرخ و سبک  بجای خورشید و سبک و اعدای چرخ و سبک  بجای خورشید و سبک و اعدای چرخ و سبک  بجای خورشید و سبک و اعدای چرخ و سبک  بجای خورشید و سبک و اعدای چرخ و سبک  بجای خورشید و سبک و اعدای چرخ و سبک  بجای خورشید و سبک و اعدای چرخ و سبک </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>اشرف کی متناہی کو دیکھ کر پڑھنے والے کو شوق ہو          خزانہ علی حضرت پیر کا بھائی بھائی علی امداد          فوتہ حضرت علی ابیہ علیہ السلام          بالو سے ہلکا رو کر ناش و علی ابیہ          نے ہو چکے کھو کر ناش و علی ابیہ</p>	<p>ہر کسی کو دیکھ کر شان ہی ہو ہر سہارا مان          سرستی لگے کر ناش و علی ابیہ          بولناک سبب انگین اور جمع سبب فہم          کیا دھوا بنے کر ناش و علی ابیہ          کہ شان سے آئے ہیں میمن سے آئے ہیں          چھائی پہ سسٹاں کھو کر ناش و علی ابیہ</p>	<p>فوتہ بنائے سالک بنیں لائے          ہر شرم سے نیچے سر ناش و علی ابیہ          صورتی تری غوث کے واری تری غوث          اب کیے پھروں دروہ ناش و علی ابیہ          کیا حال بنائیں کے سر ناش و علی ابیہ          بوقت و بھلا در ناش و علی ابیہ</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جگہ و اکبر و ملک و گھلا کہاں سے ظاہر  
 درجہ کہیں موشہ و دیچوں کہاں سے ظاہر  
 زخم سے مریم پڑ لے یا ہنسیں باہ مینہ  
 مژدہ لکھا کہ تیرے دیچوں کہاں سے  
 برہمی کی سارا جہ سے تو تفتی نہ کر  
 سہل و جان پڑ دیچوں کہاں سے

ہے جانی رتبہ خلقت ہر کی ہے جوت  
 ہر دم غلامی لب پذیرا نشہ دہی کہ  
 فوتہ دیگر  
 کہتے نظر اور چین دیچوں کہاں سے  
 ہے حرم آرام و عین دیچوں کہاں سے

ہاں ہے تیری صورت جو چاند کی ہوت  
 قربان ہو گئی مادرِ ناز و غی کہ  
 جتن سے عیاں ہوئی تیرے پہلے کہ  
 آوازیں سب ظلم نداشت دہی کہ  
 اب فلک چو غنی میں نہ تیرے دہی کہ  
 دم نکال گئے کہاں نشہ دہی کہ

<p>است بظلمت کی روشنی میں          کہتے رہے شاہ قیوم دیکھیں کہاں دردی</p> <hr/> <p>فوتی دریا</p> <hr/> <p>قوتی لا شاہ کبریا کے شاہ سے ملا دیکھیں</p> <hr/> <p>بخانہ کبریا میں دیکھیں شاہ سے ملا دیکھیں</p>	<p>بہن بھائی بھتیجی بہن میں بہت ڈھنڈولی          مرنے ہو تم میری دیکھیں کہاں دردی</p> <p>میری بھائی بھائی بھائی بھائی بھائی          اپنی بھائی بھائی دیکھیں کہاں دردی</p> <p>اپنی بھائی بھائی دیکھیں کہاں دردی          بھائی بھائی دیکھیں کہاں دردی</p>	<p>ملا دیکھیں شاہ قیوم دیکھیں          دیکھیں شاہ قیوم دیکھیں</p> <p>دیکھیں شاہ قیوم دیکھیں          دیکھیں شاہ قیوم دیکھیں</p> <p>دیکھیں شاہ قیوم دیکھیں          دیکھیں شاہ قیوم دیکھیں</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>             سہم سہارا ان سہ              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے         </p>	<p>             سہم سہارا ان سہ              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے         </p>	<p>             سہم سہارا ان سہ              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے         </p>
<p>             سہم سہارا ان سہ              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے         </p>	<p>             سہم سہارا ان سہ              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے         </p>	<p>             سہم سہارا ان سہ              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے         </p>
<p>             سہم سہارا ان سہ              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے         </p>	<p>             سہم سہارا ان سہ              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے         </p>	<p>             سہم سہارا ان سہ              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے              تہوں تہوں کے         </p>

میں دینے میں جو کچھ تھا وہ سب میرا ہے  
 میرا وہ تھا ابھی وہاں سے کہیں نہ آئے  
 وہ میری سرکھائی میں ہے کہیں نہ آئے  
 افسوس کہ وہ میری سرکھائی میں ہے کہیں نہ آئے  
 افسوس کہ وہ میری سرکھائی میں ہے کہیں نہ آئے  
 افسوس کہ وہ میری سرکھائی میں ہے کہیں نہ آئے

دشمن کا بھی اس کا شکر ہے جو کچھ تھا وہ سب میرا ہے  
 جس نے مجھے سب سے پہلے میرا ہی کیا ہے  
 کہ میں تو توں سے آکر ہوں تجھے کیا کہیں نہ آئے  
 وہ کہ کیا خلق کر کے واسے کہیں نہ آئے  
 وہ کہ کیا خلق کر کے واسے کہیں نہ آئے  
 وہ کہ کیا خلق کر کے واسے کہیں نہ آئے

میں کہہ رہا ہوں کہ میں تو توں سے آکر ہوں  
 میں تو توں سے آکر ہوں کہ میں تو توں سے آکر ہوں  
 میں تو توں سے آکر ہوں کہ میں تو توں سے آکر ہوں  
 میں تو توں سے آکر ہوں کہ میں تو توں سے آکر ہوں  
 میں تو توں سے آکر ہوں کہ میں تو توں سے آکر ہوں  
 میں تو توں سے آکر ہوں کہ میں تو توں سے آکر ہوں

بہ وقتہ تمہیں اور تو در چھکے  
 زخم ہایا کہاں لگائی پر چھکے  
 دیکھئے بجا اور اس جہان میں پر چھکے  
 حال کرنا یہاں لگے پر چھکے  
 جہے نہ زخم بھاد لکے پر چھکے  
 خوب در زمین ہزاروں لکے پر چھکے  
 چاہی کہیں

پڑھی کلک لکھو یوں نہیں کرتے تو لکھو نہیں لکھی کہ پڑھتے  
 شام جاتی تو میری ماری میرا بکرہ کہتا تھا کہ  
 دوست میرا دوست  
 ابرو شہزادان لکھی پڑھی کہیں  
 ابرو شہزادان لکھی پڑھی کہیں

لا سبب شریعہ جہانی نہ بنایا دیکھو قدرہ باقی  
 کی پرورداری میں دیکھو کہ کمال کمال  
 عجولانہ میں ہر حالت تم نہیں بنایا ایک تے  
 دیکھو حکیم سے پہلے حق باقی کمال کمال  
 بنے بلو سب میں میں شغل و سر ہم ملانے قدرہ  
 سب پروردگار کو کمال کمال کمال  
 کمال کمال کمال کمال کمال کمال کمال کمال

ہا کہ نہ بڑے اعظم سب کیوں امنیٰ میں تجویز  
 کیا نہیں کھلتی زبان لگ گئی بڑی بڑی  
 اور کیا پھر کہتے ہیں سب چارہ گ  
 بھی سب دل پر نہ لگ گئی بڑی بڑی  
 خون میں بہت ہوئے خاکہ بڑی بڑی  
 آئیں دم دھلا لگ گئی بڑی بڑی  
 ہا کہ نہ بڑے اعظم سب کیوں امنیٰ میں

پشیمانی دیکھ دنا زخم ہے کیا لگا  
 بہتر دوا دنا لگ گئی بڑی بڑی  
 قوت کے سینہ کو بھل بھٹ سے آیا لگا  
 لے لے دلا دیواں لگ گئی بڑی بڑی  
 آئیں بڑی بڑی دم دھلا لگ گئی  
 آئیں بڑی بڑی دم دھلا لگ گئی  
 آئیں بڑی بڑی دم دھلا لگ گئی

ہستہ لڑائی میں اب لگ گئے ناب  
 صاف طرح میں بچاں لگ گئی بڑی بڑی  
 سانس بڑا ہوا طر سب لگ گئی بڑی بڑی  
 بھڑکی یہی پتیلیاں لگ گئی بڑی بڑی  
 چھاتی دھڑکی بھڑکی بڑی بڑی  
 شہنا بھڑکی بھڑکی بڑی بڑی  
 شہنا بھڑکی بھڑکی بڑی بڑی



<p>دھلیکا سلطان تو اہلے مسلمان          اہلے مسلمان تو اہلے مسلمان          اہلے مسلمان تو اہلے مسلمان          اہلے مسلمان تو اہلے مسلمان</p>	<p>اے بہتے سلطان نشان تو سینے اٹھا          زخم کیا ہے دیکھوں مری بیل اٹھا          دیکھا تو بیتاب بیتاب رہا          جہ سے کہتا ہو کیوں دیو پناہ اٹھا</p>	<p>خود پہلو پر بیٹیاں اٹھ سینے اٹھا          پہلو پر بیٹیاں اٹھ سینے اٹھا          پہلو پر بیٹیاں اٹھ سینے اٹھا          پہلو پر بیٹیاں اٹھ سینے اٹھا</p>
<p>دوسرا</p>	<p>دوسرا</p>	<p>دوسرا</p>

جنب الامین یحییٰ و زکریا تم زبان شجاعت ازاد  
 حال پوچھیں تو برحقے ایں ہاتھ سینہ پر رکھو  
 زخم و اسحق زب کے کہ نہیں پاؤ گھٹینہ کی کڑوا  
 محلی ہر محنت بے پایاں محنت حق اس وقت ہم ہر  
 کہے ہوئے یہ شاہ شہیدان ہاتھ سینہ کی کڑوا  
 ہر گھٹینہ کی کڑوا

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

جو کچھ کہنا چاہتا ہوں  
 وہ سب کہتا ہوں  
 جس کو کہنا چاہتا ہوں  
 وہ سب کہتا ہوں  
 جس کو کہنا چاہتا ہوں  
 وہ سب کہتا ہوں  
 جس کو کہنا چاہتا ہوں  
 وہ سب کہتا ہوں

باوجود کئی غلطی کے یہودیوں نے اس کے لئے  
 صحت جانے بجھے پائی اپنے بلائے کے لئے  
 مال کی انگوٹھوں میں یہ تار ایک جہل کے لئے  
 اسے متناہی ہے مسطور کے اجائے کے لئے  
 ہے غنیمت ہے یہ مسطور کے اجائے کے لئے  
 ساری چھاتی یہ مسطور کے اجائے کے لئے

اسے  
 میں دیکھوں اس کے لئے  
 تیار ہے  
 سب کے لئے  
 سب کے لئے  
 سب کے لئے

ہوا میں  
 تیار ہے  
 تیار ہے  
 تیار ہے  
 تیار ہے  
 تیار ہے

موتیابیادینش عیار کپس ڈن میں ملون  
 قید سے ڈرے بلا نصف کو چھڑائے اگر  
 حضور اس دس جس دم بچھا داتا ہے  
 رس کے آری کی طرح کرتی ہوں نائے اگر  
 کہ قیامت میں کرو تم مندر موت کی  
 کون پھر اسکو ہتھ سے پکڑے اگر

حاکم سے میں تھے لو میں دھنڈی کیوں  
 دہ دیمو لاکر سہ خیم میں سے میں اگر  
 جلاؤتا نہ صے لے جا ہے میں لہا سے شام  
 اب تری منشا ہے نہ ہر اس کے ہوا ہے اگر  
 سر پہنی ہے زمین پر کی زمین کے لے  
 میں کیجئے کے کھجی اب جان کے لے اگر

کھن سو سے تو ادا تو دوا در  
 طے علی میں کجی کو بھلاے اگر  
 تھکرا علی اصر بھی لے دیا ہے  
 اب بھلا کر میں بان کے پاس ہے اگر  
 سر کے لکھ چھپ میں سو سے میلان شام  
 جی اماں کو دوا ہے سے پکڑے اگر

اب زبیدی مادر کو لگا دیا مٹن جھن  
 بول ہی بلائے ترسے تو پاں علی اکبر  
 کیا زخم ستمان چاندنی چھائی پورا دکھایا  
 اسے لے کر شرف کے سہ تپان علی اکبر  
 نوا و سب ماں غل کفن دے بہنوئی  
 برداشت کا مکن نہیں سداں علی اکبر

غائب بچا قیام میں نہ پھوسے نہ چھلان  
 اس سرور یا حق شہ زینت علی اکبر  
 میرا بدم زخم تلک تم ہنوسے ہات  
 اسے تلخ مراد گل برکس علی اکبر  
 کہیں ملے صفائے ہوئے تو کیوں خدا رکھا  
 حکیمانہ کا کیوں کر لے دیوان علی اکبر

سب جان علی اکبر تحسین علی اکبر  
 اسے یوسف ثانی کی یکس علی اکبر  
 وقفہ دنیا مرگ بچا قیام نہیں جی  
 مادر کو رہا سبہ کلاماں علی اکبر  
 کی ناز و دل سچا لا تحسین سینہ ہلا  
 اٹھارہ برس کے مرے بھل علی اکبر

ہر نیکو کار کو ہر نیکو کار سے بہتر ہے  
 ہر نیکو کار کو ہر نیکو کار سے بہتر ہے  
 ہر نیکو کار کو ہر نیکو کار سے بہتر ہے  
 ہر نیکو کار کو ہر نیکو کار سے بہتر ہے  
 ہر نیکو کار کو ہر نیکو کار سے بہتر ہے  
 ہر نیکو کار کو ہر نیکو کار سے بہتر ہے  
 ہر نیکو کار کو ہر نیکو کار سے بہتر ہے  
 ہر نیکو کار کو ہر نیکو کار سے بہتر ہے  
 ہر نیکو کار کو ہر نیکو کار سے بہتر ہے  
 ہر نیکو کار کو ہر نیکو کار سے بہتر ہے

اچھے دوست ہوا اچھے دوست ہوا  
 اچھے دوست ہوا اچھے دوست ہوا  
 اچھے دوست ہوا اچھے دوست ہوا  
 اچھے دوست ہوا اچھے دوست ہوا  
 اچھے دوست ہوا اچھے دوست ہوا  
 اچھے دوست ہوا اچھے دوست ہوا  
 اچھے دوست ہوا اچھے دوست ہوا  
 اچھے دوست ہوا اچھے دوست ہوا  
 اچھے دوست ہوا اچھے دوست ہوا  
 اچھے دوست ہوا اچھے دوست ہوا

محبوب ہوں پیار میں چوہے میری  
 محراب کی ہوا درشت کھادوں میں  
 سہو غریبی آپ کی خدمت میں شہید  
 کلام ہمارا خوب سے دامن کی کجی  
 فتنہ دیکھا



مردم در کربل خواران می گردانند  
بالای آفتاب می بیدارند  
و در کربل خواران می گردانند  
بالای آفتاب می بیدارند  
و در کربل خواران می گردانند  
بالای آفتاب می بیدارند

مردم در کربل خواران می گردانند  
بالای آفتاب می بیدارند  
و در کربل خواران می گردانند  
بالای آفتاب می بیدارند  
و در کربل خواران می گردانند  
بالای آفتاب می بیدارند

مردم در کربل خواران می گردانند  
بالای آفتاب می بیدارند  
و در کربل خواران می گردانند  
بالای آفتاب می بیدارند  
و در کربل خواران می گردانند  
بالای آفتاب می بیدارند



<p>             اے ہی درویش باب تم سے کیا پائے              ہو گیا سو ناد چار پالا تخت کس چاند سے              مج کو نہ تھی یہ خبر سینہ سے ترس پائے              بر پھیاں میں ہونے پال پالا تخت کس چاند سے              دیکھتی میں رہ گئی جان تری بربادی              رہا باقی بخار پالا تخت کس چاند سے         </p>	<p>             جس کا کہہ سکتا ہوں ایسا کہ نہ تری              روئے نہ کہیں زار و نزار پالا تخت کس چاند سے              خوش دینا              کہتی تھی بالویر پائے جوانی تری              سے مرسلت جگہ پائے جوانی تری         </p>	<p>             بہرہ دہیں رشب کے تم کہنے کے لفظ              صورت خرا بستر ہائے جوانی تری              وہ مرا حسن و جمال اور وہ تری چل ڈال              یاد کروں کیا میں حل ہائے جوانی تری              سر پہ علامہ دھرا دوش پہ رکھی عجب              بہت وہ بد میں تباہائے جوانی تری         </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بچوں سے رضا دل چاند سارے  
 اپنے وہ دل کھاتے بال ہائے جوانی تری  
 بھیگی میں ماہرہ کھلیاں تو بھولتا  
 چاند تھکا کر دل کی بی دل میں ہی  
 سر پہ تھکا کر ہے جوانی تری

دشت ناز آبا جان اب نہیں بیتا زمان  
 ہے سر ز ہر جوان ہائے جوانی تری  
 تپتا سر کہوں نہیں کھکے یہ کسم پتیں  
 رشت دل شہاں ہائے جوانی تری  
 فوس دیا

نالائقی کی دیو دہائی ہے لکھ لکھ  
 صدمہ ہو جائے بھگت ہے لکھ لکھ  
 جھمکتا ہے زہ کے ہر پہلو پہ لکھ لکھ  
 باؤ کہ بن میں جا کر لکھ لکھ لکھ  
 یہ سدا شوق مرے نام کے پتھر لکھ لکھ  
 یہ سدا سچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 یہ سدا سچ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

اہلی تختی دل مولود ہر سہاوا سے  
 تیرہم دل میں دل فدا ہر سہاوا سے  
 کیا نہیں اگر غیر ہر سہاوا سے  
 روتی ہے دل نزار زار ہر سہاوا سے  
 بلوچہ از ملک شام اندری ہے خلقت تمام  
 چاروں طرف بیٹا ہر سہاوا سے

یہ دے دے ماہ پار سہاواں بہت کے تیر  
 ناز اب ہم ادھار ہے لے لے لے لے لے لے  
 اپنی مانتی تھی پہنچی کلمہ دوسرے لے لے  
 تو غافل نہ ہوئے ہم جہاں لے لے لے لے  
 کہ میں بڑھائی ناتواں کھنکھاتی نہ تھی ہاں  
 دھڑکیاں لگ کر کہی تھی لے لے لے لے لے

تیری جان دہریں زخم کلامی  
 ہر کھلونے جابجہ داری لے لے لے لے  
 میں بھولتی ہوں دہری لے لے لے لے  
 فاسے جاتی تری نوجوانی لے لے لے لے  
 اب مڑ پتا بہ دل میں نہ چھانی لے لے لے  
 چھائی پھوٹوں کہ نہیں جاکے لے لے لے

صبر سے اور نظر صبر سے یا علی  
حر سے انشا، میرے حیا دلے  
ال کہاں منت چھاؤں کے گشت حیا  
زندگی ہے ناچار میرے حیا دلے  
بلوہ لیتے بے قیاس ملک بلن کا لباس  
ہوتا ہے جی تو مسافر سے حیا دلے

ق پر تو ادا کر چکا تم موت  
میں بھی ہوں امیدوار میرے حیا دلے  
میں بیان کے کرم کیوں ہوں اس حیا  
تا بہت انتظار میرے حیا دلے  
سرستیں تھاں حیا دلے  
کتنی محی وہ دہریا میرے حیا دلے

میرا وہ چھوٹا  
ال صبر سے اور نظر صبر سے  
کس سے غصہ ہو اگر مجھے  
ادوار کی مہر جیسے  
دکھ مج سے ہو گیا  
میرا جو پڑے سے دل ناشا دے

ہرگز نہ آئے از غم کے پھر نہ جانا نہ کھلنا تھا ہے  
 آئی ہمیں سرشار کیو نہ ملنا اس کیوں ہے  
 یہ میری تھی ہمت اس کیو نہ ملنا اس کیوں ہے  
 یہ ہے جوں میں اس کیو نہ ملنا اس کیوں ہے  
 اے ملنے کی تھی مجھ کو وہ وقت تھا اس کیوں ہے  
 وہاں سے بعد اس کیو نہ ملنا اس کیوں ہے

اس ملک سے نہیں ملے اگر بے بلاؤ  
 یہ ملک ہند کو چھوڑ دینا چھو  
 فرستے ہند اس کی طرف سے  
 یہ کہ بھلائی کے میں ہم کو بھلائی دیں گے

یہ تو کہوں ات باغیوں سے جا کر  
 تم تھے م ایسے تھے  
 کہہ چکے ہیں ارمان کے بلوں کی  
 ہم کو کی تھی اچھی رہا ہو  
 بہان تھا ایسی پھر ارمان کی  
 ہرگز نہ آئے از غم کے پھر نہ جانا نہ کھلنا تھا ہے

ایک شخص بھی ایک شخص کو دیکھ کر  
 کہ شخص کو دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر  
 ایک شخص کو دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر  
 ایک شخص کو دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر

دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر  
 دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر  
 دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر  
 دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر

دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر  
 دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر  
 دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر  
 دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر ایک شخص کو دیکھ کر

ہاؤس  
 متجدد سازان کو تو جانتا ہی نہیں کہ  
 ہمیشہ رکاوٹوں کے درمیان کھینچا  
 داری کی صفائی تباہی کی تمیز نہ کر  
 پہچان نہ کر سکتا کہ تم لوگوں کو کتنا  
 ادا رہی ہو جیسے بلا میں ہی لیا تم کو فائدہ

دہم جلاہی ہے ایک عین جہاری ہے  
 کتنی تیزی سے پردہ اٹھا دیتی ہے  
 جلدی سے اب ان کے صاحبزادی ہے  
 دھت شہناہ نام کے تختے پہلے اٹھا دیتی ہے  
 بہت تیز تیز پر پردہ اٹھا دیتی ہے

پٹھان کو دشمن قرار میں اب مغل  
 کہیں ہے مغل پردہ اٹھا دیتی ہے  
 خون میں سرشار ہے ہرے دیار ہے  
 کھڑا دھڑا ہے پردہ اٹھا دیتی ہے  
 جلیا ہے بھی فاضل سر پہ مغل  
 جنگلاب دم مغل پردہ اٹھا دیتی ہے

۱۰۰  
 افضل کہ جو میری خدمت میں تکیہ برادرانے  
 والہ کہ تم میری کے بابائے عہدہ کو ملے  
 خیمہ میں کھلی کہ پیکر کے پروردگار کیا  
 اب کے تعلق و محبت میں پیش پیرانے میری  
 پیرانے جان کو اس کے تم و تکیہ

میں کن دیو کو کہتا ہوں کہ جان سیدو تاجی  
 ہاں تارا تھا ہے نہ ہاں کی تم بخار ہے پلڑن کو بخار  
 اللہ سلامت رکھے بخار بخار ہے پلڑن کو بخار  
 عابدی ہو گیا ہے بخار بخار ہے پلڑن کو بخار  
 اکلانہ کوئی نہیں بخار بخار ہے پلڑن کو بخار  
 بخار بخار ہے پلڑن کو بخار بخار ہے پلڑن کو بخار

احوال حبیب اکرم چاہ فرما  
 باقی کتب قاری اکبر علی اکبر خان  
 قمریہ  
 ہذا سنہ ۱۲۸۵  
 جلالت خیر کرم  
 جلالت خیر کرم



شہنشاہی سے کیا پائی نہ ہو  
پیرا نکار کا رہا کہ ہر  
ساحل ہر رضا ہے رہا کہ ہر  
پڑے کو دیئے جدا رہا کہ ہر  
زیت کا پانی مرنا دیکھ نہ رہا  
دنیا سے ارمان بھرا رہا کہ ہر

ہم ترادو بتا کر کے خلیہ ہم  
 ہاے وہا وقت مرگے ایک  
 چین مرا علی وانہ بھ  
 بات بچھ کھلی مریا کہ  
 سزہ کھڑ جسم لایا کہ  
 دل میں یہ اراں بہا مر  
 اہ

بیتہ ذرا دل چاہی کہ وہ طلب  
 حل شیراب وہ کیا بانہ کجاں لگا  
 اسی کو یہی ذرا حق مر گیا کسرا  
 فخر و ذرا



پتہ ہذا پر امان کا شجر  
 جس سے مرگیا اکر گلستان  
 عرس و کربا اہل کربلا  
 شہداء اہل کربلا  
 پشیمانیاں کربلا  
 عینہا کیا کربلا  
 گلستان کربلا

ہاں سے رو کیا کربلا  
 بسا بھل سے کیا کربلا  
 کربلا میں غم میں ترسا  
 جس کے شمع کربلا  
 کربلا میں کربلا  
 کربلا میں کربلا  
 کربلا میں کربلا  
 کربلا میں کربلا

سلام شہداء امان کا شجر  
 جس سے مرگیا اکر گلستان  
 عرس و کربا اہل کربلا  
 شہداء اہل کربلا  
 پشیمانیاں کربلا  
 عینہا کیا کربلا  
 گلستان کربلا

کیا ہوا تھا خطیب کی مٹی میں تھیں  
 زور سے ٹپکے تھے کچھ کچھ کھلے تھے  
 کیا ہوا تھا خطیب کی مٹی میں تھیں  
 زور سے ٹپکے تھے کچھ کچھ کھلے تھے  
 کیا ہوا تھا خطیب کی مٹی میں تھیں  
 زور سے ٹپکے تھے کچھ کچھ کھلے تھے

کی داری میں یہ کیا ہوا دار نہ تھیں  
 یہ بھٹی تھی تھیں سے خطیب کی مٹی میں تھیں  
 پتھر سے پتھر سے خطیب کی مٹی میں تھیں  
 پتھر سے پتھر سے خطیب کی مٹی میں تھیں  
 پتھر سے پتھر سے خطیب کی مٹی میں تھیں  
 پتھر سے پتھر سے خطیب کی مٹی میں تھیں

کون سا خطیب تھا خطیب کی مٹی میں تھیں  
 کون سا خطیب تھا خطیب کی مٹی میں تھیں  
 کون سا خطیب تھا خطیب کی مٹی میں تھیں  
 کون سا خطیب تھا خطیب کی مٹی میں تھیں  
 کون سا خطیب تھا خطیب کی مٹی میں تھیں  
 کون سا خطیب تھا خطیب کی مٹی میں تھیں

خطیب کی مٹی میں تھیں  
 خطیب کی مٹی میں تھیں  
 خطیب کی مٹی میں تھیں  
 خطیب کی مٹی میں تھیں  
 خطیب کی مٹی میں تھیں  
 خطیب کی مٹی میں تھیں

ہر محفل کی محنت مری خفا میں ملے  
 ہاتھ ہر اڑجری کی نظر کھائی  
 خاک میں خن میں بجی رہی  
 ادھر کی کہیں نہ رہی  
 ہی اودھیں نہ رہیں کسی کا نظر کھائی

اچھوں کے تار لے دیں کے ہر محفل  
 تلخ دلا سہرا کی نظر کھائی  
 شکر برائی ترا ہو تا تر  
 میر سہرا کی نظر کھائی  
 چن کے قطعے پٹی کی نظر کھائی

بولنے اور کہاں کی نظر کھائی  
 پیرا میر سہرا کی نظر کھائی  
 اب بھی تک ہی میری سہرا کی  
 اب میں میں جانتی کی نظر کھائی  
 میرے بچے دھونے سہرا کی  
 ہر کی پیر کی کی نظر کھائی

بجا دلاؤ وہ خطا کر  
 ہم دیکھیں کہ اس خطا کی کیا  
 ہم دیکھیں کہ اس خطا کی کیا  
 ہم دیکھیں کہ اس خطا کی کیا  
 ہم دیکھیں کہ اس خطا کی کیا  
 ہم دیکھیں کہ اس خطا کی کیا

بجائے خطا کی اس خطا  
 زخموں کی تلخ دوا  
 خطا ہواں خطاں دھن دھن دھن  
 اس کی قابل خطا بھی نہ دیکھیں  
 سب سے بڑھ کر اس خطا  
 کی کیا خطا کی کیا خطا

بجائے اس خطا کی اس خطا  
 خطا کی اس خطا کی اس خطا  
 خطا کی اس خطا کی اس خطا  
 خطا کی اس خطا کی اس خطا  
 خطا کی اس خطا کی اس خطا  
 خطا کی اس خطا کی اس خطا

<p>بہتر آدھ عالم کی نیرات کم ہوں شیش سیر کو دھک دور تے یو علی اکبر</p>	<p>فوسہ دیکھا باتو کہ یہ تین تھک پیا ہوا اکبر دھونڈو ڈھونڈو ڈھونڈو اکبر</p>
<p>ہو گیا جھجھکا اکبر سے مراد جان بٹا ما سے مراد فوجوں سے اکبر</p>	<p>یہ تراس کہ تختہ عالم بٹا صورت پنہری ما سے ہویں محبی کیا یہ عجب ہو گیا کیا ہوا اکبر</p>
<p>دیکھو یہ نہیں تھک رہا اکبر چھین لی سب کی لیا اکبر</p>	<p>میرا سب اکبر لیا اکبر دست لیا اکبر اکبر اکبر دست لیا اکبر اکبر اکبر</p>

بی جا ہے اگر اعلیٰ معراج پہنچوں والا  
 پتھر سے تصدیق کرتی ہیں اسی عالم دیگر کو  
 تہیٰ مژدہ کوئی کی جیسا اس جہان پر مژدہ  
 کہ جس میں خدا کے لیلے کی سب کچھ پریشانی  
 مادرِ طبیعتی عالم کو اور اپنے پیراں کو

میں جاتی رہاں لگا میدان میں مارا  
 تھا کھڑک اعلیٰ امرادہ چودھوی کھڑک  
 تارک یک یہاں سر نہ لے لے کھڑک  
 اس سال کی میں سال لڑکے نہ لڑکے  
 اس سال لڑکے نہ لڑکے نہ لڑکے

ہوتی چوٹی بلا کھو رہی تھی  
 کھائی صبح و شب کی ہوا ایک بار  
 فوج دیکھ  
 میں پیٹوں نہ سہا کر میں جادے کہ ہمارا  
 ہاتھ نہ لہا کرے دھندلا کر



<p>موسیقی کی بھی زیارت و مہیا          اہل خانہ کا ہوتا ہے اس کو          دکان محض نہیں کہ یہاں سلاخی          منقہ پر چھانڈ تھپ اڑھس          اب سب پڑھ کر دم زیادتی کی          ملا سب سے یہی تہی و تہی</p>	<p>مٹی چٹائی تہ و سہا بنو اس کی          دیکھو تو اب دلوں سے زخم جلانے          فخر کرنا          سلاخی کیلئے کہیں شورش ہے          زینب سہیلہ کیلئے کے مار لیتے</p>	<p>اس کا قہر ہے اس کا غم ہے غم سلاخی          شہر سے یہی سحر و ابد باری ہے          برباد ہوئی تھی بھرا کر شہر ہے          بھری ہوئی ہے یہی قہر و عار ہے          قہر و عار ہے یہی قہر و عار ہے          قہر و عار ہے یہی قہر و عار ہے</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۱۰

خرد جب اب کہ دلا ظلم سے تیر  
 از این کج گزشتی تیری بخت  
 معذور کی رویت بلایا تا  
 رہے سے ہرست ہنر کے میرا ہوا  
 معذور علی شاہ حسن خاں  
 و ذاکر میں شاہ کجی ہے

میں اعلیٰ تھی محنت و محنت کی فزیم  
 شہید یہ صحت نہ تھی مہینوں پر ہے  
 اب تک مرا کجی آیا تھی تو کہ  
 بتلاؤ مجھے جلد وہ کسی کست کی ہے  
 منست ہے مہینوں پہ جنہیں رحمت کیا  
 ہمنٹل میں کوئی اب قتل کیس

یہ ان سے ہر دن سے نہ تھی رہا  
 سے لایا تو میری اپنی رہا  
 محنت کی مری جس سے وہ بیٹا لایا  
 دیکھو کہ میں رہی انھوں کی جہاں  
 ازہر خاں جہاں تھی وہاں ہے  
 کہ تو مر جھٹا ہے یا مارا گیا ہے

باؤں کے لئے لاؤشہ اصرار کی بات ہے ہمیں نہ  
 مگر میں مٹی میں سب کی بلال کی منگیوں نے  
 پتہ بال تھینے پورے بڑھو اپنی کی جی جی  
 قہیر سے لیں کیا مرے ارادے ٹکڑے کی ہو گئے  
 اے کوئی جتنی کہ جس کی دھڑکی کہوں میں  
 لے کر جتنی کہ جس کی دھڑکی کہوں میں

چھوٹا تو اٹھ کے بلایا میں کہ رنجی پاگ و دزدانی  
 جاہل تو میں سے تم جھوٹے قاتل و بھیسوں والے  
 یہ جانتی تھی میرے پردہ من گھڑا کیسے ارادہ ابھری  
 جھوٹے ہی میں تم پر سے لب نمونے پہنچا کے ہمیں  
 رواج دل لایا تھی سب تلک کی سحری ارادہ جرحی  
 چوں حال تر جی جان کو پر رجا بکس لایا تو ہمیں

کھوار دریا کے ملاپ میں اُردنی جب بلکہ ترقی  
 محمد بن عبد اللہ کو اراہتیں نہ بھرا اور ان کے  
 محمد بن عبد اللہ کو اراہتیں نہ بھرا اور ان کے  
 محمد بن عبد اللہ کو اراہتیں نہ بھرا اور ان کے  
 محمد بن عبد اللہ کو اراہتیں نہ بھرا اور ان کے

1

علم کا اجالا مرا لہ کا پا لا مرا  
 تپ بہاں سے کیا منبیلوں والا مرا  
 کھڑک سے بچنے پر جب زبے سے تپ  
 تپ نہ لہ لہ والا منبیلوں والا مرا  
 چھوڑ دیا تو اُم قصبہ یہ تپ  
 چھوڑ دیا تو اُم قصبہ یہ تپ

کرتا بنا کر نیا رکھا تھا مرا دھوا  
 پتے پائیا نہ تھ منبیلوں والا مرا  
 اصر نواں مرا لیں ہی ہوں سے چلا  
 چھوڑ دیا تو اُم قصبہ یہ تپ  
 منبیلوں والا مرا  
 تپ نہ لہ لہ والا منبیلوں والا مرا  
 چھوڑ دیا تو اُم قصبہ یہ تپ

بالوں سے لہ لہ منبیلوں والا مرا  
 منبیلوں مرا لہ لہ منبیلوں والا مرا  
 یہ تو بتا تو لہ لہ منبیلوں والا مرا  
 لا جو تو نے دیا منبیلوں والا مرا  
 تپ نہ لہ لہ والا منبیلوں والا مرا  
 چھوڑ دیا تو اُم قصبہ یہ تپ  
 چھوڑ دیا تو اُم قصبہ یہ تپ

بلوئے کی ہری اکھڑا ہری  
 ماما کیب خط ہمیں والا مرا  
 کی مٹی بالو بلا کو دھری خلابے  
 اٹھیں نہ اصغر پھر کو دھری خلابے

بھوک کی بڑھائی ڈرا بندیت ہوئی  
 میری غری پہ جازاں کا بڑھا بھیا  
 جازوں ملک سے اٹھ میں بسیرا کیا  
 پتہ کھسکتا کو دھری خلابے

سہیلیں ہو تو بھلاں کو شکر تہ نال  
 دودھ بھٹاتا ماما سے رشتہ ہے  
 کہن لکھری سے میں روئی کو دھری خلابے  
 پتہ کھسکتا ماماں کو دھری خلابے



سحر لکھ کر  
ہنسی بڑھانے کی اذیت  
جب تک اصرار کرتی ہے  
ججولا جھلاؤں اے مرے مادر  
کو دیکھتی ہیں سب غصے کو اپنے  
ایں کھلاؤں اے مرے اصرار

پھر تو ہے صورت اٹھانے میں تیری  
دل میں غصہ ڈالنے کی اصرار  
زنجی لکھ کر میں سب لاپرواہ  
کچھ کچھ چھانڈوں اے مرے میرے صبر  
تجھ کو گناہ گار ہاتھ میں کب تک  
صدمے اٹھاؤں اے مرے اصرار

درد و الم کی اپنی کسب فی  
کس کو سناؤں اے مرے  
چھائی میں دل پہ لکھی اصرار  
جھٹکا جھٹکا دل کی گھٹ میں  
باقی سب کچھ ایک تیری زبان  
تجھ کو لکھناؤں اے میرے اصرار

تہمیں اوتے اب ہنواں  
 چل گیا تو ہر سچے کوں کو  
 اہ طیبائے نامور مفلک  
 اشت مذکور سے غزوہ ان کو  
 ہوتے یہ جات نامور مفلک

ظ کو جو پاس نامور مفلک  
 دن طیبائے نامور مفلک  
 اوس اعتراف نامور مفلک  
 قصہ شہسوار نامور مفلک  
 کوں ہے گھر میں بیچ کے جس کو  
 ان سے بلائے نامور مفلک

تہمیں چلے چلے چلے چلے  
 تہمیں چلے چلے چلے چلے  
 تہمیں چلے چلے چلے چلے  
 تہمیں چلے چلے چلے چلے  
 تہمیں چلے چلے چلے چلے



<p>نام ترند ا دید ترا          محکم و مجبلائے          دن میں مجا و مجاہد کے قبا          سخن کچ سے چھانے اور صف          دو طہ بناتے سخن ہے کرتا          اور صف</p>	<p>اب سہل و چھوٹا          کس طرف اے اور صف          ایسا نہ ہو یہ رو ہے ہی روتے          خلق سے جاتے اور صف          اب اپنی کہہ سکتے ہیں کہ بلا          ماس بچانے اور صف</p>	<p>خاک ہے جھین زنی کی          چھین لگائے اور صف          داغ جبرانی رنہ اور صف          لے او طہات اور صف          ہے می اور صف          چھین نہ پاس اور صف          چھین</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

موتوں کے دن ہو گا  
طریقہ اچھے اور بُرے  
دور نہیں اب غم  
جان لے لو اے مس پوچھنے  
اصغر ناواں مثل دھک جا  
سے لے جائے اور مصطفیٰ

از سر و خط زنده  
دیکھ کر جو پائے  
دے لیا کہ یہ  
کے کہ دھکے  
ملنے سے آرتن آتی  
کس جگہ جائے  
ماوراء

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسى بن جعفر عليه السلام  
صلى الله عليه وآله وسلم

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

احوال باغ و ہر سے جا ہے تو کس سے  
 دیتے بچے م تو کفن اصر نہ را و ایراں  
 ملاء کھڑاں دھرا یا اب کو دیکھو ذرا  
 ہے پھر زخموں سے بدن اصر نہ را و ایراں  
 سخن عطا فرمیشہ تیار و صفا فرما  
 من کے یہ شہ کا بچہ اصر نہ را و ایراں

پیکر دولت خدا کی یا من ہے دھرا  
 باغ میں ساریب وطن اصر نہ را و ایراں  
 رخن میں کہ ناچار دے ہو کیوں و ایراں  
 اصر کہ بیل تو میرکن اصر نہ را و ایراں  
 دیکھو نہ تو یہ لادے زخم کلاں ایراں  
 سب بچے کیا خون جان بھر نہ را و ایراں

دل کو بھلا لیں یا طبع میں تو بتا دیں  
 لاق میں سورسے و حق اصر نہ را و ایراں  
 اصر کہ تم میں منور تیر میں با و صفت  
 پہنچی سے ہے میرکن اصر نہ را و ایراں  
 بہا سبب ادا ہوا من کو کچھ ایراں  
 یوں خاک پر رکھ کر دین اصر نہ را و ایراں

<p>دو ترقی تھی کہ ایک باغ منظر تھا دوسرا میر تقی میری قسٹ خطا اور کاجھڑو جسٹ باغ کی کوڑیں متوکل کیا ہوا قسٹ میر کا رومی کی پرستار کا کاجھڑو دو حال جلیاں اکبریتا اجاں بن گیا ہوا اسے ہم میں ہونے ہی ہضم تھا دلیلا ہوا میر کا باغ لکھا پر تو ہے زعم لکھا لکھا</p>	<p>دو لڑکے ہیں منہ لوم و برابر خطا اور کاجھڑو جاؤ ملک علم کو نہ ہوتا کاجھڑو کی خدمت جیسا یہاں پرستار کا کاجھڑو ان کو جاسے میں شاہ عین جان کوئی پورا دینا میر کا جھانکنا میں دلم خطا اور کاجھڑو</p>	<p>میر کا باغ منظر تھا دوسرا خطا اور کاجھڑو میر کا باغ منظر تھا دوسرا خطا اور کاجھڑو میر کا باغ منظر تھا دوسرا خطا اور کاجھڑو میر کا باغ منظر تھا دوسرا خطا اور کاجھڑو میر کا باغ منظر تھا دوسرا خطا اور کاجھڑو</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>             ہر کلمہ کی جنت میں تھی پھر یہ کلمہ              لا طوفاء لہم میں نے دریا میں              بہت باہر سے پتھر ڈالا پتھر ڈالا              کہ تھی یہی اسے پھر اس کا دریا              چھوڑ کر         </p>	<p>             بہت سخت تھا کہ اب اس میں              سب قلم سے پتھر ڈالا              جا رہا ہے پتھر ڈالا پتھر ڈالا              ختم ہو گیا وہ پتھر ڈالا              پتھر ڈالا پتھر ڈالا              پتھر ڈالا پتھر ڈالا         </p>	<p>             ان سے نہ دے اس کا پتھر ڈالا              زمین کے کس کس کس کس کس کس              دلوں کے کس کس کس کس کس کس              پتھر ڈالا پتھر ڈالا              دل سے پتھر ڈالا پتھر ڈالا         </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میں بھی پہلوں ٹھٹھک دوڑا، اصغر نہ چھوڑا  
 یہ درشت ہے دو را از دل انور، سب دادرش سے جل  
 آگن عجب بیو کا قتل، مہر نے مجھے جیسا شادی  
 یہ لاش کھل کھل، اصغر نہ چھوڑا ساطع

لفظ  
 لفظی لکھنے پر متصوّر ہر مادر  
 یہ خاتم عالم اخصر مقولہ ہر مادر  
 یہاں تک کہ یہ سب کچھ ہر مادر  
 کیا جی میں ساری جو نہیں سہا سہا  
 کسی بات پہ اٹھنا نہیں نہیں سہا  
 یہاں تک کہ ہر مادر

اینست  
 عیان بر آنکه در این زمین  
 بیانی بی عیان  
 هم اینک عیان  
 جی بی عیان  
 بیانی بی عیان  
 بیانی بی عیان  
 بیانی بی عیان



سب جہاد و فتح بمولانا محمد علی دریاوت کران  
 اثنائے محنت و کوشش جو بھائی  
 بہن اسی لئے میں اور بھائی معتمد بہادر  
 علی بن علی جو بھائی بہن ابراہیم دریاوت کران  
 علی بن علی و محمد علی بہادر

کہ جاہلانہاں کے لئے جس کے بیاں  
 بہت ہی نہیں کچھ ہے  
 اب ہر قسم کی ہمتی بھی مشکل ہو گئی  
 دیکھیں اب اس عذاب کی صورت  
 آج دروغاں پر وہ عالمی ہمتی  
 اچھلے اچھلے ہو گئی  
 اب ہر قسم کی ہمتی بھی مشکل ہو گئی

[illegible]

کسی کو ہے چھوٹا ہے  
 پتہ ہے نام ہے  
 روتی ہے گلہ ہے  
 سوچی میں ہوں  
 عاتق ہے شہزاد ہے

خلیق در حق ہے  
 پھلے میں ہے  
 سنے کے اندر  
 سنتا بھی ہے  
 کہتی ہوں روک چھوٹا ہے

بہار ہے جھٹکے  
 ہوں معذرت  
 ہوں درخت ہے  
 خالی ہے  
 ہوتا ہے سب طرح ہے



اسم کے نام نامی میری ہر بجانم  
میں جو اگر میں شہرِ اختر نہ ہو چھوڑنا  
شہرِ اختر کے میں اس قدر ہی بلکہ  
پیشہ سے جان دلا، اختر نہ چھوڑنا  
فوتصریح

دوستِ شہرِ اختر نہ ہو چھوڑنا  
صدر کے پڑا قربان پڑا اختر نہ ہو چھوڑنا  
پہلے پہلے کا میں پڑا اختر نہ ہو چھوڑنا  
پہلے پہلے کا میں پڑا اختر نہ ہو چھوڑنا  
پہلے پہلے کا میں پڑا اختر نہ ہو چھوڑنا  
پہلے پہلے کا میں پڑا اختر نہ ہو چھوڑنا  
پہلے پہلے کا میں پڑا اختر نہ ہو چھوڑنا  
پہلے پہلے کا میں پڑا اختر نہ ہو چھوڑنا

ایک نام نہ ہو چھوڑنا  
ہر نام نہ ہو چھوڑنا  
ایک نام نہ ہو چھوڑنا  
ہر نام نہ ہو چھوڑنا  
ایک نام نہ ہو چھوڑنا  
ہر نام نہ ہو چھوڑنا  
ایک نام نہ ہو چھوڑنا  
ہر نام نہ ہو چھوڑنا

سہوش اڑھو کی لکھنؤ جعفریہ سے نصف فاضل  
 یہ ایک مراد قصہ سے ظالم سے نصف فاضل  
 یہاں کی طرف حلق پہاڑی ترنگا یا کچھ رحم نہ آیا  
 کہ نہیں تو جو دھوا تو دیکھ کر رحم نہ آیا  
 پہاڑ کا جلازم تھا کیا اتنا نہ تھا کہ نصف فاضل  
 ہے ہر دغا و دغا کیا رحم ظالم سے نصف فاضل

دیکھو یہ بڑا دھوا ہے پورا عرصہ نہ تو لیا عذر  
 دھوٹ نکال کے پیل کہتے تھے شاہ زاد  
 اب تو خدا کو مالو، عرصہ نہ تو لیا عذر  
 دیکھو یہ بڑا دھوا ہے پورا عرصہ نہ تو لیا عذر

غفلت سے میر کی کوریو سزا خاں کھم تو  
 طرانا ہے میرا جلا عرصہ نہ تو لیا عذر  
 کانز سے لے لک جاؤ میر سے نام نکالیں میر  
 یہ کلین میرا کویطو عرصہ نہ تو لیا عذر  
 وہی ہے بابا کی کم چھنی ہے بابا کبیر  
 ازہ ہے ہاتھوں میں پسر عرصہ نہ تو لیا عذر

مسات میں تری راہ دہنا میں بھی ہوتی ہے  
 دستاویز تری یاد میں ہر طرف ہم اسے مصنف ہمارے  
 ہر پیری سے ہوتی اب میری کم تر مصنف ہمارے

ہمتی علی اور کے لکھنے کے لئے  
 ہر کس شش باری علی مصنف ہمارے  
 اعلان کیا دیا نہیں سا غور ہمارے  
 اس میں تری پہلو کی شش کے لئے  
 کیا گزری طہ کے ہر کس ہمارے

ہمتی علی اور کے لکھنے کے لئے  
 ہر کس شش باری علی مصنف ہمارے  
 اعلان کیا دیا نہیں سا غور ہمارے  
 اس میں تری پہلو کی شش کے لئے  
 کیا گزری طہ کے ہر کس ہمارے

سنتی تھی کہ وہ اپنی اہل خانہ میں  
 کہتی ہے کہ یہ مادرِ مصطفیٰ جو اب نے  
 کیا ہے میں ہاتھ پاؤں پھری پائی تھیں  
 کتنی بیانِ بجا ہے کہ جو اب نے  
 رتی تھی اور کتنی تھی اصرارِ جواب نے

اب صدمہ ہے ہاں واری  
 روتی ہے کہ دوسری لینے کہ  
 تھی غصہ ہے دل ہلکے پھر  
 چاہتا ہے دل ہلکے پھر  
 وہ کہہ کر کہ ہاں واری

محبوب کہ جاؤ اور اب کیا  
 پہلوں سے دور مال واری  
 اب نہ دے اور کی کا  
 اہل مصدراں واری  
 دیکھتا ہے اب واری  
 چکھتا ہے اب واری  
 چکھتا ہے اب واری

اور پیلو کو کھڑکی کی تختی ہے اندھیری  
 کھڑکی کی تختی اور مال دار کی  
 تختی کی تختی جھڑپوں مال دار کی  
 گودے اندھ مال دار کی

کس کا کھڑکی اور جھڑپوں  
 ایک دیوں کے کھڑکی تو ہے غم  
 ہنسے مقرر مال  
 جس کے دیوں سب جھڑپوں ہوسلم  
 کیوں نہ ہو مقرر مال دار کی

کھڑکی کی تختی پھر بانو متھیں دیں  
 اور مال دار کی  
 فوسر دیلا  
 بانو کی  
 سونے کے پتھر پائی ہوئے  
 لے نکل تی ماں سے کھڑکی ہی ہوئے



<p>             صدمے بہر پیر مر گئے یا عالم غریب              خاموش یہ کہیں داغ و دم ہو گئے              سہان ہوں میں پیر اگر تم ہو گئے              کیا ڈرھوں سے تم پہیلی نافرمان ہو              مار لی گھڑی خیمہ پہ منگو ہے بلای              منظر کی قدر ہوئی کہ لے جان چلائے           </p>	<p>             دُعا مظلوم بے پروا لکشا دیکھ              نہ کھٹے چو مرجھیں گے گی ہوں دیکھا              آنسو سے خاک میں اران ہائے              یہ کلو گماں بھی نہ خطا اس سن میں مر گئے              کافی بچے امید ہے اس بے خطا پیر              لایب سری حشر میں امداد کر دے           </p>	<p>             آہیں صحر علی خلیف ہنسے تھے              موت کی پہلی کی خلیف ہنسے تھے              مٹھیاں دو دوں بندھیں بڑے              انھیں کھیں کھمندی خوں میں ہنسے تھے              مارے ہیں فرست دیا دھتے ہیں ہم غدا              جیسے میں پیش خدا نہ ہوں ہنسے تھے           </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>منقلب و مصلح نام و نامی ہوا  سینہ میں اچھلے گا فرب میں ہنسنے ہوا  انھیں بھی گھول کے شری لاف ہوا  کہیں بن دیکھتے فون میں ہنسنے ہوا  خ ہوا سہ بیٹیاں تے میں ہنسنے ہوا  آئی سیم کو خون میں ہنسنے ہوا  اصغر بھی لہ</p>	<p>جان کے زندہ پھر بالو چلی لینے پر  رو گئی جس دیکھ کر خون میں ہنسنے ہوا  کہا تیرے جان پہ کیا کرے  بیلوں کی لئے تو مہل ہنسنے ہوا  زہنگی اس ماں کی کی جس لاپسرو چھڑا  نئے یقین یوں جھلا خون میں ہنسنے ہوا</p>	<p>شہزادے کے لاشہ پہ اکبر جواب دو  بابے کے مٹل خفا موت و سب جواب دو  حسرت کیا محرم ہے یا دل میں دردے  اکھلے ہاتھ کسی سے پھر جواب دو  بتنا کہو کہ جی کے کرے ہاتھ کیا حین  اکبر حوس شہید عمرہ جواب دو</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دیو کا مال بھی تم کو ہے دیر پہلے  
خاموش کیوں نہیں پڑے تم میں پرورد  
میں ہے خاک میں مری محنت کا ریشہ  
کھلو دروازہ قدیدہ اور بھرا  
بالہ سکار قی سے کہ ایک  
مادر آئے اپنے بچے کے باہر جواب دو

تا بوقت اب بننا کہتا  
بچاؤں تم کو خیر کے اندر اس کھن  
بیری میں ایش دیکھو بول میں کی پیر  
پہلے بھی رسم کیوں علی اکبر سے جواب دو  
ملا رکھی تھی چھاتی چھاتی میں سے علم ہائے  
زار میں دباؤں میں کہ یہ سنا جواب دو

کھٹکتا تھا سینہ لگا جیب شاہ بکتہ غفر  
کمر تجا اب دوسرے دل سے جواب دو  
خیر میں جو افسانے جانی تھے پہلے ہی علم  
کی ہر خطا میں سے تم سے تھے اسے علم  
خیر میں

نہ تیر میں کتنی ہی تم کو بخدا انہوں نے  
 اچھا کیا ہے کہ تم کو کون  
 کہتی تھی بے وفائی کے لئے جسے جانی پر فخر تھی  
 اچھا ہو یہی سال میں تم جہز لئے ہے علی  
 کہ تھی صدمہ ملے تم کو چھوڑ دیا میں کی اور تھی  
 انور کے خلیفہ میں امانت ہمارے ہے علی

اے دوست عزیز! کہ دراز دم آیا اور ہمیں مل  
 کیا ختم کے لئے تیار ہو گیا ہے کہ وہ علی اکبر  
 صبح ہے علی اکبر علی اکبر علی اکبر  
 بیجا و تو اب ہاں میں لیکھ لے علی اکبر علی اکبر  
 روحانی ہو گیا ہے چاک ہو گیا ہے علی اکبر  
 کہ ہوا وہ ممتحن علی اکبر علی اکبر  
 علی اکبر علی اکبر علی اکبر علی اکبر

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



[illegible]

گلی سے میں مرقعات لال صندری پلاسٹک  
 ہمتاوی درود تمام سحر کی دُپٹاں و سحر  
 منہ سے منہ بہ منہ غل غل سے تیری سیل کے  
 کس کا جگر لڑوں میں پھر بے پروا ہو رہی تھی  
 میری تھکے لگے جلال صندری پلاسٹک کے

بہارِ ہند کی بی باک استراحتی  
میں یہ بادل مری پیر کے  
زمین کی بجائے جگہ پرانے کا  
نہ سہیل کی شبنم و سرسبز قمار  
لہو سے سجائے لال فورت کی پیڑ کے

وہ ہے اگر بچا بچا ماما بچا بچا  
 ہونے پر بچہ جی اسے علی اکبر تہا  
 تہا ہے سو بڑا دھڑکی چلاؤں بھرتی  
 ان کی دم اٹھی اسے علی اکبر دہنجا  
 پھر نہ اکٹھیں اور حال حریف  
 دل دینے لگی رہی اسے علی اکبر دہنجا

جلدی ہے کیا بچا بچا  
 سے مری حالت بڑی اسے علی اکبر تہا  
 منہ ڈا دھڑکی چلاؤں بھرتی  
 ان کی دم اٹھی اسے علی اکبر دہنجا  
 پھر نہ اکٹھیں اور حال حریف  
 دل دینے لگی رہی اسے علی اکبر دہنجا

بلا ہستی علی اکبر  
 میں اس صدمے کی اسے علی اکبر تہا  
 میرے لیے کلا حل بھرتی اسے علی اکبر تہا  
 بھرتی ہے بھرتی بھرتی اسے علی اکبر تہا  
 بہتتا مطلق دینے لگی اسے علی اکبر تہا  
 اسے بھرتی بھرتی اسے علی اکبر تہا

باوجود یہاں ہونے اور موت ہونے کی  
 کے الگ الگ سفر موت ہونے کی صفحے  
 جس کا تجلی ہے کلاسن ہونے کی صفحے  
 اس سے چھوٹا اور موت ہونے کی صفحے  
 پرچہ کلاسن سے پہلے ہونے کی صفحے  
 آتی ہے ہر دم ظہور موت ہونے کی صفحے

کہیں کچھ کہیں بہرہ علم بہرہ  
 پستی مٹی پستی پر موت تانی  
 میں نہیں بھیجی پیر موت تانی  
 زاہد کل پسر حور شام تانی  
 معنی کی جا ہے کہ موت تانی  
 یہ

۱۰۰  
 جہان کی رہنما ہے اور علم و ہمت کا  
 اس سے پہلے ہے کہ ہر قوم کو جانے  
 دلائے کہ وہ کمال کی راہ  
 دیکھ سکے اور اس کی پیروی کر سکے

15



بختی شش با شش تو ایسم تو ایسم  
 صبر خستہ ہے پیر ایسم تو ایسم  
 اس حال میں سے تعلق و تعلق  
 میر کیوں ہوں تو ایسم تو ایسم  
 تم سنی دیدی جان اگر تو ایسم  
 زندہ رہے گا کب پیر تو ایسم  
 پیر تو ایسم تو ایسم

تم دھن رہا ہو کج جان تو ایسم  
 دھن دھن دھن دھن دھن دھن  
 میں کھار کھار میں کھار کھار  
 باتیں کر رہا ہوں میں کھار کھار  
 وقت میری راست میری کھار کھار  
 تکی رہی رہی کھار کھار کھار  
 کھار کھار کھار کھار کھار

چاہتا ہوں کہ تم جان میں کھار کھار  
 چاہتا ہوں کہ تم کھار کھار کھار  
 کھار کھار کھار کھار کھار  
 کھار کھار کھار کھار کھار  
 کھار کھار کھار کھار کھار  
 کھار کھار کھار کھار کھار  
 کھار کھار کھار کھار کھار

[illegible]

ہاں وہی وہی لوتہ خاں مرثیہ کیا ہے  
کہیں مرثیہ ابراہیم خاں مرثیہ کیا ہے  
صبح سے کچھ نہ اچال مرثیہ کیا ہے  
دوڑتی ہیں بغیر کسی زوال مرثیہ کیا ہے  
اچھا مرثیہ مرثیہ کی ہندھی ہے کہ  
پہلے سے دو دہاں مرثیہ کیا ہے

[illegible]

ایستخاری زبلی و خط و دست نشان  
پوچھوں کہ یو بریں مال مریدا کیلئے تھے  
جلد میں کہ بلا جاسے مردوں ایک تا  
بوسے جیسے کتوں مریدان کی تھے  
بوسہ دیو

لائی الہیہ شریک  
جان ہم سے پائتا رہا دین سے کلمہ دین  
چھتے پوڈن تم لکھا کہ ان کی کتوں سے  
پوچھو کہ طاعتی پائتا رہا دین سے کلمہ دین  
پوچھو کہ طاعتی پائتا رہا دین سے کلمہ دین  
پوچھو کہ طاعتی پائتا رہا دین سے کلمہ دین  
پوچھو کہ طاعتی پائتا رہا دین سے کلمہ دین

دین سے کلمہ دین  
پوچھو کہ طاعتی پائتا رہا دین سے کلمہ دین  
پوچھو کہ طاعتی پائتا رہا دین سے کلمہ دین  
پوچھو کہ طاعتی پائتا رہا دین سے کلمہ دین  
پوچھو کہ طاعتی پائتا رہا دین سے کلمہ دین  
پوچھو کہ طاعتی پائتا رہا دین سے کلمہ دین



چھوٹے کوں لالہ کوئی دلا دلا دلا دلا  
 قصہ ہوا شکر چہین سے اب بوسے  
 جیب زہی اے بھال کر کس کا چہرہ کی گالی  
 اب بھلے آریہ کھڑے ہیں سے اب بوسے  
 ہر سہ لکے سے لپکتا ہے لپکتا ہے  
 ہر سہ لکے سے لپکتا ہے لپکتا ہے

شکر شکر بلبل شکر چہین سے اب بوسے  
 آج سے کھیلے کے ناؤں کوڑے اب بوسے  
 توڑے تھکے میں نہ شہین سے اب بوسے  
 دیوے لکے دھندلے کوڑے سے اب بوسے  
 جانا سے مرنے پر ہیں سے اب بوسے

بلبل بلبل سے اب بوسے  
 کھلے ہوئے بلبل سے اب بوسے  
 اس سے ہوئے بلبل سے اب بوسے  
 جیسے بلبل سے اب بوسے  
 کھلے ہوئے بلبل سے اب بوسے  
 کھلے ہوئے بلبل سے اب بوسے  
 کھلے ہوئے بلبل سے اب بوسے

<p>خبریں بھجوا دیں ایں نو بے خبر ہیں سے بہر ہوئے کھڑا ہوا خبر یہ خبر یہ تمہاری تمنا ہے خبر ہے ہم کا پر ہیں سے بہر ہوئے چاہتا ہوں میں اس خبر سے بہر ہوئے یہاں میں یہ خبر کہیں سے بہر ہوئے</p>	<p>بہت طے کر رہی تھی جانی سیکڑی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



<p>یہ چھٹیں ان صاحب میں ہم بھیجاں کے ہیں شریف سے لکے شرف بھیجاں ہاں توں شرف لکے میں سے بھیجاں پہلے توں لکے میں سے بھیجاں فوتیلا</p>	<p>آئی طحاش کہ جو باور کا خدا کا جی پھر کیا ہے تو میں سے خدا کا موسکھان دیکھو سب لکے توں بھیجاں دیکھو توں دیکھو سب لکے توں بھیجاں ہم توں دیکھو سب لکے توں بھیجاں ہم توں دیکھو سب لکے توں بھیجاں</p>	<p>موسکھان میں جہاں توں لکے توں بھیجاں اب لکے توں لکے توں لکے توں بھیجاں اب لکے توں لکے توں لکے توں بھیجاں اب لکے توں لکے توں لکے توں بھیجاں اب لکے توں لکے توں لکے توں بھیجاں اب لکے توں لکے توں لکے توں بھیجاں</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



آمد و رفت میں لگن نہ تھا  
 کہ میں وہ لوگوں میں بہت ہی خوش تھا  
 ہر شے میں دن گزرتا تھا  
 صبح کی پہلی گھنٹہ سے پہلے  
 یہاں تک کہ میں جتنا چاہتا تھا  
 میں نے کتنی ہی چیزیں کیں  
 اور کتنی ہی چیزیں کیں

سوچا کہ چلائی الہیہ  
 پانی و تابی کا سب سے تمنا تھا  
 بہار کا وقت آیا تھا  
 شاہ کرم دے میں ڈاکو لکھ  
 اتنا ہی سوچتا تھا  
 یہاں تک کہ میں جتنا چاہتا تھا  
 میں نے کتنی ہی چیزیں کیں  
 اور کتنی ہی چیزیں کیں

دن میں بہت ہی جلد سے  
 پتہ لگے سر کرانے کی  
 دیکھ لے بالوں کے  
 دل میں تری سر لقا  
 دل میں بس میں مرا  
 یہاں تک کہ میں جتنا چاہتا تھا  
 میں نے کتنی ہی چیزیں کیں  
 اور کتنی ہی چیزیں کیں

ہر سدا دیکھ کر شکر تو مروت  
 سدا ادا دین کی طاعتیں دیکھ کر  
 ہر سدا دیکھ کر شکر تو مروت  
 سدا ادا دین کی طاعتیں دیکھ کر

ہر سدا دیکھ کر شکر تو مروت  
 سدا ادا دین کی طاعتیں دیکھ کر  
 ہر سدا دیکھ کر شکر تو مروت  
 سدا ادا دین کی طاعتیں دیکھ کر

ہر سدا دیکھ کر شکر تو مروت  
 سدا ادا دین کی طاعتیں دیکھ کر  
 ہر سدا دیکھ کر شکر تو مروت  
 سدا ادا دین کی طاعتیں دیکھ کر

ہاں مقدر مراد چھوٹ میں دیوال  
 گری ہو کھار تان طاق کہ مہجانی میں  
 رہی روینا ہوتی تم بھی سولہ لڑ  
 غم میں بہرے میں باؤ کہ مہجانی میں  
 چھاتی روزناں کا قہر کہ مہجانی میں

[illegible]

اعدا برستہ کر کے لے اور اپنے ہاتھ میں لے کر  
 بالوں سے لے کر سر پہنچاے ہر ماہ روزانہ  
 دنیا کی دولت خالی ہے ہر ماہ روزانہ  
 تہمت ہے اپنی روائے ہر ماہ روزانہ  
 روئے ہے قرب اللہ میں ہر ماہ روزانہ  
 لے کر عجب شہادہات ہر ماہ روزانہ

<p> علم الیہ میں شیعہ  مست چھوڑنا راہِ رضا ہے نہ ہوا لودا  اس خاندان میں ہماری نظر سے گزری  دیکھا حدِ نیل کا سدا سے نہ ہوا لودا  صبرِ علی کیا ہو میں صلحِ حق کی دھواں  نشاہتیں ہرگز روا ہے نہ ہوا لودا  </p>	<p> القدرتِ عظیم کا دستِ مطلق  جب شاہِ عالم کا کہا ہے نہ ہوا لودا  </p> <p> دوسرا  پتہ ہم کہتے ہیں کہ لے لے لے لے  بہاؤ رام بے قیلاں ہے نہ ہوا لودا  </p>	<p> بائیں کھینچیں ڈالیں اور منہ بند کر کے  بہاؤ رام کو چلا لے لے لے لے لے  اب ہم کہاں اور ہم کہاں چھوکی کیا خدایاں  لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے  ہاؤ رام سے ہماری جاں لے لے لے لے لے  یہ نہ ہوا لودا  </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دل جہاں میں ہے جلاؤں میں  
 دل دوش ہے باز کاغذ کا  
 تین ہو کھنڈا کاغذ کا  
 ہے زب بپ کا ہو کھنڈا  
 کھنڈا کھنڈا ہو کھنڈا

بزم ہوا در پر فلک سے لیکھ لکھ  
 دلی پیر جگر کا لکھ لکھ  
 کیا وقت وہ ہو کھنڈا کا  
 کھنڈا ہو کھنڈا کا

حالت یہ اب ان اذری بابا کھنڈا  
 زب بپ کی لکھ لکھ  
 کھنڈا ہو کھنڈا کا  
 کھنڈا ہو کھنڈا کا

شہسوار و کرم ہوتا ہے، زہدیت میں  
 سطر معطل ہو تا کہ زہدیت میں  
 رقی کے دن اس قدر کثرت کا  
 خیر خدا کی رضا ہو تا ہے زہدیت میں  
 و خدا کا رب قاتل جاننا ہے زہدیت میں  
 ہے یہ سحر پر بلا ہوتا ہے زہدیت میں

دلفی عزائم میں تم روشن ستار  
 صفت نام عجوب کی بچھاؤ ستار  
 دمی میں اور کہانی کا میں اس  
 مائی بھی جہان کو بچھاؤ ستار  
 جہان ہے دل واسطہ خالق کام میں  
 اب کہ بلا ہوتا ہے بلاؤ ستار

یا سحر شرم بھی بجلاؤ ستار  
 اب سے شرم بجلاؤ ستار  
 خدا و طہیں ہاں پیر ہاں  
 منصف و دل و سینہ سے لپٹا پیر کا  
 خشیہ چرسے کلن - بھلا ہوتا ہے  
 اب پیر زیداد و کھلاؤ ستار

دینی محلی یا اخصر اوجھڑ  
 شہر دیم کی تنظا اوجھلاؤں میں  
 او میں قربان جاؤں اوجھلاؤں میں  
 سچے ہونے کیوں تھا اوجھلاؤں سے لگاؤں  
 بلا قوم و مچھر پھر مہر کی محبت میں  
 یا کیا دل کرا اوجھلاؤں میں

چھٹ کے مورا اخصر اوجھڑ  
 با اخصر مورا ہوتا ہے رخصت میں  
 دیکھ کے دست کے دھنکڑے پیرے لڑکے  
 قہر مورا کیا ہوتا ہے رخصت میں  
 ہلکا ظلم قدم میں کتے طرب شاہ میں  
 پہلے اخصر اخصر ہوتا ہے رخصت میں

سنتیں دل اخصر جنا دھنکڑے  
 موت کے ہے سنا ہوتا ہے رخصت میں  
 قبر رسول میں ہے رخصت میں  
 حافظ نام خدا ہوتا ہے رخصت میں  
 دشمن جان ہے ہلکے ہلکے لڑکے  
 چھٹ کے لکڑے لکڑے ہوتا ہے رخصت میں





کل رنگ بزم ابرام افغان کے  
 کس چاہئے واسے یہ دھواں کیا  
 جب تم تڑپے اسی سے کل کھو گیا  
 یہ شخص ہے باز دوسرے حسن کے گیا  
 ایتنے سے موت اونیال پانی پانی  
 چرخہ کے کسی چیز پہ دلاسا نہ کیا

سفارے کی میتیں لکے  
 بھاس چا صوے بڑھو لکے  
 اب کلبے کو یہ ہو گا کہ تم دیو بھی ہو  
 اور دوسرے لینے کے لئے جاسے  
 میں عموں کی مہر ہے جو شکر کا  
 دنات پڑی سیال دیوں کھانے لگا

جنت سے آئی اس میں بیٹے کی داس  
 شریف میں سب لائے خبر لکے  
 ہمراہ فی بابا علی حضرت سید  
 دیاب میں سب لائے خبر لکے  
 بھاری لکایا شاہ میں پ کا لکے  
 محمدا علی کھاتے خبر لکے

<p>پتہ کنی بانی سے ایلم نوشتاب جس طرح پڑتی ہے اسی طرح جی چاہتا ہے ہاتھ دے جو سالانہ دھوم سلاش آپ کی اٹھان لینا شہزادی اسے خود سے سرشت کی دہری کس منہ سے تیس شاہ کجائے کرتا</p>	<p>نہی یہ دوری بھی ہاں کلائی مری منوں کی چاہوں کی ہاں کلائی مری کسی منہ سے ہاں دن یہ خدا نے دکھائی بارہ سے پوشا ہاں کلائی مری شکل بنی میں خدا تیری جوتی کی کیا راہ خدا کی تھی ہاں کلائی مری</p>	<p>جہاں تھی تھی تو بچے لڑیں ابرہہ بات وہاں تھی مری ہاں کلائی مری خدا نہ تھی یہ خبر ہمیں کیوں لینا لوٹ پھرتے ہیں ہمیں کیوں کلائی مری بالوں تھی بہرام میں نے نہیں لافام جلا معیت بھرتی ہاں کلائی مری</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

موتی ہے ہر کمال الیہ تم بہادر ذوال  
ہائے وہ محنت مہی ہائے کلاں میری  
جہاں پر اسے لودے کے لہائے کی تیرے  
محنت کے پیش میں شرا و دھوکہ کے یہ زیب و اع  
بیت ہی طغی لکھوی ہے کلاں مری

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

میا میں بھڑک کر کہیں  
 جان دہل دے دل سے  
 نانا بی بی ہے مرانا علی ہے  
 دل ہے مری خانہ علی ہے  
 زنجیروں سے لڑ چور ہے علی ہے  
 ایک ہے سینہ مرنا علی ہے  
 ایک ہے سینہ مرنا علی ہے

<p>کب سے یزید نے کھینچ لیا ہے          شہنشاہ بن گیا ہے حاکم          یہ نہیں کہتا ہے کچھ کلمہ موت          اتنی بات پر اب کلمہ موت          دینے کی جگہ تھا کلمہ موت          وف ہوا کہ دینا کلمہ موت          کلمہ موت</p>	<p>دیکھو یزید کلمہ موت          کلمہ موت کی کلمہ موت          کلمہ موت کی کلمہ موت          کلمہ موت کی کلمہ موت          کلمہ موت کی کلمہ موت          کلمہ موت کی کلمہ موت          کلمہ موت کی کلمہ موت</p>	<p>کلمہ موت کی کلمہ موت          کلمہ موت کی کلمہ موت          کلمہ موت کی کلمہ موت          کلمہ موت کی کلمہ موت          کلمہ موت کی کلمہ موت          کلمہ موت کی کلمہ موت          کلمہ موت کی کلمہ موت</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سہ جانتا کہ تیرے بھلانے  
 تیرا سر گھر کی مری نادان  
 پھیلے سائے پاؤں پر ہی مورتی  
 اس غم کی تربت کے میں خون  
 غم سوزا کہ کابل میں جانا حکم  
 اب بالکل بدل گیا دلان

تیرا تو نہ بھی مینہ تیرا فیضان  
 کی طرح سے اب فیانی کے کون  
 کہیں محنت برہنہ ہو جے علم  
 کل چار برس کے تو ہم سب کیا  
 حکم سے ڈر چکا ہے پر کھائے  
 رکھے تیری حاضری کا خون کیا

چھپ جا میری لڑکی میں چڑھ کر  
 اب بے گھر کرنے کو نکال  
 جاتی مری بھگ کو جی اسی گھر  
 اب زہری دھوا رہا ہے ان کے  
 زائل کر دیا منہ زام دل کا  
 سلطنت دل پیدا دیشاں کیا

کھٹ کھٹ کھٹ کے ایسے مینے رفتاری  
 پہاڑ عارضہ تھا اس کو نہیں ماری حینا  
 قربان بن چھاتی سے عابد کو لکھے  
 وہ بھر کے بہت آیا ہے آزاری حینا  
 دھڑکتے ہیں کی رستہ فیکہ خبر کو  
 وہاب تو بہت دیتی کتاواری حینا

ہر سو غم میں اسیوں ارتضہ پہلے  
 سر شاہ کھڑا کرتے تھے کمازاری حینا  
 حیدر آبادی تھی دھوپ کی شست پر تھی  
 دن کٹتا تھا ہزاروں کمازاری حینا  
 در شیب کو میٹوں کے کچھ تھے دیتے  
 اس ظلمی وہ لائن تھیں بدھیاری حینا

اس کو گرجا جان فی شہید باری حینا  
 سے بہتری سرکار کھلے داری حینا  
 دریا بوسے وہ سنگوں کی بجائی  
 کھیل بوشام کے رتوں میں بجائی  
 اٹلا تیر کی موٹی غاری حینا

یونہی ہے اور دیکھا جھان موہ مستقام  
 لے کر کہ خوف خدا جھان موہ مستقام ہے  
 میرے بے دریاں ترسا ہے ازبیکھا  
 تباری ذرا تو ہم دیکھا جھان موہ مستقام ہے  
 مست یوں رکھتے یہ جھان موہ مستقام ہے  
 کیا کیا ظالم ہم جھان موہ مستقام ہے

بہرہ دہر کی تعلق سے بھول کر شہتیری  
 طاقت میں آئیں ہی جھان موہ مستقام ہے  
 جڑ سے کٹے پیدا جھان موہ مستقام ہے  
 بنا علی نہایتی جی کہ ہو اسے  
 کڑے یہی جی جھان موہ مستقام ہے

مہر کا اٹھان رخ و رخ زمزم سے  
 کئی بوں میں کھار تم جھان موہ مستقام ہے  
 مست میں جی ہے جس وہ کیا کی لطافتیں  
 آہستہ میں سن لے جھان موہ مستقام ہے  
 دنیا کی دست سے بھی کومت کھو ما تھی  
 بے کمرسان سے جھان موہ مستقام ہے

<p>ظلم دول کو نکال کے لئے مجھ کو بے خبر جلاں تم انتظار کے لئے مجھ کو طبعی کا نام سر سبز جلاں وہ زینت کوئی کہتی ہی جلاں مہر جلاں</p>	<p>عالمین حسنہ و یاسر حسینا اے تیرے لاشعور پر شیر حسینا لاشعور تو پورے زخموں کی سر حسینا کے ظلم کے جلاں کے اور تیرے حسینا وہ زینت مہم کھاتے تیرے حسینا اے طبعی جسے اپنے دل پر حسینا</p>	<p>پھینک دی تھی کہ جلاں مہم کی اے تیرے کی وقت مہم مہم کی پس کس سے تھی و تشویش مہم کی اے زینت مہم کی مہم کی جے کہ زینت مہم کی مہم کی سر نکالے شام میں تیرے حسینا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



نہیں ملے گا  
اس کا  
بہتر سے  
پیشانی  
پیشانی  
پیشانی

کافی کو  
نقص دینا  
میں  
میں  
میں

دو  
میں  
میں  
میں  
میں  
میں

لاوار ہے زینب نامہ چارے زینب  
 چھاتری گھومتی کی طلبگار ہے زینب  
 ہوزینب معلوم بھی آئی نہ دریا  
 وہ بل بوتہ صراحت سہارا ہے زینب  
 یہ شکر گاہ ہے سیکھنے کے علمائے  
 خاموش ہے یہ زور ہے ناچار ہے زینب

تم نہیں سہارا ہے زینب  
 سبکیں دے باقی کیلئے کی پروری میں  
 علی ہو کہ تم کو تمام بلوں کا اندر ہے  
 کہتی علی آخر بہار ہے کی پروری میں  
 مومن — دیلا

سوسا جنت میں خلیا  
 یا علی بیچہ وزارت کی پروری میں  
 دوستی سے کی مری کی پروری میں  
 اندر سے جگہ کیلئے کی پروری میں  
 ہونے کیلئے کیلئے کی پروری میں  
 ہونے کیلئے کیلئے کی پروری میں  
 ہونے کیلئے کیلئے کی پروری میں

لا انا سرور پر کمتی علی زینب علیہا السلام  
 بہار قید مناکہاں اب اب ادا علیہا السلام  
 مہر سنے بھلی رہتے بہانے باز وندہ علیہا السلام  
 تیرا سنے علی اعلیٰ ناس الوصل شہد  
 کسی آفت پر ہی بھاریں پر لاؤ ملتانی علیہا السلام  
 ہر مومن رست میں اب کھلم لوداعی شہد

لے بھلی تیرا کس طرح  
 اب زینب سے قید میں بھرا ہے زینب  
 کسی بہ کینہ مرے ہاں کو بلادو  
 ہر اس ہاں سے نہیں نکال دیا  
 یہ حسرت در کاشی کسبوں کو جو  
 ذرا کی قیامت میں مدد لے رہے زینب

تم اعلیٰ ہاں ہوئے بھلے شہد  
 تیرا قید مہریت میں گرفتار ہے زینب  
 کہوں بھلاں بیدار لگا ہے میں تیرا  
 کیا جانے کیا نئی گھٹا رہے زینب  
 افسوس صد افسوس اس گھر ان تمام میں  
 باغ و چادر مر دریا ہے زینب

کج خیال اس کے لگاؤ کا وہ حق بزجبتا اذاری  
 کہی علی ادا توئے جہا جی الوداع ہے میرا  
 دوست و دیکھا  
 ہوسے خوشی و تحصیل انسا کے  
 مہو ابھی خود سال انسا کے تیرے

کہہ دیا ان پر سے  
 صبر بھلی ہمارے تمام الوداع ہے میرا  
 صفت مکی کا لگاؤ اس لئے اصرار ہے مطلق تھا  
 ارغور الہ ہے مجھ کو لگاؤ الوداع ہے میرا  
 تم نہ نامہ چاکری و کھیا حل اپنا توئی میرا  
 تم کی کہہ دیتا رہی کہوں کیا الوداع ہے میرا

افس کہیں کہیں شکر مجھ پر تھا  
 سر سے دارا داری ہمار الوداع ہے میرا  
 جہا جی کھوئے تو دکن جیب اپنی کی ہے میرا  
 کہہ لے ان سے بولا دیر الوداع ہے میرا  
 ہے تم اور غصیب الی کہہ دیتے ہیں الوداع ہے میرا  
 کہہ لے کہوں میں یہ چیتا الوداع ہے میرا

ان کی بخت بولے دیکھو  
 جان پر دل بخت ان کے  
 پیاری مر جیتی آنسو کی  
 ہمارا دم ہے خیال اتنا بھاری  
 اتنا ہے منہ کا جگر رنج مندے اس قدر  
 باہمی لگے نکل اتنا سیکھتہ ہمارو

سہری سہری کو کہ پاپ بنو تو  
کافی ہے وہ دوا جمال انسانیت کو  
تو ہے پھر چھٹا ہے راج مولا کو  
تا بہ یک پہ ملل انسانیت کو  
چاک لڑیوں کا خاک مولا کو  
بہشت ہے دل پائل انسانیت کو  
میرا ہے دل پائل انسانیت کو

[illegible]

5

<p>             ہر کے نام اقامت وہ ایک میں ہم              پھر وطن میں تھے آنی ہیں روس کا              کن تو چلا کون کون میں روس کا         </p> <p>             قوس و کمر         </p>	<p>             ہستی وہ سب حق شاعر جنتی روئے اس              ات سے بے ابدین کون میں روس کا              زمین برائے ستر اتری روس کا              ان کے میں تپ رہیں کون میں روس کا              رجم رستمہ پڑا دیکھ لاسے مہر              خاک پیو کمال بدین کون میں روس کا         </p>	<p>             مٹا کر اسے کون میں روس کا              ہم میں غیب الوطن کون میں روس کا              چھاتی ہے چار چری جھینا تو بندہ جانے              ہم ہے کلادریں کون میں روس کا              سنبھلے چھ مہینے کون میں روس کا              موفی ہے سب التجا کون میں روس کا         </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>تو نے پیر کو کہا صبح پیر کیا کرے تو ہے قاصد تو صبح پیر کیا کرے بچہ سے کسی کہ پیر کو کون سے تیری خبر قافا سب چل گیا صبح پیر کیا کرے بہن میں سب رہ گئے کون تیری سے خبر موت کہے سامن صبح پیر کیا کرے</p>	<p>کیا رس قاصد کو دوس آپ بی بی بڑی بہن ہے اب فقرا صبح پیر کیا کرے زخموں سے میں بھی رہا موت تیری دست سر ہے قاتل کھوا صبح پیر کیا کرے دھڑھٹھا بابا تار کی تختہ میں کیا کرے ریگدار مال مرا صبح پیر کیا کرے</p>	<p>بابا فقرا لڑ عین پنا یا تو اک لمحہ عین دھڑھٹھا عینا بھرا صبح پیر کیا کرے ما سے عین سب سے میں پیر کیا کرے خیر ہو علی رضا صبح پیر کیا کرے موت و سلا</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مٹی یہ زینب کے علاوہ گوربتا کیا کیا  
 تو نے مہر سے پیادوں سے گوربتا کیا کیا  
 زینب باغہ رسول دامن زمر کے چھل  
 جھج میں بجا کر ہے گوربتا کیا کیا  
 جھو کے کیا سے مہر سے مہر سے کیا کیا  
 جب تو یہاں ہو گوربتا کیا کیا

چھوڑا دھن دھن بے ہر سے ہر سے  
 عاشقوں کے واسطے گوربتا کیا کیا  
 مش ولات خدا رب سے گوربتا کیا کیا  
 اپنے براہوں سے گوربتا کیا کیا  
 باقی صہ پاشی پاشی اس کی کرتے تلاشی  
 پہنچے جو امنت زد گوربتا کیا کیا

خط سے یہ حب وصال کہ تو ہی اہل  
 دکھ دیا یا ٹکڑے گوربتا کیا کیا  
 زخموں کو ہے اندال یا ہی اہل حال  
 نہر سے تو بچے گوربتا کیا کیا  
 دل تو بچا کیا میں ملے ہو چھریں  
 قتل آئیے گوربتا کیا کیا



ہوتی ہے مگر وہ نہیں دیکھتا  
 دور فلک ہے تخت زمیں ہے  
 بچے کلبے اب اک دن ظلم  
 چھوڑے گا ہرگز جتنا دیر  
 جہ میں اپنی جگہ چھپنا

وقتِ شیب خون کی پراسی  
 اب نہیں ممکن جان بچانا  
 ان کی خطا کے پیر میں نہیں کی  
 سر پرست ہے عالم و دانا  
 رو کلبے پاتی جان کے جاڑ  
 شہرے میرا خون بہنا

آپ کی امت اور یہ کدو  
 کون ہے باقی چھوڑ دینا  
 کس سے کہوں میں غم کون  
 کمر و اعتراف ہوتے سب  
 جگہ رہا ہے سر کا کھانا

بجائی کو میرے  
 شہزادے کے  
 مرگے اصرار کے  
 تیرے کلمے میں  
 اکبر غازی  
 ہاتھ اور اس پرستار کے  
 جواہر

ظلم  
 شہزادے کے  
 بجائی کے  
 اور وہ اس کے  
 دیکھ کے اپنی  
 ہنس ہنس یہ دماغ  
 دھڑکے

اٹھتے اٹھتے  
 کھڑے  
 ایسے  
 بجائے  
 شہزادے

لڑتے و لڑتے

خطت الہوئے و خط بہت دن کے  
 سرسب باک در بندہ میں پیدا کی ہو  
 و تجارت نظر جید نہ کہ بخل  
 کہ سب جوان کہ بندہ میں پیدا کی ہو  
 سن کے پیش تہ ہوا ہ جو بندہ کا  
 و خرم و غلام بندہ میں پیدا کی ہو

یار میں طالعوب سرسب باک در  
 کی کہوں پنہرب بندہ میں پیدا کی ہو  
 چھوٹے ہی پاک چھن لے موقی مر  
 تر نہ در بخت بندہ میں پیدا کی ہو  
 یہ تو سن اور بے خطا بندے کے گلا  
 جگہ ہزارا کجا بندہ میں پیدا کی ہو

بولی کیم غریب بندہ میں پیدا کی ہو  
 بوطون و بے لطیف بندہ میں پیدا کی ہو  
 بابا حین اور چکا ہے حق بخت  
 دادا نہ لاف بندہ میں پیدا کی ہو  
 ہوں میں اندل سے امیر ملک ترقی ہو  
 ال بشیر و تیار بندہ میں پیدا کی ہو

بدو نے کہا صبح ہوئی اچھو سکیتا  
 جانا پھر مرے کو دل لو سکیتا  
 روئے میں امام اچھو لیت جاؤ سکیتا  
 پھر باتیں کرو زوالہم چھو سکیتا  
 رسیا نہیں ہوتا اچھو سکیتا  
 ادا ریتی کی دلاو سکیتا

بدو شاک منگانی اچھو سکیتا  
 بام کی کمر آخری بندھوا سکیتا  
 جراتا دل سنا اچھو سکیتا  
 صدر کی اس وقت تم سو سکیتا  
 شہر نے جو جلتے ہیں کو موت سکیتا  
 ہی بھوکے ذرا دیکھ لیا سکیتا

چاروں میں چھو سکیتا  
 جیسے تیرا کہاں شاہ یمن وارثہ والی  
 اس وقت میں سو نہ پتہ پتہ سکیتا  
 تم عا سبوں میں رہے کہاں سکیتا  
 شہر اوسے میں قیوب سا اچھو سکیتا  
 مہیا تھو روحا اچھو سکیتا

<p>             جوں کی سیلہ پیرا تو ب              گھن کے گئے تم سب کہ تم بھلا مری              مہرین کے لال کی مین میں بھلا مری              تیر پھر کی دریدر تو بھلا مری              کوئی نہیں بالیاں تیری تیر کی مری              خون سے ہوئی تر تو بھلا مری              جوں کی سیلہ پیرا تو بھلا مری           </p>	<p>             دنی تو مارا کھایا              میں میں رضا دہر تو بھلا مری              پتیلے لال کر کھائے واہ وہ نہیں چلے              آپ کی مینے کر تو بھلا مری              بابا خدا کی تم جب نے پھنے کھ سے              سوئے نہیں تیر بھلا تو بھلا مری           </p>	<p>             حاکم نور زینا کی جہان نہا کی              جھٹ کی تم سے پیرا تو بھلا مری              اسی مہیت پر کی جہان پیرا کی              واہ واہ بابا کر تو بھلا مری              چٹی وہ پھر دو متیں میں سے بھلا مری              اکی یہاں پیرا تو بھلا مری           </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہاں وہ چلائی تھی کہ کوئی بسا لو مجھے  
 کی بستی مری کوئی بسا لو مجھے  
 میں نے سسرال میں بسا لے دو مال میں  
 ہاں ہر دوست صلی کوئی بسا لو مجھے  
 پوچھو تو اس دہریہ لوں تو میں کلا نہیں  
 اپنا تھا سبھی کی کوئی بسا لو مجھے

دور کے منت بھی کی ہاں توں تلوں تھی  
 کچھ نہ مری صلی کوئی بسا لو مجھے  
 تیرا پیڑ پڑاں کے لئے تھا نہ  
 صبر و پھری پھر سنا کوئی بسا لو مجھے  
 میری بھلا کیا حال کہہ دوں کہ بھلاؤ نہال  
 بچہ کی کہنے انی کوئی بسا لو مجھے

لڑائی بھائی میں دل کی بھری کرتی  
 خاک میں نہ بھاؤں گا کوئی بسا لو مجھے  
 سوئے بخت یہ کہا ہوئے تھارے بھلا  
 کہ سے کہوں ما صلی کوئی بسا لو مجھے  
 ایک روال میں میں درویشوں میں  
 بات کیا، وروسی کوئی بسا لو مجھے

[illegible]

مستمع کو اخصیبت قرۃ علی  
پیر مری وادی مری و نائبر بریک حال و  
قاصد شایان خضار دسمیوں کا جوا  
پیشگی کی کس پر تحریکی ای ناہم کر حال ہی  
چھوٹی یہ قسمت کا کجا می جوئی و کمالی ہو گی  
جگہ نوی عریال سری اسے نامہ بر یکہ حال و

اے بے اختیار کھڑا کیونکر ہو جاتا ہے  
میں نے یہ فوج کی اسے بہر کی جان کا  
سنا ان میں کیا حیرت کے خبر کی ہو حال  
کی اس طرح سے اے ہمایوی تیرا حال  
سن کر میں رہ نامہ بر دریا زیادہ بھروسہ  
تھوڑے لمحہ کی بھری اے نامہ کی حال  
کریں

<p>پہلے تھیں وحش و حن ماں اچھوڑے سو نا اچھوڑے بہت احزن ماں اچھوڑے بھوک لگی رہیں کھا نہ پا کر کھجور سے پیت رہی ہے بس ماں اچھوڑے زخموں کو بھولت ہے کھرے بدلوں سے بوسے کرتے ہیں ماں اچھوڑے</p>	<p>ماں ہمیں دھونڈتے سینہ و سر کوٹے پھرے ہیں ہم غم زن ماں اچھوڑے ماں فقط آپ یں کو تو کچا اب سارے دن خاک ہو اور اتنا ق ماں اچھوڑے تختے کرتے تیار کرتے کو بھرا ب کی بار بہر رسول زن ماں اچھوڑے</p>	<p>چلا ہے میں ہم تھیں ایک نظر دیکھو بے بدن میں کہن ماں اچھوڑے پول تو ٹیل بھولتے سب مانتا دل کو یک ہو تا ہو زیادہ مح ماں اچھوڑے دوستے ہیں بس اس میں سدا و فدا دین سکے میرا سخن ماں اچھوڑے</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



چھوٹے اہل علم کرب و بلا آئیں  
داروں کا تالو کرب و بلا آئیں  
ہستہ وہ ظلم و ستم کرب و بلا آئیں  
ہرے چوشتا کرب و بلا آئیں  
پرستے کو بھوکا کرب و بلا آئیں

میں فخر و حق پہنے لباس  
صلح و تاج و علم کرب و بلا آئیں  
سونا کے بونھن کی مٹروں کی طرح  
تہہ ہر طرح کرب و بلا آئیں  
تھی اچھوڑی تھی سوئے ہوئے کرب و بلا آئیں  
دیکھو وہ کس طرح کرب و بلا آئیں

بڑے کرم خور ان قوم اسد کے  
چھوٹے بڑے خاص و عام کرب و بلا آئیں  
بھلا میں کیا قصہ عرض کروں  
جی میں کوئی دن کون کرب و بلا آئیں  
خیر و میر

دوسے نہیں اس قدر کہ تیری شکل سے  
 کھل میں پہلا کہے بکاتی ہے دوا داریجاؤں  
 میرا ہونے شفا جانے نہ کہ مرگھڑا  
 میری ہی خاطر تھی تھی دوا داریجاؤں  
 اسے ستم کے میں کہتی تھی وہ تو نہیں  
 اور یہ تھی بکاتی ہے دوا داریجاؤں

چاہتا ہوں کہ خدا کہنے لگیں جیسا کہ  
 ستر پہرہ زندگی تھی دوا داریجاؤں  
 صحت بہت تھی تیری طرح سے عیس  
 کہتا نہیں صحت کو تھی دوا داریجاؤں  
 راہی کروں تا میرا لے دے دوا داریجاؤں  
 جاتی اگر تو ابھی تھی دوا داریجاؤں

داؤں یہ بکاتی تھی پیسے دوا داریجاؤں  
 تپا نہیں تپے تری پیسے دوا داریجاؤں  
 تھی ترس باپ سے دہریہ کہ کم نہ تھے  
 ہوسے نہ تھمنے کی پیسے دوا داریجاؤں  
 تپ رہی ہر دم اگر اور تو نہیں داریجاؤں  
 صحت اور صحت تھی تھی دوا داریجاؤں



<p>کس نے دست دروغ عالم کس نے کس نے تجھے بھیاں کیا کا کا کس نے سب سے بھیاں کر بھو بھو بھو اکریہ کی کس نے دفن کا کا کس نے تجھے بغاوت کس نے کی ایسی شقاوت کس نے فرقت خدا کا کا کس نے ترا</p>	<p>افلاک احسن ثناء میں نیست و خیریں مرفوق خاک کر بلا کا کا کس نے ترا</p> <p>قصیدہ</p> <p>روئے یہ کہم کہ انا صغیر ابرار صمد و جبار ہے مری لا اذ نام صغیر ابرار صمد و جبار</p>	<p>والا تو میری آواز و اہل و عیال و ہر جو کہ مقتول صغیر ابرار صمد و جبار سوت کی سہا اکبر و عیال و ہر جیوں کی سہا صغیر ابرار صمد و جبار کہوں کہ میری یہ صغیر ابرار صمد و جبار</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

حق خدا کی کردی صفت  
 در کمال بر حق کی صفت  
 حق کی زبان چه بگوید  
 حق و محو و کمال چه بگوید  
 زینب کے دل پر کی کراہی

بے شک با حق در حق  
 حق کی کمال کی صفت  
 در کمال کی صفت  
 حق کی زبان کی صفت  
 حق کی زبان کی صفت  
 حق کی زبان کی صفت  
 حق کی زبان کی صفت

حق کی زبان کی صفت  
 حق کی زبان کی صفت  
 حق کی زبان کی صفت  
 حق کی زبان کی صفت  
 حق کی زبان کی صفت  
 حق کی زبان کی صفت  
 حق کی زبان کی صفت





<p>منی بچھ کر منظم و سبب          نکلے دل کو تو جو میں لانا          سر سے جو چادر سر کش لانا          بالوں سے زینت بہہ کو چھینا          منہ بچھ کر سر پہ خدا کے          جو زبان پر کوئی نہ لانا</p>	<p>ایک دن روز قیامت          مرنا ہی سب کو جزا و ناست          ہر نظر ہی اوست کی بنیاد          منہ بچھ کر سر کا لانا          منہ سے یہ کہ جو چشت ہو رہی          میری لونی یا رب بچانا</p>	<p>جہنم کے دشمن روز قیامت          عرق کا ہو گا جنت میں شکر          حشر خدا سے اسی دعا          ہو کر جنت میں کہہ کو جانا          (ختم و دیباچہ)</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



<p>کے لئے تیار ہو کر رہا تھا کہ اپنی کیا کیا کے لئے تیار ہو کر رہا تھا کہ اپنی کیا کیا کے لئے تیار ہو کر رہا تھا کہ اپنی کیا کیا</p>	<p>کے لئے تیار ہو کر رہا تھا کہ اپنی کیا کیا کے لئے تیار ہو کر رہا تھا کہ اپنی کیا کیا کے لئے تیار ہو کر رہا تھا کہ اپنی کیا کیا</p>	<p>کے لئے تیار ہو کر رہا تھا کہ اپنی کیا کیا کے لئے تیار ہو کر رہا تھا کہ اپنی کیا کیا کے لئے تیار ہو کر رہا تھا کہ اپنی کیا کیا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>طافی ہوں بہ شامیں میں تیرا کیا کرتی سے کے کہیں اپنا کہا کیا کہوں</p>	<p>چہ چہ سہا سہا ہوں تیرا کیا کرتی وہاں ہوں تیرا کیا کرتی</p>	<p>تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی</p>
<p>نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی</p>	<p>نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی</p>	<p>نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی</p>
<p>نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی</p>	<p>نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی</p>	<p>نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی</p>
<p>نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی</p>	<p>نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی</p>	<p>نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی نہاں تیرا کیا کرتی وہاں تیرا کیا کرتی</p>

<p>بیشترین کشتن می باشد اس که بسیار پیر چاقی سے پیدا ہو چکا</p>	<p>لحم و العروق بسبب زوال و بقاء مستعد و لعل و ما بقاء منہا و بقاء منہا</p>	<p>بیشترین کشتن می باشد اس که بسیار پیر چاقی سے پیدا ہو چکا</p>
<p>فردی</p>	<p>بیشترین کشتن می باشد اس که بسیار پیر چاقی سے پیدا ہو چکا</p>	<p>بیشترین کشتن می باشد اس که بسیار پیر چاقی سے پیدا ہو چکا</p>
<p>بیشترین کشتن می باشد اس که بسیار پیر چاقی سے پیدا ہو چکا</p>	<p>بیشترین کشتن می باشد اس که بسیار پیر چاقی سے پیدا ہو چکا</p>	<p>بیشترین کشتن می باشد اس که بسیار پیر چاقی سے پیدا ہو چکا</p>



بھلائی کے اس صدف سے مشابہ نہ ہو  
 موت کا تو سدا لو وہ علم اتنا  
 تو بھلا کیسے نہ ہو علم اتنا  
 بھلائی بھی کام آچکا وہ علم اتنا  
 جس سے غی و دھارس بڑی مرئی وہ بھلائی  
 جانتے مالا ہی کیا وہ علم اتنا ہے

یہ میں غل و غباور وہ علم اتنا  
 ان سے علم دار کا وہ علم اتنا  
 توں میں وہ با ہوا وہ علم اتنا  
 پیسے میں سراں دور وہ علم اتنا ہے  
 غازی تصدق ہوا وہ علم اتنا ہے

وقت برابر ہوا میری ابھی موت کا  
 موصوں کی کیا بھلائی وہ علم اتنا  
 بھلائی میری کم کر کی حالت سنو  
 بھر چلو تو کہ میرا وہ علم اتنا  
 کیوں نہ میں غرض وہ علم اتنا  
 ان کے یہ شمل کا نام وہ علم اتنا ہے

وگو کر دیکھے بیویوں پر کہ  
 دیکھ رہی کیا بھلا دودھ  
 جھرت سب تھتے میں ہوتے ہیں  
 نام علی مرتضیٰ دودھ  
 کہوں نہ میں دودھ کا دودھ  
 یہ کھینچا ہے کہ دودھ  
 یہ کھینچا ہے کہ دودھ

بوسہ سب بھلا کہوں بے ہمت  
 اسی میں ناول بول کیا کہوں  
 کہوں نہ میں دودھ کا دودھ  
 کہوں نہ میں دودھ کا دودھ  
 کہوں نہ میں دودھ کا دودھ  
 کہوں نہ میں دودھ کا دودھ  
 کہوں نہ میں دودھ کا دودھ

پیشہ علی تھے تھی سب تھی  
 پانی بھلا پھر کیا کہوں  
 دیکھو وہ لا مشر نے اسے  
 ایں بھلا پھر کیا کہوں  
 دیکھو وہ لا مشر نے اسے  
 ایں بھلا پھر کیا کہوں  
 دیکھو وہ لا مشر نے اسے



سے پہلے کی سزا کا کرے کہ اس کو  
بے چین تہا ریت و عمر کی جہان برادر  
زبان وہ پھیلانے کی وہ مثل علم  
سب عمر کی نکلنا بولیں وہ اس کا لہذا  
کچھ و ہمتی کہ کہ جو کچھ کہ جس کی  
جہوت کہ ان میں ہوا چنانچہ اراور

دن نہ کر تا تو اے علیؑ اے جبرائیلؑ  
 تیری محبت زوی تیری میری محبت زوی  
 باز تو تم کی پناہ لی اے جبرائیلؑ  
 یہاں میں کہے پھری اے جبرائیلؑ

[illegible]



ہوا مے بہر کر کے نہ لکھوں کہ نہ بن سکے  
 ہونے سے اس کی تھی آئی بوجھانی مری  
 دیکھ کے زنی مجھے کھوڑے گئے تھوڑے  
 تب نہیں لائے کی آئی بوجھانی مری  
 باز نہ آیا جس کا ہے کیا سر متیں  
 کہتے بڑے شہابی آئی بوجھانی مری

شہابی تیرا ہوا آہ صبح نمایاں ہوئی  
 ہو گیا و کھم تیرا صبح نمایاں ہوئی  
 پھر کی ہوئی سب مرا و ہوئی و کی و  
 شہابی ہوئی و گاہ صبح نمایاں ہوئی  
 سنبھرا کھوڑے ہوئے کے میٹوں کو لاؤ  
 یہ سبیں سرور سے کلاہ جسے نمایاں ہوئی

وہاں پہنچا کھوڑا پس کو رغبت کرو  
 آتا رہا کہ سب صبح نمایاں ہوئی  
 بھابی میں تم پران چاؤں و کہ شو کو ہوئی  
 چھٹتا رہا کہ ماہ صبح نمایاں ہوئی  
 سپے میں اڑن نام کہ سرد و عالی مقام  
 ہو رہے کھم سپاہ صبح نمایاں ہوئی

<p>بھائی و والد ارست پھر پھر سب کو علی کی تہ صحت نمایاں ہوں اویسہ اسے قیاس فرج امام غریب گردنیں خم ہو گئیں ہوسوں کی اسے جیسے وہ عالم تہ صحت نمایاں ہوں</p>	<p>قہم تھمتہ کہ سر جہا یا رسول اللہ میں بھونہ بجان بول بہ خدا و رسول مکنت و اک پانی کایا رسول اللہ میں کافوتہ میرا کایا رسول اللہ میں</p>	<p>اچھا کہ و تر کایا رسول اللہ میں قن مر ابے و رنگ لا یلکے بہتوں دیکھو کہ کو بتلایا رسول اللہ میں پیش رہا میں بول تم کہ میں کو تا بچا اس جہا یا رسول اللہ میں</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ای کو بیہوشی آئے ملک کو مری  
دست آو مجھ پر لایا دوسرا کو مری  
بند کی جانب اگر جانے دو تو مری  
دو ٹکڑا ہزاروں دھاریاں سلاں کو مری  
روٹی جیہاں میں تھیں تھیں کھادیں  
سختی کہ شہ کا یاد میں لال ہوں میں

لغظ  
شہ نے یہ فریاد کی نانا  
مجھ پر یہ تنہا کی نانا  
عصر میں کچھ ٹاپ کوئی نانا  
مسکرتہ قضا پہلی نانا  
لاکھوں کی تیر کی کس میں کوئی  
جان نہ پہنچی نانا تیر کو مری

صبح کی تار و تار میں  
اب نہیں باقی کوئی نانا  
بوند نہ پانی لا جان مری  
پیارے ترستی چل نانا  
رہے یہ بوں میں پس لال ہوں میں  
سہمہ پر بھی کی نانا تیر کو مری

کون اصغر علی ابوسعید  
 تر تلا محمد کی نانا خرم  
 سیمہ پر زانو دھری بیٹھا  
 پر قریب تجھ پر چھری نانا  
 کیا کہوں میں نے تیرے تاج  
 شہ کل میں لایا تیرا  
 کھیل میں لایا تیرا

شہزادہ بہادر خان ان چار بہادر ارادتوں  
بانی و بانی کاران چار بہادر ارادتوں  
پر ہے یہی شاہ مجاز آخری رتبہ کی منزل  
حق سے ہوا از رویتا ز حلالہ کی منزل  
ہوئے ہیں مشرب بار بار لاد کی سے ہونے  
مجبوری نہیں کی یہی بہادر ارادتوں کی

باقی سنوں میں تری چادر پہ راتوں  
 ہر لمحہ سوئی گئی سب اہل  
 ملامت وہاں ابھی اچھا ہے  
 محبت ہے تم چادر پہ راتوں

<p>مکمل نہ ہوئے جس کا خانہ بخت بھلا باقی ہوئی خواجہ پیر ارات تک</p>	<p>پیر سمن متا نہ ہوا مکمل ہو کر پیر کا کردار بچوں کے چکر نہیں ہو سکے خدا کا شکر ہے</p>	<p>بے خبر سہیل پانی بہت سوا ناز مکمل کراد کر لیا جو کسی اہمیت نہ تھا</p>
<p>فہم و مکمل</p>	<p>کہا اور زیادہ کہوں فرصت نہیں ہے بھلا کہنا کہ تری یاد میں بار بار صبر کرتا ہوں</p>	<p>میں کو ملے ہاتھ سے غلام کے بچانا جو جانی بھلا وہاں میں جہاں اگر تو ہو تو کراں</p>
<p>شہادت و تربیت میں لائے کہ سونہ چلتا شہادت اور قوت ایسا دور کی قضا کا جو ہے بھلا</p>	<p>کہا کہ تری یاد میں بار بار صبر کرتا ہوں کہا کہ تری یاد میں بار بار صبر کرتا ہوں</p>	<p>است کی تخلیق نہ زباں پر کہی ادا بجا بھلا است کی تخلیق نہ زباں پر کہی ادا بجا بھلا</p>



ادا ہو تو لو ادا ہو کہ ہر ادا ہو  
 چلتی تھیں تیرے ہر کسی نے تیار کیا ہے  
 پھر تیریاں کہہ کر کسی نے تیار کیا ہے  
 اتنا بھی کہہ کر کسی نے تیار کیا ہے  
 پھر تیار کیا کہہ کر کسی نے تیار کیا ہے

فلاح  
 میرا دل ہے تیرا دل  
 جہنم و جہنم کی  
 سب کیا نام و نشان  
 حال یہ ہے کہ تیرا دل  
 ہے تیرا دل ہے تیرا دل

ہر کسی نے تیرا دل  
 دوا طلب ہوں میں تیرا دل  
 نہ صرف دعا دل ہے تو لو تیرا دل  
 ہے تیرا دل ہے تیرا دل  
 تیرا دل ہے تیرا دل  
 ہے تیرا دل ہے تیرا دل

میں تو وفا کی پھر تو میں نے ک  
 وعدہ کیا میرا کہاں اب تری فریاد  
 میرا کہہ دو تو کہیں یہ تمہیں  
 ان میں یہ تواریاں اب تری فریاد  
 جو میں کہا سے میں اب تری فریاد  
 تو بھی یہ لا بزر باں اب تری فریاد

کہی تھی صغیر دعا نامہ برائے مر  
 میرے چلے گی خدا نامہ برائے مر  
 رن ہوں سب نامہ پوچھو کہ ہے یہ  
 اب جو نہ قائم نامہ برائے مر  
 یہ تو کہا پھر جلد فراق ارغ و مس  
 سہ پہلی ایجا نامہ برائے مر

کافی کہ بجھا تھا آگے ہوں باہر دنیا  
 دونوں کے زب قضا نامہ برائے مر  
 خوش ہوں فرستے میں جی تو ان کہ  
 سہ کے پھر کا کہ جس نامہ برائے مر  
 جان سے ملے دیکھ جان پہاں سب میں  
 اب تو یہ پھر نامہ برائے مر



میں نے وہ صدمہ کہہ کر مچکا  
میرے دل پر پڑا نہ میرا دے مرا  
سے کے بغیر ہوا جس سے ہر دل میرا تھا  
خفت کے حال جیت روانا میرا دے مرا  
درگاہ حق میں تھیں روڑ وہ میرا کرتی  
کرتی تھی میلوں اچھا نامہ ہوا دے مرا

لاچار حسین نے یا رستہ  
اے بیگم کے قافہ لار حسینا  
وہاں کی دیکھ تو کہ یہ ایشیت ہن کی  
لوگوں سے سناؤں کی ہوا نکلا حسینا  
وہ مجھ سے کہتا تھا کہ اے حسینا  
اور بوسہ کہ اے محنتا حسینا

ماں بیٹھنے دے کے تھی جس جہم کے  
اس جہم پہ یوں بیروں کی پوچھا حسینا  
وہاں نہ عذر ہے ادا نہ ہوئے وافق  
مگر فاطمہ کا ہاتھ کیا باز ا حسینا  
اے صغیہ اے تیرے تھیں دوراں  
میں نہ تھی طبعی کہ نہ سرکار حسینا

[illegible]

دل کو ہائے نہ یوں دل اور بیستہ  
 بندھ جاتا ہے کہ یوں ہے غم اور شین  
 عابد کے سوا اہل حب اگر احسین  
 تو درخت میں سے ہو گیا عجیب  
 اس غم سے دل کے ہوں کہ ہر جہاں

آپ کا حکم تھا ہم است پورا دل دیاں کی موت  
 قرب کی یہ جو موت ہادی کے لئے ہے یا اگر نکالو  
 کہ قوتوں سے نکال کر فنا کی شام والوں کے رد کیا مانی  
 رہی یا چھو کو موت تمہاری راہ باطل سے نکالو  
 کہ یہ حق کی بندہ خدا کا اور موت میں تھری کی شام  
 سن کی قوتی سے فوات باری پر مقرر یہ کچھ کہ لالو

سب ہر نرا قور بجان دیں گے سب کی جانی میں  
 کہ ان کو جو کر سکاں ساری پاس پسے ہی چھو کیوں لالو  
 دپسے میں میں شامی دیتی ہیں بابت کو  
 اب کہاں میں کہ وہ لالہ ساری میں ہوں غلام چھو  
 میں ہوں جب کہ پانی کر از شہر پہنچے تھے اتنا  
 یا وائی کو چاہتے تھادی پانی ہوا میں بیا چھو

وارا اصرار کو اصرار نہ کر سہا ہو سکا اس چھو کی نہ چھو  
 میں انہوں نے موت چھو دی کے مگر نہ چھو کی نہ چھو  
 نا نا بجان فانی اکبر تارا چھو نہ چھو کی نہ چھو  
 مگر یہ کہ لالہ ختم کر دی توں بھر اسلحہ مردہ چھو  
 چھو اور تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو  
 کی کہ میں تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو  
 کی کہ میں تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو  
 کی کہ میں تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو

<p>             بدلتی تھی تھیر              سوئی کی کیا لاؤ              ہالی سیکڑا اٹھلائی              دانی خدائی تو کی              سوتی ہے کیا دریا              بجھتے ہیں لے چلی              پوتی نک دراقواب سے         </p>	<p>             گشتی داری کلام              میند کی مانی مری              رات سے کرتی چور              نک دراقواب سے              سب تو شرمی گئی              پوتی نک دراقواب سے              کر کے کفن زیب              فن شہر تپتے شاہ              جانب فن شہر تپتے              نک دراقواب سے         </p>	<p>             لے کے سمجھوں سے اگر              کھڑا نہیں پائے گی              پوتی نک دراقواب سے              پتھر میں پائے گی              پوتی نک دراقواب سے              روتی نک دراقواب سے              روتی نک دراقواب سے              روتی نک دراقواب سے              روتی نک دراقواب سے         </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>فہم دیو</p>	<p>سورہ کے انجام کاروں میں سے کھنڈار          چکی سے طعن کی پھری ہوئی و نکل          سوسے بھینچنے کی پھری بھینچ رہا کر دین          گرمی کی صورت کی پھری و نکل رقبہ سے</p>	
<p>دوسرے میں کھنڈار          کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری          کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری          کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری</p>	<p>کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری          کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری          کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری          کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری</p>	
<p>کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری          کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری          کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری</p>	<p>کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری          کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری          کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری          کھنڈار میں کھنڈار کی دولت تری</p>	

بیاہیجہ وادی کے کھرت کی دوت کی  
 بیاہیجہ وادی کے کھرت کی دوت کی  
 بیاہیجہ وادی کے کھرت کی دوت کی  
 بیاہیجہ وادی کے کھرت کی دوت کی

شاہ نے در کد کہا زین عبا اول  
 پست مرے چلا زین عبا اول  
 اکھو مرے نازین جان کد مرے جس  
 سنے کد بجا مل کے زندہ بجا اول  
 سن دھیت درازین عبا اول

لوت کد مرے لای پست  
 پست لوت کد مرے لای پست  
 پست لوت کد مرے لای پست  
 پست لوت کد مرے لای پست

اے کہوں کہ تیرا سر آتا ہے سو کو جگر  
 اے کہ وہ بھاری کا زین عبا الوداع  
 جس نے بے خبر پر پناہ مری یاد کہ  
 اے تیرا پناہ پناہ پناہ مری یاد کہ  
 تیرا سیکھنے کی فانی ہے جا کہ بھری  
 بھوکے تیرا سلا سلا زین عبا الوداع

اے ہمتا ہوا غم کو اتا ہوا  
 شائے کلا کر ہوا زین عبا الوداع  
 حرجی باد فانی راہ خدا  
 خلد کو راہی ہوا زین عبا الوداع  
 اے کیر و اصغر کلاں کنای ہے میر کلاں  
 ہو گئے ہم سے جدا زین عبا الوداع

اے سیکھ کلاں کنای ہوا عبا الوداع  
 کن کے پیر گناہ زین عبا الوداع  
 کلاں کے اے گناہ گارے گناہ گار  
 مریا سلا کلاں زین عبا الوداع  
 تیرا پناہ پناہ پناہ مری یاد کہ  
 کہہ کے پناہ پناہ زین عبا الوداع

<p>کرا کا یہ حال ہوئے وہ پادشاہ          پادشاہ میں سدا زین عیالودا          زین عیالودا کی ایک عجیب          دیکھ لی کیا یہ عجیب عیالودا          عیالودا کی ایک عجیب عیالودا          عیالودا کی ایک عجیب عیالودا          عیالودا کی ایک عجیب عیالودا</p>	<p>کرا کا یہ حال ہوئے وہ پادشاہ          پادشاہ میں سدا زین عیالودا          زین عیالودا کی ایک عجیب          دیکھ لی کیا یہ عجیب عیالودا          عیالودا کی ایک عجیب عیالودا          عیالودا کی ایک عجیب عیالودا          عیالودا کی ایک عجیب عیالودا</p>	<p>کرا کا یہ حال ہوئے وہ پادشاہ          پادشاہ میں سدا زین عیالودا          زین عیالودا کی ایک عجیب          دیکھ لی کیا یہ عجیب عیالودا          عیالودا کی ایک عجیب عیالودا          عیالودا کی ایک عجیب عیالودا          عیالودا کی ایک عجیب عیالودا</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



سہ ذرا کر پلا مشہد بجا اب دو  
 اسی ہے روئے تر کہ داد بجا اب دو  
 کیا زبان حال سے ارشاد کہ کیا ہیں  
 تیرے جسم کی دل پر بجا اب دو  
 کیا دل بجا اب بھی سیمتی مضطرب ہے  
 کیا دل بجا اب بھی سیمتی مضطرب ہے

جہر سے رکھنا قدم شکرت و مہم  
 دیر و زبانی بد ملازمت بجا اب دو  
 کہنا تھا جو چچا بجا اب دو  
 حافظہ و نام تر ترازمت بجا اب دو  
 وقت تھا احسن تحفہ دے کی علی شہین  
 کہہ کے سوئے کہ لا زمت بجا اب دو

سہ ذرا کر پلا مشہد بجا اب دو  
 اسی ہے روئے تر کہ داد بجا اب دو  
 کیا زبان حال سے ارشاد کہ کیا ہیں  
 تیرے جسم کی دل پر بجا اب دو  
 کیا دل بجا اب بھی سیمتی مضطرب ہے  
 کیا دل بجا اب بھی سیمتی مضطرب ہے



لاشعرا پیدا دیا آبی لے کر فریاد کیا کہ اگر صاحبِ ادا نہ ہو تو آگ کہ سیرت میں بھول کر رہی ہے بحال دو  
چلائے کہ اگر نہیں آواز نہ ہو چلائے

مل جانی ہے زینب و چھائی زینب  
 لے لاشہ بے سر ترا سر لائی ہے زینب  
 کیا کدوری تن پاک پیر اس چھائی زینب  
 بتلا ہے تب پھٹ کے یہاں فی زینب  
 سرنگے تلخی میں زینب حاکم چھائی زینب  
 زینب ان میں کیا ہنستے کرانی زینب

رے ہونے مری کی کہ بخت مہینہ کی تھی  
 اس لاد کی کوشت میں کہ چھائی ہے زینب  
 اب سدا تھو تجھے نہیں ہے چھائی زینب  
 دنیا کے بہت دن سے چھائی ہے زینب  
 قیدی ہوئی سرنگے چھائی ہے زینب  
 سب آپ کا زمانہ چھائی ہے زینب

ظالم ہے چھائی ماری بھول پڑا تھا  
 خانہ کھڑی عقیل تھائی ہے زینب  
 بجا دراز صنف سے اور کون ہے زینب  
 اس ظلم سے اٹھ کر چھائی ہے زینب  
 جب دقت کیا تو چھائی ہے زینب  
 جس طرح سر جریہ چھائی ہے زینب

ہفتے تھے شاہ بہادر اپنی پلاؤں سے  
 شہر برائے خرابی اپنی پلاؤں سے  
 بیٹے سے بیٹوں میں تھل تھل پیلاؤں سے  
 ہستہ فراز محلہ اپنی پلاؤں سے  
 روم ترقی مری پٹی کی اس عالم کو جلاؤں سے  
 ایک لے نجر ذرا اپنی پلاؤں سے

دو تھانے کیوں اس قدر اب نہیں بھیجے  
 کام مرا تو پکھاپنی پلاؤں سے  
 رک کے پھل کی پھری ہوئے لگے پلاؤں سے  
 تڑپوں گل ظلم سوا اپنی پلاؤں سے  
 جگہ تو کلیم کم جھک کر ہو یہ فائدہ  
 اٹھتے دیکھتے تراپنی پلاؤں سے

پورے نہ بھر کر پلاؤں سے  
 بیٹے تڑپوں گل پکھاپنی پلاؤں سے  
 ستر نہ ہمال بھج جان کے پلاؤں سے  
 اٹھتے اس دم تراپنی پلاؤں سے  
 کیسہ تھوڑا دل میں یوں تھوڑا پلاؤں سے  
 شاہ نے کتنے کہہ پلاؤں سے

مہر ہے نہ کہ شہر ہے روک  
 بچہ بول جیانی گئے روک سے پر دہ ذرا  
 سادہ تر کم کھولے سر خیم کے دروازے پر  
 دیکھ رہے ہیں پیلے تو پانی پہ لا پھر بیسیر اک اتج  
 پہلے تو احساں کے روک سے پر دہ ذرا

کہا تجھے لہجہ لگا میرا اگر مہر رفت  
 ہمارے مری جانی گئے روک سے پر دہ ذرا  
 اور تو ذی ہوش پائی سب سے نیا دہ لے  
 فکریں کہنے لگے روک سے پر دہ ذرا  
 کہ اگر دیکھ کر سہجائی گی جی سے گذر  
 تاب نہیں ہے اسے روک سے پر دہ ذرا

گوئیں میری پائی میری وہ عاشق پائی  
 اسکو یہ صدمہ نہ ہے روک سے پر دہ ذرا  
 قریب یہ قوسے کیا اور تو چلا ہے رستا  
 غم نہ نہیں کچھ دے روک سے پر دہ ذرا  
 صحرانہ جفا تھا نصیب کتنے تھے رشتہ میں  
 تم فدا کے لئے روک سے پر دہ ذرا

اصفیٰ خاندانِ مولا کرے اکبر قس  
 کوئی نہیں جز خدا پاؤں نہ رکھ سیتا  
 سینہ و دم کہتے اب پیوں میں شکیب  
 حرمِ بانشہ سدا پاؤں نہ رکھ سیتا  
 زخموں سے گچھو رہے علم سے موصیہ  
 پاک ہے سینہ و پاؤں نہ رکھ سیتا

جگہ نہ اتنا شایاؤں نہ رکھ سیتا  
 بھلا بیچے جس خلہ کو سب علیہ  
 کس سے کہوں لہو پھرا پاؤں نہ رکھ سیتا  
 بہر بی و علی کہ نہ جھٹلے تنہی  
 کات نہ میرا گل پاؤں نہ رکھ سیتا

ٹھٹھٹھ سے ہم پادوں نہ رکھ سیتا  
 زاد ہے جس کو سوا پاؤں نہ رکھ سیتا  
 نانا جی ہے مولا بابا عیسیٰ  
 تہہ پہ تہہ میرا پڑا پاؤں نہ رکھ سیتا  
 عورتی لڑنے لگا شہ نے یہ جہم کہ  
 لہائی و ست پاؤں نہ رکھ سیتا

<p>سب بڑی شہنشاہیہ کیا کہتے تھے تو تھا          ہوا کی سبھا صدف پاؤں نہ رکھ سیتا          فوج دیکر          کہتے تھے شہزادہ اکیا مری بھائی کی          کہ جو صدف جہا کیا مری بھائی کی</p>	<p>تیرا دن ہو چکا نہیں سب و فدا          تیرے آقا کا ایک مری بھائی کی          روضہ احمد تھوڑا          آیا تو لیاں گھر گیا کہ نہ سیر ہو          آیا تو حب طلب چھوڑے گھر واپس          اس کی بی بی نے کہا کیا مری بھائی کی</p>	<p>بیتنی کی سب بر ملا اور کہا جو کہنا تھا          بیف نہ تھوڑے سن کیا مری بھائی کی          سبے پیر کی اس اس کا بنایا یہ حال          داہری قوم و فاک مری بھائی کی          چیمہ می تخت عیاں ہم وہ جدا اوریاں          موت کا سب سزا کیا مری بھائی کی</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



<p>اب ہاتھوں میں کوئی بھیجیہ ہاتھوں کو  باقی ہاتھ کی جھٹکیا میری ہاتھ کی  شہ سے کس کس چھوٹیں تیرا سب سے اکیس  سرسو کس کس جہاں لگا کیک میری ہاتھ کی</p>	<p>جیاتی قی زہرا خدا بچہ تو کر لینے سے  میرا لے خدا بچہ تو کر لینے سے  میرا لے خدا بچہ تو کر لینے سے  اس کو برائے خدا بچہ تو کر لینے سے  بے ادا نہ نہ دھری خدا بچہ تو کر لینے سے  اور بیویوں سے دھری خدا بچہ تو کر لینے سے</p>	<p>زخموں سے ہے تیرا ہر قوموت قرین زینہ  پھر تیرے جلدی ہے کیا بچہ تو کر لینے سے  قیب تو کر لے تیرے بچہ تو کر لینے سے  اب کو لے پھر بچہ تو کر لینے سے  پھر لے لے زینہ دھری خدا بچہ تو کر لینے سے  آخری لیک زینہ دھری خدا بچہ تو کر لینے سے</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فصل دیگر

بقی حق با نواز موصوفہ رسول کا  
 نام بی بیوں پر دم کر صدف رسول کا  
 چمکے بسیرا نواز الیحداری علی قاری  
 چمکنا اس سے تو نہ صدف رسول کا  
 بہتر اس سے دگر تو لے کر یہ جان کر  
 ہے رائد و کھیا کا پھر صدف رسول کا

ہے یہ عزیز الوطن اور شہ دامن  
 سینہ سے زانو اٹھ بجدہ تو کر لینے دے  
 پانی نہ تو نے دیا زنجی کیلے بے تحاش  
 لیکن اب سے پیجا بجدہ تو کر لینے دے  
 شہر شہری نے متیں کاٹا سر شاہ دیں  
 اتنی ہی فاجہ بجدہ تو کر لینے دے

کہتی ہوں ہمت نہ رہی میرا چہرہ  
 اور نہ دم بھر چہرہ بجدہ تو کر لینے دے  
 محفل میں ہی ہوں میرا پیر رہا ہوں  
 کہتی ہوں میں اتنا بجدہ تو کر لینے دے  
 اتنی تو جلدی نہ کر کھیت بجدہ تو کر لینے دے  
 بہر شہ لاتی بجدہ تو کر لینے دے

<p>اس نالوں کے جے کچھ کہہ سناں          یوں تاریاں تان کر صدقہ رسول اللہ کا          جسے ابو عبیدہ بن جراح نے لیا تھا جو کچھ          حق کہہ رہے تھے اس کی باتوں کا          کوئی نہیں اس کے بعد رسول اللہ کا          نہ پتا نہ میرا یہ جو صدقہ رسول اللہ کا</p>	<p>اس کا جو درجہ بیادگان احسان ہو گیا          نسبت یہ میری کہ جو صدقہ رسول اللہ کا          یا عبید بن جراح نے لیا تھا جو کچھ          اس شخص سے بعد رسول اللہ کا          جو صدقہ</p>	<p>نہایت عزیز ہے کہ جو صدقہ رسول اللہ کا          یہ کس اوقات کا ہے کہ کچھ کہہ سناں          یہ کہہ سناں کہ کچھ کہہ سناں          یہ کہہ سناں کہ کچھ کہہ سناں          یہ کہہ سناں کہ کچھ کہہ سناں          یہ کہہ سناں کہ کچھ کہہ سناں</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



دینتھی کہتی ہائی بھائی صدقہ بھائی کا  
سے تم کھائے پھر ہی صدقہ بھائی کا  
پانی پلا دے یا نہ بھوکے دے ذرا صحت  
پیدا نہ تھا کم زور تھا کہ صدقہ بھائی کا  
پیدا ہی کہ بھوتے روایاں نی میں دیا گی جان  
چلوئے گا کہ دے ذراں صدقہ بھائی کا

کی قسم کرتا ہے کہ میں پچھو میں سلطان  
کو تم کو یہ کہیں صدقہ رسول پاک کا  
میں تم کو دیکھوں پھر ان کی یہ کہہ دو رسول  
ان کی بہت دفعی صدقہ رسول پاک کا  
چاہا کہ وہ کہ واسطہ شہادت پاک کا  
وہ اپنے بھائی سے اصداد رسول پاک کا

کے لئے ہو نہیں سکتی کہ تم میں سے ایک تم کو چاہے  
 تو یہ چاہے اسی کی گھڑی صدقہ ابریل کا ک  
 آدمیوں میں اتنا جمع کر دے کہ وہ چوبیس سو  
 اب ایک سو اسی صدقہ عام ہو گیا کہ  
 تو بھرتے کہ یہ صدقہ ابریل کا ک

<p>زیبے ہمیں اے بڑے خلعت لاری بڑے کھان          خاق کی دہائی کی میرک دہائی بڑے کھان          بڑے کھان چہ دریا سے پیا کی دینا سے نازے          اس پیا کی سینہ میں کھان کی کھان کی بڑے کھان          پتی پر تاج بیرون میں بڑے کھان کی بڑے کھان          اک دروازہ تھا خلعت سے پوشا کھان کی بڑے کھان</p>	<p>لانا ہمیں بانی ہمیں نہ ہمیں دروازہ بانی          مہلچہ پیا کی بڑے کھان کی بڑے کھان          دلا کی بڑے کھان کی بڑے کھان کی بڑے کھان          خاق سے کھان کی بڑے کھان کی بڑے کھان          ترانہ کی بڑے کھان کی بڑے کھان کی بڑے کھان          اور بھان بھان کی بڑے کھان کی بڑے کھان</p>	<p>بھان بھان کی بڑے کھان کی بڑے کھان          نانا کی بڑے کھان کی بڑے کھان کی بڑے کھان          دیکھو بھان بھان کی بڑے کھان کی بڑے کھان          اک دروازہ کی بڑے کھان کی بڑے کھان          زبان کی بڑے کھان کی بڑے کھان کی بڑے کھان          کس دروازہ کی بڑے کھان کی بڑے کھان</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہمتی با وفادار گشت اجڑ مری  
 کو کھپے آئی بلا گشت اجڑ مری  
 بجو صدا دگر را نونہ ہمت مری  
 غم نہیں یہاں گشت اجڑ مری  
 سیکتے تیب بی بی تو نے تھی نعمت میری  
 کہ مری صحبت درو مانگت اجڑ مری

دھکے مری دل کی دلچسپی کی بھونٹا  
 آج سین سے دوا مانگت اجڑ مری  
 اور پوچھ آئی مری آج پہلے مجھے موت دے  
 دم اسباب تک موانگت اجڑ مری  
 میرا سر کیم دھیم حال ہے میرا سیتھ  
 بہر مری دوری مانگت اجڑ مری

ارکھتے اور سخت و تاج بان کی بھونٹا  
 دل لست آئی دوا مانگت اجڑ مری  
 ہلو کے بی بی کی بہو قید طوری کہ بہو  
 بجھستے یہ بھونٹا مانگت اجڑ مری  
 راز غفلت سے سیکتے بان نہ مانگت اجڑ مری  
 اس نے کی التجا مانگت اجڑ مری





کہ تخت پیمیت ہے ہر سر پر ایک وقت  
 بھول کر تھیں تو کچھ حال کا چن بھائی  
 جس نے لکھا ہے کہ چن کے دیوان وہ خالی گھر  
 تم کو قیام ملے اگر ہے میر عدنان بھائی  
 آئی تھی بجا سوئے ہے جانی بھائی  
 اگر ہے نہ اب ہوئے ہیں اس حال سے  
 کہ چن بھائی

جس تخت کی تھی اک ان کو تھی تھی  
 جب سے نہیں لے کر ہر موم حسن بھائی  
 اجا ہے کچھ بھد و احباب کو تھے  
 حال سے بہن لڑ کر اب سو کھلن بھائی  
 دل دو شقی پر کھلا دو گوش میں کو تھیا  
 وہ ان پر نہیں بڑا بیت چن بھائی

ریزیت ہے کہا دو کر تھی تھی  
 اس بول کے بولے لب پر ترانہ بھائی  
 ہم تھی تھی ہی در در سے تھی بھائی  
 یاں آپ ہی کمر دے لگے وہ چن بھائی  
 میر سے یہ سر تو رت میں گم کیا چھوٹے  
 ہمراہ تھی یہ لے لیا رت و حق بھائی

زینب کا حق تمام محنت ہی ہے حسین تشرب  
 صدمہ ہمارے بولہاں کی ہے حسین تشرب  
 مت ہے نام نختہ کی تم حسین جلاور  
 دیا بھرا بہت رہا پانی شہ پر کم کو لا  
 پیلائی گئے ام حشر تن ہی ہے حسین تشرب

ابن ام کو جاتی ہو میں فی ثانی کہ کرم  
 حافظ ہمارا ذرا منقہ ہے حسین تشرب  
 پھر دروضہ یہ نالہ کے یہ جا کر شاہ کی اپنی  
 لوٹا گیا میرا بہن ہی ہے حسین تشرب  
 جرنی پر جاؤں گی زیا دیر کر اؤل کی  
 دانا پر ایسے بے کفن ہے حسین تشرب

پھر قرآن کی جا کر میں کروں گی تیرا  
 مارا گیا گلہاں میں ہے حسین تشرب  
 ہم اہمیت مہلے قید کی ہے حسین تشرب  
 کیا کر سکتے ہیں ورنہ ہے حسین تشرب  
 مجھ میں نہ چار دہی ٹھوس کی ہے حسین تشرب  
 محمد ق کا جو کر عین ہی ہے حسین تشرب

جہاں ترا مہر جلاں بھلائی مر اس کھلا  
 پہاڑی عریاں بدن لائے حسینؑ غریب  
 پیاس کا صدمہ اہل چھتر زبان کی کس  
 فاجر کے کم سخن لائے حسینؑ غریب  
 سیتہ پہ محرمیں حلق پہ سیتہ کس  
 چھتر پہ سیتہ و حق لائے حسینؑ غریب

پین لفظ ایک تہم غصہ و اندیشہ  
 دن لہوئے پختہ لائے حسینؑ غریب  
 آستہ کر گن ریل گلوں دینؑ غریب  
 نارب خیر حق لائے حسینؑ غریب  
 قحط ال حسرم مالک لوں و تم  
 عزیزین و زمن لائے حسینؑ غریب

کہتی تھی زینبؑ میری لاش تیرے درم کھوئی  
 جسک غریب جیل و حق لائے حسینؑ غریب  
 فوج دیکر  
 کہتی تھی لشکر لائے حسینؑ غریب  
 بکفن دیے وطن لائے حسینؑ غریب

سر پہ ٹامہ نہیں جمیں جاہر نہیں  
 خاک سے تاب نہیں پکارن ہائے حسرت نہیں  
 لا مشوا فوات شام رون ہائے حسرت نہیں  
 بھوکو لکھنے کفن ہائے حسرت نہیں تمام  
 بھائی کی بیوہ تیر بھائی کا بیوہ تیر  
 شوق میں تیر سداست ہائے حسرت نہیں تیر

دیکھو تو زہرا کے لال کھوسے ہیں دل بیاں  
 تواری میں یوں سینہ زن آئے حسین غریب  
 آہیں کس سے پاؤں کس کی پائیں ہور ہوں  
 تن ہوسے پیچھے ہائے حسین عواریب

فقطہ دیگر

علی تھکا مر نہ میں بیہا صخر کا باور گیا  
 ویراں میریم ہومیا صخر کا باور گیا  
 قومی باجم چو ہا پیکو چلے پارسا  
 اندوں کا ایدہ قاف صخر کا باور گیا  
 دیکھو وہ حیدر کلمہ سر ہائے حسرت گیا  
 اور سے ہوسے شال خوا صخر کا باور گیا

<p>ظلی شیں سبقت لے بیٹھے ہیں کھو زنی بہن ایک ایک کا صخرہ جا با مگر بڑے بہن اس قول سے تپے ہیں خوش اس کے پہلے اک کلاں ردھن جا با مگر قلم ہے تھکا مٹکا مٹکا جا با مگر قلم میں پھر لڑے پھر صخرہ جا با مگر</p>	<p>ادب و ادب کے گھر پر پڑے پڑے جو نہیں رکھ ہوئی ہے ایک بے صخرہ جا با مگر گھر کے کھلے حالت کی بری خبروں کو ہرگز نہیں دھینے کا صخرہ جا با مگر صخرہ چاری رت کی لبت تیلہ دو کو یہ غی کا کیر جا بجا صخرہ جا با مگر</p>	<p>کیسے علم توں ہوا اندوں کا کب قافہ مگر یہ کہیں ہے تکررہ صخرہ جا با مگر یہ ان سے اس روز دین کیوں ہائی فتن چہ چھاپے گم گھر ہو جا صخرہ جا با مگر سنہ پیر کر کیا کہتی ہو مچھوڑوں کی کہتے کوئی یوں بھلا صخرہ جا با مگر</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>صغر اوقیر انام ہے پھر کیسے چھوڑ دے          کتنی ہے رب خلق خدا صغیر کا باور          ہے جس نے تیرے تئیں ہم سب کی تیریں          یوں ہیں چین سے عالم رہا صغیر کا باور</p>	<p>پیت تری گم در زین علی ظلم کی شہرہ کی شہرہ          دشمن ہو ایک یہ تراشے پیر کی شہرہ          بھی نہ دینیں تم کو جو کھا تو اس مارا تھے پیر          کھانا نہ کی تھی نہ بے بھی تم ذرا رہا تھے پیر          کیا خلق یہ شہرہ تیرے تھیں کی شہرہ          سب شہرہ کی کو جو ہیں کیا کی شہرہ</p>	<p>اے کئے انمول جوان ہوئی کہ پھر نہ کھانا          خدا ہو جو متکل تم تر از ہر سب کی شہرہ          کہ تیرا تم سب کو کھا دے یہ پیر کی شہرہ          سر نہ پھر یو نہیں سہم تری شہرہ          کہ بھوک میں کی تھیں یہ تیرے شہرہ          تیرے بواستیں بھی حال پیر کی شہرہ</p>
<p>پیت تری گم در زین علی ظلم کی شہرہ کی شہرہ          دشمن ہو ایک یہ تراشے پیر کی شہرہ          بھی نہ دینیں تم کو جو کھا تو اس مارا تھے پیر          کھانا نہ کی تھی نہ بے بھی تم ذرا رہا تھے پیر          کیا خلق یہ شہرہ تیرے تھیں کی شہرہ          سب شہرہ کی کو جو ہیں کیا کی شہرہ</p>	<p>اے کئے انمول جوان ہوئی کہ پھر نہ کھانا          خدا ہو جو متکل تم تر از ہر سب کی شہرہ          کہ تیرا تم سب کو کھا دے یہ پیر کی شہرہ          سر نہ پھر یو نہیں سہم تری شہرہ          کہ بھوک میں کی تھیں یہ تیرے شہرہ          تیرے بواستیں بھی حال پیر کی شہرہ</p>	<p>پیت تری گم در زین علی ظلم کی شہرہ کی شہرہ          دشمن ہو ایک یہ تراشے پیر کی شہرہ          بھی نہ دینیں تم کو جو کھا تو اس مارا تھے پیر          کھانا نہ کی تھی نہ بے بھی تم ذرا رہا تھے پیر          کیا خلق یہ شہرہ تیرے تھیں کی شہرہ          سب شہرہ کی کو جو ہیں کیا کی شہرہ</p>

فوت دیگہ

جی رہا کی کہ قحطی از غم بماند و آری  
 چو شکر قند بر دودار می جلا شد و آری  
 پندار شد بپای کز قمار اندک میسر کا کھو  
 پیوں کیا کہ بے بتا دودار می جلا شد و آری  
 سے غریب وطن بھائی اجاموں کی بجائے  
 چھانکھانکھائی ساری بیجا ہوئی و آری

چلا پیوں شکر تیرا تو علی میرزا کی بیعت  
 جانیں گے اترے میرا ہر گھم لڑنے کی  
 دل کے ترانے سے یہ ہے میرا ہر گھم لڑنے کی  
 بختا کی کہ قحطی سے شکر لڑنے کی  
 فوج دیگ

جس ملک پہ لڑتے رہے قحطی و آری  
 تارک تری چھائی میرا ہر گھم لڑنے کی  
 است پہ خدا کر دیا ناکی یہ لڑنے کی  
 بختا کے میرا ہر گھم لڑنے کی  
 عاشق علی میرا ہر گھم لڑنے کی  
 کا نشانہ ہے قحطی و آری  
 فوج دیگ

لے دے عینا مال جائے عینا  
 کس منہ سے بہن ہوئے دل جائے عینا  
 دوسلم کہ بھدری سے بھدری  
 بھدری حری اونٹ نہ کھوئے حسینا  
 بھاس کہ بھجا و کم فراشوں سے کہہ کہ  
 پیرہ سے کی قتاس حری دکوائے عینا

سیکل پشت پٹیل کھاکم کھانے  
 افرق بند تیریل غوری بیجا بہن رہنے  
 اسکھری ملاکھوں کی میں لم تھوڑے کچھ غلی تھاک  
 بہت عیدر یہ عیدر پکار دی بیجا بہن رہنے  
 درود کی بہت ہوں مثالی لاشیں لاشیں  
 تم سے کھنکھن پکھن ہوں اذری بیجا بہن رہنے

راہ تیرے بھائی بدقت کہ بھانپ کر کھانے  
 پھر کر اسطرت کو سواد ی بیجا بہن رہنے  
 سال بھرتک وہی کی پر اثر لا مر رہے لے لار  
 کی خدا سے پھر بہت براری بیجا بہن رہنے  
 بھائی بھروسہ کی کوئی علم اور بھواری کے کہے  
 اب یہ عالم ہے تو یہ کاری بیجا بہن رہنے



ابر کو ہمداد کہ دراز ختام کے یازد  
 ط میں بچان کے بھلائے جیتا  
 دستور خلا منزل پر تروائے تھوڑا  
 اب کوں بچان کے ابروائے سینا  
 کہ یہ نہیں سامان قوافل سے دای  
 حق کہے بہن کیو نہ شرمائے سینا

مجر بھولوں کی گریہ طی جیت  
 طاہت میں تہاری نہ خل اسے جیت  
 بسہول پہلے دیکھا اب جانا دہا  
 کیا تازہ بلا مس پرے لائے سینا  
 عورت کیس کی تھی سب بھائیوں میں  
 یہ طعن میں سننے کو ہی اے سینا

ان بانو کو بکریں تھیں کہ پائیں بھول  
 پہلے کو اگر خلق خدا کے سینا  
 سب تو ہمیں پڑھے کو فاطمہ صغرا  
 بچکے یمن کیا اے بھولے سینا  
 یہ آرزو ہے بیت کہ ان اکھوں کی دور  
 اس اجڑے ہونے کو نہ دکھلا سینا

<p>کس ہنست کہوں پاؤں میں کن دہلیز  سہیل کی گلا تھ سے کھائے حسرت  کہلے کے میں ڈاکر حلال ہوا  ان باتوں کو درد کیاں پھیلا حسرت  لو حیرت دیکھ</p>	<p>بہ جان حسرت ہے جان حسرت  بہر تری اس سبب کے ترانہ حسرت  ہر ترسے اس خون بھر چاہے کے دہلیز  کس بھی دیا میں سے وی جان حسرت  میں دھوئی لاش کو اس کی ہون حسرت  اسی ہوں جنہاں سے مر مر جان حسرت</p>	<p>یا تو ترا سہیل خاک پہ سہیل کی رقت  حق زلفوں میں کھائی یہ مر جان حسرت  وہ زلفوں میں کھائی یہ مر جان حسرت  وہ زلفوں میں کھائی یہ مر جان حسرت  اس تہ پہ گئے یہ تہوں کے بلکان حسرت</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

امانی تھی بہت علی بھائی اور افضل علی  
 مست کاٹ سر تم شریفی بھائی اور افضل علی  
 عباس علی خانی ہم کر لے سوسے ہو کیا اور اس  
 پھر علی بھائی پر پھر علی بھائی اور افضل علی  
 سہا کر بوق نام اچھوٹوں و چھوٹوں  
 مومن مدد کلے ہی بھائی اور افضل علی

تم نے تو دنیا سروری بغل راہ حق میں  
 کوئے چلیں نہیں سرور ایمان حسین  
 تھیمہ کو بھینوں نے تھسے اس لگاؤ  
 کچھ کھوکھو نہ زور اس کے کیا دھیان حسین  
 شہرت کی بھی عزت کے تمہیں حلقی ہو حال  
 تم ہو مودین اور مے ایمان حسین

تھیمہ نہیں بہت نہیں ہے خاک کچھو نا  
 سوسے ہو پر سہا سہا سہا سہا سہا  
 کہ نہ تری صورت یہ ہو میں ہو دباؤ  
 ہسلا تا نہ تھا کیا وہ سلمان حسین  
 تم اس گئے درشت بلایں مے پیا اس  
 بچے ہوئے اس میں میں پریشان حسین

تو ایک واقعا دیکھیں تو تم کو کتنی شرم آئے گی  
جاکر پھر لاؤ کوئی جھبائی مرغلوم  
سبب نہیں اتنا کہ کوئی جو بات بھی سن کر  
کس وقت سے ہنوں کہہ رہی ہے مرغلوم  
سے خفا کہ ہر روز مرغلوم کی مرغلوم  
پارہ نہیں مرا کہ مرغلوم کی مرغلوم  
پا

پیارے سیکھ لالہ کی سبب سے تازہ کی  
بن باپ کی بوجھ کی مرغلوم  
سے تم کو تازہ ہے یہ کیا مرغلوم  
مست پیو پیو پیو پیو پیو پیو  
سینہ پر رکھتے تھے کہ مرغلوم  
عابدی یہ دروغی جھبائی مرغلوم  
پا

بوسہ کی پہلے مرغلوم کے خیر مرغلوم  
ست نہ کر دو دینی جھبائی مرغلوم  
اس کی خوبی دیکھو تو زخم سے مرغلوم  
کڑی ہے صبر و تقویٰ جھبائی مرغلوم  
کس حال میں ہو کر مرغلوم  
ان علی سبط جھبائی مرغلوم  
پا

لا شکر ہے تو سارے دوسے نہیں  
 اس بات سے بے خبر ہوں تا چار برادر  
 تائیریت نہ کر کھلاؤں گی منہ جہا کے چہ نہیں  
 میں فنا میں صحت کو تو زہنہ د برادر  
 یہ وقت صہیت کہے اندرون کی تہرہ  
 اے پائی دھے خیمہ میں کفار برادر

ہمیشہ کہتی رہی بھائی مراد مظہر  
 کھنکھانا دہ جیس کا کھانا شہزاد  
 غم قرار برادر  
 لے زینت یکس کے مدد گار برادر  
 لے زینت یکس کے مدد گار برادر

زنجی بڑا در بے سبب کی بی بی بڑا چکر  
 کر ہم اس پلاس گھڑی بھائی مراد مظہر  
 زکریا خواہش کہ تجھے چار دیر میرا کر  
 مست کاٹ گردن بھائی کی بھائی مراد مظہر  
 باکی کیونے کے ہاں حاضر نہیں وہ بھی سہا کر  
 پوچھو اڑسا ایذا دہی بھائی مراد مظہر

پچھلے پاس بیعتیں کو نہیں آتی تھی  
جسے یہی لے آئے اب سب ہاں آتی تھی  
بچاؤ کے پاؤں میں پٹی پٹیاں ہوتی  
گردن میں پٹیاں گرا کر بننا دیتی  
دو تیا بھی لاشہ کو لٹکا دیتا  
کیا تم کو بھی تختہ لٹکا دیتا  
دے دیتا دے دیتا

میں جاتی ہوں اتنا ہی نہیں کہانی  
تو مجھ کو کہو اور وہ یہ اسرارِ برادر  
اصغر کی کہتی رہی وہ بہت پیر الہ  
خلاق ترے نہایت کا مددگار برادر

باقیہ ہو کر کہا تم کہ سہا تہیں  
 قہم نہ کہتہ سہا تہیں  
 گھوڑوں سے رو نہ لگایا یہ ماجرا  
 پیدار ہوا حضرت امام حسنؑ کو یہ نہ تھیں  
 پیر تہہ لگا تم کہ سہا تہیں

کہتی تھی رو رو بخت باز نہ تھکا  
 اب نہیں کوئی رہا میرا سدا نہ تھکا  
 (عجیب دیکھو)  
 کہتی رہا میرا نہ تھکا  
 میں تو نہ تھی خدا کا لڑائی میری جتنی ہی کو اچھا

علامہ عجیب کو اس کے تئ زار کو  
 نہ سب دولہے غلام میرا سدا نہ تھکا  
 دھوپ میں تیرا بدن جس کو نہ تو رو کہن  
 غس نہ جھکو ملا میرا سدا نہ تھکا  
 کہنے میں فریاد ہم دیکھتے تھیں  
 ہمہ پہ یہ ماجرا میرا سدا نہ تھکا

تو کیا دوران گم چھپاتی تھیں دلیدر  
 کتنی چلی یہ ہوا میرا سدا نہ تھکا  
 بھائی بیٹھے ہوئے سدا نہ تھکا  
 مرزا پر نہ پڑھا میرا سدا نہ تھکا  
 داء فتنے کے وارفتہ میں بے  
 چھوڑا میں وا داء میرا سدا نہ تھکا

محبوبت کی ہر لحاظ تھمیر چلی ڈالا  
کو کھو میری کیا رب جہاں میری تیری بھی  
چھٹ بھوڑا کہ سسپاں دن کو بیکچر دیا  
دادلو نیکی دیا الائی میری تیری بھی کو بھارا  
پے پے پہلے دریا بہت پامال کیا  
کرے پاکی کے سب نہائی میری تیری بھی کو بھارا

میں نہ دیکھی کی رحمت الائی میری تیری  
کیا رحمت کی بھی رحمت الائی میری تیری  
بتو تھنڈی کی بھی رحمت الائی میری تیری  
جھ سے جھ کو تھنڈی رحمت الائی میری تیری  
لوڑی کی مال تھنڈی رحمت الائی میری تیری  
خاک کی رحمت الائی میری تیری بھی کو بھارا

کیمائی کی کہ لا قدر وہی نام اسلمی  
قدوس نے بھی میری بھلائی میری تیری بھی  
سے تیری کھار در غنیمت کا نام کو بھارا  
کتنی ان کی دعا دعا میری تیری بھی کو بھارا  
قبر و گھر



زمین سے لے کر آسمان تک ہر ایک کے ہر ایک  
 جہاں پہنچے گا وہاں پہنچے گا ہر ایک کے ہر ایک  
 سے ہونے والے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک  
 سے لے کر آسمان تک ہر ایک کے ہر ایک  
 کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک  
 کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک  
 کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک  
 کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک

زمین سے لے کر آسمان تک ہر ایک کے ہر ایک  
 جہاں پہنچے گا وہاں پہنچے گا ہر ایک کے ہر ایک  
 سے ہونے والے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک  
 سے لے کر آسمان تک ہر ایک کے ہر ایک  
 کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک  
 کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک  
 کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک  
 کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک

زمین سے لے کر آسمان تک ہر ایک کے ہر ایک  
 جہاں پہنچے گا وہاں پہنچے گا ہر ایک کے ہر ایک  
 سے ہونے والے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک  
 سے لے کر آسمان تک ہر ایک کے ہر ایک  
 کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک  
 کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک  
 کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک  
 کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک کے ہر ایک

زینب بیگم کی طبیعت باور لاشہ فرزند فرزند فرزند  
 ابابہ و مومنی اس کے دو لگا لگا ہو جاتا  
 زینب بیگم کے  
 زینب بیگم کے  
 کیا ان کے گھر کی مکی سید کو بھائی

مظلوم شہر میں قیام کر لیا ہوا گھر  
 کے لئے کچھ بھائی کے خدا کی پناہ میں  
 خوشی کی تملک اور کفر کے لئے دریا کے کنار  
 زینب بیگم کے لئے وہ قریب تھا کہ پناہ میں  
 حلقہ کی مری ابھی لگا کر لیا گیا تھا

لاشہ بیگم کا لاشہ بیگم کا لاشہ بیگم کا  
 لاشہ بیگم کا لاشہ بیگم کا لاشہ بیگم کا  
 لاشہ بیگم کا لاشہ بیگم کا لاشہ بیگم کا  
 لاشہ بیگم کا لاشہ بیگم کا لاشہ بیگم کا  
 لاشہ بیگم کا لاشہ بیگم کا لاشہ بیگم کا

کلام تمنا شد که متی حق پیداست چه حکم  
 بجان کزین را کی دریا کی ترش میرسد بجان  
 پھر درو دیکه یوں کہنے کی اسے شوالا کی نظم ترا  
 پانی کے بجلی لاسنے کی یاد پڑی تھی میرا سا بہا  
 اچھو نہ تیرا ہو نہ تو فنا کمال بس شمشیر  
 کہ تم کے ہوجا کی سب گھر کی صفائی یہاں

کس کا پتہ چاہتے ہیں ان کو اور تم کو قید  
 سے کس غلام کو نہیں ان کے دوا کی میرا بہا  
 ایک کو قفس کی دیوار کی نہ نکلے سدا میرا  
 تم نے پھیل دیکھ موت نہ ان کی میرا  
 جب رسد کی شہ قادیان پکارے میرا  
 ان کی دھاتی ہو مگر دھاتی میرا

پھر کھانے کی دیوار کی شہ پکارے میرا  
 تھوڑی سی قسمت کی بلبل میرا سا بہا  
 آج کے بچے کی کوئی آواز کی نہیں تواری  
 آج کے بچے کی بھی ایسی ہی تھی میرا  
 وقت دیکھ

زینب! کہا سرور کی سب زینب میری نوا توں کو  
 جنتوں میں جنتوں میں جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں

اب جنتوں میں جنتوں میں جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں

میرا جنتوں میں جنتوں میں جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں  
 بس بیباک لوگ کی جنتوں میں جنتوں میں

فنا نہیں میرے منتظر خیر یل میں صبح سے  
 جہاں ہوں بوقت کی رضا تو تم ہر جا تو اودا  
 جہاں ہوں میں تو میرے کو سوچنا تمہیں بجا کو  
 ہر جہاں تمہارے خدا تو تمہارا جا کو  
 اشراف قیامت ہوگی رو کر کہ شہید  
 جس دم بیدار ہو جا تو تم ہر جا تو اودا

بجا میں فنا تو ہم کو اگر سوچو جس فکر کو  
 پہلا ہے جینا مرالہ ہے تم ہر جا تو اودا  
 تو تیری عزت تو کیا بوقت میں درو کے  
 اب میں ہوں درو تمہارا تمہارا تو اودا  
 رو کو نہ پہچانے دو اب وقت بل میں سکھ  
 ہم کو لاتی ہے فنا تو تم ہر جا تو اودا

تجھے جسے بہت عطف ہے تو تمہارا تو اودا  
 نیکی میں میرے کو چلا تو تمہارا تو اودا  
 غلطی میں ہو تو ارضا ہم نے کیا ناہ ہے وہ  
 دھڑکا برابر ایک تو تمہارا تو اودا  
 دست ہمیں جد کے پھر گزرتے گزرتے تو اودا  
 سہروں کا میں راہ خدا تو تمہارا تو اودا



<p>اے بخت میں کیا کیا ہے          کہتے تھے تیرا کہلا ہے          یہ تیرا دل</p>	<p>نہیں دیکھ          کہتے تھے تیرا کہلا ہے          یہ تیرا دل</p>
<p>شہنشاہ کی جان نہ بیتی کہ تو          بیا کو مرگ نہ رہا          پانی پیر فانی نہ رہا          جس وقت مر گیا تو          کہیں روئی ہواں پیر نہ رہا</p>	<p>دل کہیں کے اطفال سے بھلا دیکھ          کہیں روئی ہواں پیر نہ رہا          کہیں روئی ہواں پیر نہ رہا</p>
<p>بھول آس میں نہ رہا          تو روئے کہ لب غلام          در سے بے دشمن کہیں          قور با لیاں تم کا فون کی          میں تو نہیں تھے کچھ لوگ</p>	<p>اب تم کوں بیتاب کو سمجھا دیکھ          میں تو نہیں تھے کچھ لوگ          اب تم کوں بیتاب کو سمجھا دیکھ</p>

جیری بنود در بحر و ادق و ادق و ادق  
 بگو نام اس سے پیش و کم لو آں احمد الو داس  
 جواد تم مست مطلقا مالک با کی رب و امن  
 کر جی ایں گے مدد و غم لو آں احمد الو داس  
 سی سے گو باز بندھیں دین و دنیا کی چھین  
 ہو نامہ گزشتہ غم لو آں احمد الو داس

رہنے لے لے مثلاً غم لو آں احمد الو داس  
 جاتے ہیں بصرے کو غم لو آں احمد الو داس  
 اتی نہیں بہت میں بگو دھیت کچھ کریں  
 در مش ہے راہ طرد غم لو آں احمد الو داس  
 معلوم ہے سب واقعوں کو پھر پھر پھر پھر  
 ہوں گے بڑے غم و غم لو آں احمد الو داس

میں کہتا تھا کہ بھڑکے تو اگت میری  
 ایسے نہ ہو ایک روز کی بھڑکے  
 کہہ جید غلام اپنے تئیں کو کہیں آقا  
 اب کہ وہ لاہر سے لو آں احمد الو داس

فوج دیکھ



مگر در صفت اسماء کرنا نہ سب کو است  
 بل وید اگر اکھوں سم لو اس کی محال و اس  
 ملت و جنت میں جہاں جانت پھر بلا سہرا  
 بل وید نیزہ پر علم لو اس کی محال و اس  
 حضرت یونس کی دوں ایک ہر تیرہ محال  
 حاق رکھے فقہ و کم لو اس کی محال و اس

پیر نے نہیں کیا اس کی تیرہ محال و اس  
 ہوتا کی جانت بلا جو علم تیرہ محال و اس  
 تیرہ و سنا روز اول سے بل وید اس کی تیرہ  
 خصوص اس کے لئے و سنا و سنا کی تیرہ  
 بل وید اس کے لئے و سنا و سنا کی تیرہ  
 سنا و سنا کی تیرہ و سنا و سنا کی تیرہ  
 سنا و سنا کی تیرہ و سنا و سنا کی تیرہ

نقشہ در اس کے لئے و سنا و سنا کی تیرہ  
 اس کے لئے و سنا و سنا کی تیرہ  
 سنا و سنا کی تیرہ و سنا و سنا کی تیرہ  
 سنا و سنا کی تیرہ و سنا و سنا کی تیرہ  
 سنا و سنا کی تیرہ و سنا و سنا کی تیرہ  
 سنا و سنا کی تیرہ و سنا و سنا کی تیرہ

ہر کوئی میری لئے مانگیں گے  
 ہر جہاں سے یہ تو رہنا قافلہ ہر جہاں سے  
 دوسرے جگہ نہیں میدان کو جہاں سے  
 رتہ کھول جائے میری تیرے چہرے پر  
 پیرے پانی تیرے پیرے پانی سے  
 اٹھارہ پانی قافلہ میں لاؤں تیرے چہرے پر

دنیا میں یہ کلمہ میری پرتوں پر  
 پڑ جائے حسنِ ربابِ شکر و شکر  
 کا دس سہارے کی جگہ میں لائے  
 دفترِ کون و دم کا مجھے نہیں  
 خاصہ خدا کی یہ فرائض دے  
 انجان میں جیسے ہوں اگر اک کلمہ

شہنشاہ ہر مرنے کے لئے جہاں میں  
 اور وعدہ حلفی کو بچا لائے  
 جو ظلم ہوں سب کہنا نہ کرنا بھی  
 یہ ایک دعوتِ تمہیں کر جہاں میں  
 دوسرا جگہ دیکھ لوں غم کی دنیا  
 ہم آخری دیوار یہ دیکھ لائے

<p>لو حافظ و نام ہے خداوند تعالیٰ ظاہر ہے اب تم نے کچھ ڈرا ہے تمہاری اب تم سے ہوا ہے بڑا سب محنت اہل اتنے کے ہوا ہے تمہیں کہہ رہے ہیں نہایت اس بہت عاصی کی شفاعت کیلئے صرف ہم اراہ خدا میں لگا کھاتے ہیں نہایت</p>	<p>جس میں ہو اہل نامہ سکندر کو بیماری ہم تم کو اس بیماری کو ہوا ہے نہایت راق کی سفارش کر دہے کہ نہایت اس بندہ عاصی کو بھی بخشا ہے نہایت فوسلے</p>	<p>سیرت کے مشعل و نامہ تھیں بن قاسم کے نشان کو لو تھیں کے ہوا ہے نہایت سیرت کے ہوا ہے نہایت یہاں کے ہوا ہے نہایت یہاں کے ہوا ہے نہایت یہاں کے ہوا ہے نہایت یہاں کے ہوا ہے نہایت یہاں کے ہوا ہے نہایت</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



باران کی کشت میں ملے ہوئے  
 اے شائے بہتر ہے کہ در کی گرائی میں نہ پڑے  
 بحر و صحرا میں صفا ان کے چھوئے گئے کہ ظلم و جفا  
 اٹھادے گا دیکھی بڑا بڑا صفائی میں نہ نڈھال  
 غمگین میں بہاؤ پائی گئی سحر ہے یہ فوج کو  
 ہاں ہاں سے اترتے ہیں ہاں ہاں سے اترتے ہیں

اول تو بڑا بول دیتی وہ کمر ہزینہ درستی  
 باد کی طرح دشمنوں کی فن پرچہ پائی ہوئی ہوئی  
 دیکھ دو روزہ نہ مرنے مرنے بھر کے نصیبت اس قدر  
 کہ چاہو کچھ لا لیا وہ کچھ کچھ کچھ کچھ  
 نہایت جاہت ہے سمجھتے ہیں کہ میں نے دیکھی  
 میرا کہ جہاں نہیں کی گئی اور ان میں نہ پڑے

چلائی تیرے خالق کی جان میں نہ  
 کہ واسطے تیرے سوا ہی ہو نہ لگا میں نہ لگا  
 کہ تجھ کی ایک لک بیک لک ہو نہ لگا میں نہ لگا  
 جب تم بھی گھر نہ لگے ہو نہ لگا میں نہ لگا  
 تو ان میں ایک ہی نصیبت میں نہ لگا میں نہ لگا  
 سہیں نظر ہے یہاں درستی میں نہ لگا میں نہ لگا

بوسہ شکر و بر بھائی میں چھایا ہوں  
 کیا تجھے دونوں سر بھائی میں چھایا ہوں  
 اس کا وضو ملے گا وہ اسے ان بحر شکر  
 پانی نہیں دل و زبانی میں چھایا ہوں  
 خشت ہوئی پاؤں و راجے سے مدام اب  
 جب سے ہوئی بہتر بھائی میں چھایا ہوں

بنی سیکڑ کی اہل کافروں کی پناہ میں  
 سے وہ اسٹان کر بھائی میں چھایا ہوں  
 چھ درخشاں عورتیں بھائی میں چھایا ہوں  
 لاول دی سے اگر بھائی میں چھایا ہوں  
 ارشد میں خفاک و فخر میں پیہر کفار  
 چھایا بالائے سر بھائی میں چھایا ہوں

تیرا دن ہو پکا بنے اب و غدا  
 گر ہے سب گھوکا گھوکا بھائی میں چھایا ہوں  
 ہر گز ہر گز نہ کہے کہ ہے در  
 جھوٹا اب تو سر بھائی میں چھایا ہوں  
 پھینک کے دتا اور دیا میں نامہ  
 شے کی دشا و بھائی میں چھایا ہوں

<p>موتے کہا اگر شہر تو اچھو نہ دنا یہ کہنا          پہلے مری اک جھلک کے بس لانا یہ کہنا          کہ تو تھی اور سب پہلے کی بھی تھی یہ کہنا          کہ تو تھی اور سب پہلے کی بھی تھی یہ کہنا          کہ تو تھی اور سب پہلے کی بھی تھی یہ کہنا          کہ تو تھی اور سب پہلے کی بھی تھی یہ کہنا          کہ تو تھی اور سب پہلے کی بھی تھی یہ کہنا          کہ تو تھی اور سب پہلے کی بھی تھی یہ کہنا</p>	<p>وہ ظلم تو ہے مجھ پر تو بون کی پر ہے مجھ پر          روح ہے کھلا ہے میں بھلا کہے کہا یہ کہنا          جا رہی تھی ایک موت کی کروٹ کا یہ کہنا          پر ظلم ہے اس دست میرے کیا نہ کہنا          صغیر کا ترقی و ترقی کا سفر ہی یہ کہنا          اعلان کر لیں سو بھی تیرا ملک تیرے یہ کہنا          اعلان کر لیں سو بھی تیرا ملک تیرے یہ کہنا</p>	<p>مگر آپ کے زنا کو دل کے شیشے پر          لکھو کہ ہستے کا تھلا دھلا یہ کہنا          ارشاد ہو تھا باب میں مجھ پر سنا          استغناء سے یہ کھلایا تو بے دانا یہ کہنا          فطریہ کو</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نہے نہتے کیا پانی پلا دے ہے  
 ہے مرا سوکھ کھل پانی پلا دے ہے  
 پیسے کلمت سرکار نہ ہے خیر ہے  
 ہوتا ہے صد سو پانی پلا دے  
 نہ می کرتا نہیں نہ کو کرے ہے  
 پہلے براے خدا پانی پلا دے ہے

پڑوں کا نہ خیرت ہوگی ادبیت ہے  
 ان سے میرا کہ پانی پلا دے ہے  
 پیسے کو جلتا ہے دل ہوتا نہیں تو حق  
 کرتا ہے یہ ظلم کیا پانی پلا دے ہے  
 شک ہو میرا کھانہ نہ ہو خیر تر  
 ہو دیکھا اس لہر پانی پلا دے ہے

کھڑے ہو ایک لکنا کھتو دارو سیاہ  
 لہے میں ہوں بے نظار پانی پلا دے ہے  
 کوئی ہوں لے بد کہ نہیں بھگتو ہے  
 سوخت کے دل میں ذرا پانی پلا دے ہے  
 پہلے مرتا ہوں میں ہی سے گذرتا ہو جس  
 نور غلام ہے سو پانی پلا دے ہے



میرے ظالم اگر پیسے کو مستحق  
 اتی بھی ست کر دیا پانی پلاس  
 پیسے ہوں بھروسہ کر تو محکم  
 رحم کرے بھائی پانی پلاس  
 فاعلوں سے مری باب سے نصرت علی  
 بدعتیوں سے نصرت علی پانی پلاس

میرے پیسے تو بھاری دے رہا ہو  
 اس کا نہیں کچھ گلاب پانی پلاس  
 جس کی قدرت ہیں اس کے کی طاقت ہیں  
 اب تو ہوں بے دست و پا پانی پلاس  
 ایسے ہی ہے زباں جان بحق ہو کر  
 وعدہ میرا بھرا پانی پلاس

اگر کے قابل ہوں میں پانی کا ساق میں  
 دیکھ دو دست شاپانی پلاس  
 گناہ سب سے سوئے لہو کی پلاس  
 جو کروں نہ کی پانی پلاس  
 پیاس سے بھرتی ہوں حال کے میرا زبوں  
 جلتے سے میرا پانی پلاس

<p>دنیٰ تھی اسی بڑی بڑی کہتے تھے جہم لول          دے شکر کا پانی پائے دے</p>	<p>فقدیر کی          شاہ جازی          سید غازی دایلا</p>
<p>بجہ حق منازکی کر کوئی          شاہ کی کھتاڑے سہیلی ہو ائی</p>	<p>شاہ کی کھتاڑے سہیلی ہو ائی          شاہ کی کھتاڑے سہیلی ہو ائی</p>
<p>ہتے تھے دست درازی و ایل          بھوکا پیاسا سر کوئی دایلا</p>	<p>وقت فلک ہو شہر سے کرتا          روپاہ پازی دایلا</p>

لے تو رخصت ہو کر چلا گیا  
 اس کی بے خبری پریشان  
 کیا ہوئی اس کی بے خبری  
 سنا کر اس کی بے خبری  
 میں دیکھ کر اس کی بے خبری  
 رہ گیا اس کی بے خبری  
 اس کی بے خبری پریشان

ہر طرف سے اس کی بے خبری  
 زینت کہاں لکھ کر اس کی بے خبری  
 زندہ رہا اس کی بے خبری  
 بھوکے پیٹ پر اس کی بے خبری  
 کیا اس کی بے خبری پریشان  
 اس کی بے خبری پریشان

اس کی بے خبری پریشان  
 کہ خبر کیا قوس خدا کی تم اس کی بے خبری  
 اس وقت تراب و ستاروں پر اس کی بے خبری  
 جاکر تو اس کی بے خبری پریشان  
 کہ خبر کیا قوس خدا کی تم اس کی بے خبری  
 اس کی بے خبری پریشان

<p>زینب نے کہا میرے شوہر کے اپنے شہر          رستے میں پہلا دور در دور ایک پہاڑ تھا          جس پر بی بی جلالہ عیسیٰ کی قبر تھی          عابد کا گلا طوق سن کی بات یہ سب          خدا کو دکھانا اور ان کو کلمہ متکلم          میرے بیوی بچوں کو بھی غلام نے دیکھا          پھر میرے شوہر کے غلام نے دیکھا</p>	<p>پہاڑ پر لڑتے تھے جسے ایک جھیل کا          کھنڈی کہا کرتے تھے اور وہاں پہاڑ          پہاڑ کی اوٹوں کی دروازہ دیکھنا تھا          کراچی علی اصغر شہر میں چلنے کے لیے          تیروں کی چھدا رکھا تھا خالی دیکھنا          بے لخت دیکھنا دیکھنا دیکھنا          اس شکل سے ایسا ہے کہ ان کی خدا کے</p>	<p>علی بی بی کہتے تھے حرم لا مہر شوہر کے          ہم شام یہاں تھیں اس کو پہاڑ دیکھنا          فوج دیکھنا          لے رہا تھا زماں عادی غفار حسین          حق و ملک و جوار کے سرور حسین</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دل چاہتا ہے نہ ہرگز کے زوال کی  
 میں اس کی نصیحتوں سے توبہ تار حین  
 دل مرگے لمباں میں نہ ہو کھوٹا  
 چھوڑا نہ کہیں چلے بلکہ نہ ہو  
 ہرگز کہینا نہ تو اسے ات کو ہی  
 سرنگے ہو زینت سر بازار حین

دینی بھلا کون دے نام نہ میرا  
 زعم و علی کا ہے تو دلدار حین  
 ان چاہوں نے ہاں سے پیل ہے مارا  
 بکھے نہیں کو شرکاء و مختار حین  
 اصرار ہے نہ ہی لا شکر کا تھا  
 وہیاتی ہوں اب اونٹ ہوتا حین

ظلم نے پیدا نہیں مجھے شرم کو بھاری  
 موتی ہوں جدا تم سے میں ناچار حین  
 خدا زندگی کا لطف فقط دم سے تھا  
 اب جینا نہیں کا ہوا و پتہ ار حین  
 طغیانی قیو و عہد تھا کیا دینے کا  
 اب دیلا سر کچھ نہ کی تیار حین

<p>پھر منت بہا مرے اکبر سے جزا ارسیں</p>	<p>خجہ پیکٹہ کے بین ہائے غریب وطن سورس با جہن ہائے غریب وطن</p>
<p>لے ترشہ ہر دوسرا وطن ہا اس جہا ترا ہو کر کرے پیا رہا ہائے غریب وطن تھوٹے ہر گم تھوٹے لے ان کر خوف کی سہ خطر ہائے غریب وطن ہوئی میں بے پیر تھیں گئی میری پھر ہائے میں جہا دل کہدھو ہائے غریب وطن</p>	<p>خجہ پیکٹہ کے بین ہائے غریب وطن سورس با جہن ہائے غریب وطن</p>
<p>دو اولی نہ کیوں بار بار یوں ہوں بیت نظر حسرتی ادا لی اتار ہائے غریب وطن میں بیوں کی تو کج بھلا جو بھی دارا یی پانی نہ بھولا ہائے غریب وطن ظلم کیلئے خطر بند تھا رہا چھین لی سب کی چھوڑا ہائے غریب وطن</p>	<p>خجہ پیکٹہ کے بین ہائے غریب وطن سورس با جہن ہائے غریب وطن</p>

دھڑکتے ہوئے اور ہلکے اکڑدیں گے  
 رگ کی صفحہ جھلکے غریب وطن  
 اصغر منظر آہ راہی حقیقت ہو  
 بوند نہ پانی لالہ غریب وطن  
 فوج زید متبعی کر رہی سب فوجی  
 تیسریں غن دیگی ہائے غریب وطن

دل مراب کی دردناک گھبراہٹ  
 لائے ہوئی میں تیرے ہائے غریب  
 میں کیسے کھاتا وہ کھے نصیب  
 اس کی اپنی تھی صدائے غریب وطن

فوجی گھر

موتی سیکھتی آئی اب ذوالجناح  
 سحر و جبرائیل کی لائی اب ذوالجناح  
 سحر و جبرائیل کی لائی اب ذوالجناح  
 بال میں توں میں بھریا گیا اب ذوالجناح  
 صورت حادہ میں اب ذوالجناح  
 کیسے مثال پس آئی اب ذوالجناح

تیں کی ہے ہوا ستوں میں ہنسی ہوا  
 خاک ہو منت پر پڑی آہا کھانے  
 صحت دیا شکر دہرا گیا ہے سوار  
 شعلی ہو کیسی تھی آہا کھانے  
 ستم سے تو نیند ری ہو تے سے اھل  
 چھائی ہنسی مدنی آہا کھانے  
 پھری ہو تے آہا کھانے

پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ  
 پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ  
 صورت حال ہو گئی آہا کھانے  
 کھتا ہوا غم سے آہا کھانے  
 فہم ہو گئی

سب قیامتیں دہل دہل دہل دہل  
 سب قیامتیں دہل دہل دہل دہل  
 سب قیامتیں دہل دہل دہل دہل  
 سب قیامتیں دہل دہل دہل دہل  
 سب قیامتیں دہل دہل دہل دہل



لکھو ہر سہ تھوڑا  
 سہی یا سب کیا ہی دل دل تو یما نہیں  
 دنیا مجھے نہ میری کچھ حال کا پتہ نہ  
 یہ کیا غیب ڈوبا ابھی دل دل تو یما نہیں  
 میں تو نہ مانا کچھ بھی ابھی دل دل تو یما نہیں  
 ایک پھر ان پر پھر ہی دل دل تو یما نہیں

علامہ پھر ہون میں کیا ابھی پھر نہیں  
 سہی یا سب کیا ہی دل دل تو یما نہیں  
 کھنڈا کر تم اپنا سہی دل دل تو یما نہیں  
 مٹی یا کھنڈا کر دل دل تو یما نہیں  
 کہوں میں میں دل دل تو یما نہیں  
 یہاں سب ہوگی سہی دل دل تو یما نہیں

دلی سہی یا سب کیا ہی دل دل تو یما نہیں  
 کھنڈا کر تم اپنا سہی دل دل تو یما نہیں  
 مٹی یا کھنڈا کر دل دل تو یما نہیں  
 کہوں میں میں دل دل تو یما نہیں  
 یہاں سب ہوگی سہی دل دل تو یما نہیں

دل ہر دھڑکتا مرا مہل بجے اسے ہیں  
 روتا ہوا تو کیوں کھرایا مرے کیا ہوئے  
 بول خدا را تو ہی اور تمہیں پاؤں کوئی  
 پوچھوں میں کس سے بھلایا مرے کیا ہوئے  
 دل سے گئے تب پتہ پڑھتے ہوئے قہسار  
 خالی ہاتھوں کھرایا مرے کیا ہوئے

ہاتھوں کوں کر کجی ہستی تھی وہ غری  
 اسے مرے کمر کیا یا مرے کیا ہوئے  
 تم کہہ سنا ہے کجی ہستی تھی سچا ہوئے  
 کہتی تھی کہ میری اس کو کو بتا دے  
 دھو مٹا دے دل مرا یا مرے کیا ہوئے

جیتے وہ ہونے اگر کہتی میں عباس سے  
 دیکھ تو جہاں چا یا مرے کیا ہوئے  
 لا جو جیب آگیا تلخ دہشتہ میں  
 دہشتہ سے کہا یا مرے کیا ہوئے  
 قہر دیکھ

الی دھانیس کے لئے دیکھ کے سناں بھر  
 دن رات پڑی پڑی چلا دیا  
 کیا حال مرا ہو دے گلجیب ہر  
 یہ مقرر ہو رہی تھی پادشاہی  
 بوقت اسے پی جیب پادشاہی  
 زینت کیا کہنا کہ نہ ظہر پادشاہی  
 پہلے گھر سے توفیق در نہ تھلے پادشاہی  
 مرتبہ اُسے چھوٹی میں چھوٹی پادشاہی  
 حیا و بکشی کرتے اردھ کی پادشاہی  
 شربت پیری فاقہ و لوگوں کی پادشاہی  
 کیا رکھا ہے گھر میں کہو کہ پیر سے پادشاہی  
 پستوں غدیدہ کو بھلا دیا پادشاہی  
 شہزادگی بھائی گرجاؤں کی پادشاہی  
 منت سے کہا تھا پھیلا پادشاہی  
 لکے تو کہا نے نہیں لکے پادشاہی  
 پوٹھا کہ یہ بال کھلے حال پادشاہی  
 ہمتوں میں نہ حال و گھر پادشاہی

میں جداں کی تیر تیاروں کے لاشے کو  
 پستہ سہا سہ پانی نہیں ملے اپنی پست  
 ہوئی کوئی کہہ دو زرا غافل سے پستہ پست  
 آؤ مولوین اسیدوں سے تیر پست کے

اے پھر سب نصیب صحت پہنچی علی کہ رہتے روزی  
 دل کھول کر لوں دراز دل کھانچا پائے  
 آخر مہینہ تیرا اسی کی سرپرست پھنچی  
 بی بات تو کروں دراز دل سے پائے  
 کیا حال کھولے سے یہی سبصل من کی پائے  
 چھوٹی تھی بلور و بھرا دل سے پائے

اُمّی طحّی زیتب جلا خاک حق جاوین  
 ہر کے یہ تورا دھوا خاک وطن جاد میں  
 تیرا یہ زین النہا مجھ بوجہ بھگتے کہ  
 لطف رہا کون سا خاک وطن جاوین  
 جنت سے کہ ابادی تھی در مری زندگی  
 اُن سے یہ تنگ بسا خاک وطن جاوین

صدر تھو چھٹی صدر تھو کہیں این صلا  
 اُمّی تھو جی خاک وطن جاد میں  
 روضہ حیدر بھلا اور یہ کلی روا  
 جانا میرا ردا خاک وطن جاد میں  
 والدہ کی جگر مجھ سے جلا سمجھ تو  
 پر سدا یہاں گئے خاک وطن جاوین

تو کلا زبان زبانی اُمّی کہ  
 حواریوں میں جی خاک وطن جاوین  
 سوئے وطن سے نہیں گئے یاد تیری  
 کتنی ہی اُمّی سے کہا خاک وطن جاوین  
 تو کلا دیکھ

<p>کرتی تھی باؤ بیٹے ہندہ میں لوطی کی      مرگے وارث حسین ہندہ میں لوطی کی      اور مرے والی کا سر نوک پتیر خٹے کی دم      جھوٹا در بدر ہندہ میں لوطی کی      بچہ کی کھا کر سن ل مگیا اگر جواں      دھو دھو سنیں کہ ہندہ میں لوطی کی</p>	<p>قلم نوشاہی چھوڑے اپنی بی      مگیا کھا کرانی ہندہ میں لوطی کی      حضرت عیسیٰ جا نہر یہ نشانے لٹ      بیس کو تیریا ہندہ میں لوطی کی      حضرت یزید اصباؤ کہے بھتیجے      اس سے کہ مر دم بھجا ہندہ میں لوطی کی</p>	<p>طالب علی شرت تھا باؤ نے جسم کہا      مرگیا وارث مر ہندہ میں لوطی کی</p> <hr/> <p>قلم دیدار</p> <hr/> <p>قلم سیتھی اب نہیں روئی میں      مر تھا بھوئی اب نہیں روئی میں</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>دیکھ کے تار یک لکھ روئی تھی میں          کتنی تھی ہاں کراہ نہیں روئی میں          باز نہ آیا یوں وہ کہوں کیا میتیں          کتنی رہی وہ سہریں اب نہیں روئی میں</p> <p>فصیحہ کریم</p>	<p>بنا اظہار غم تھے خواب میں سمجھنے          اے کی رقت سمجھ اب نہیں روئے کی میں          اے گلہ رونا اگر شکر لب و لعل          میت کے سہل سر پہ نہیں روئی میں          شہر سوست تو لہری ہوئی ای صندل بھی          جیسو سرائی کی اب نہیں روئی میں</p>	<p>جد کا مرے واسطہ چھوڑے باز دھوا          در پڑا بھی سمجھ اب نہیں روئی میں          دل کی لگی سے کچھ اتنا بھی روئی تھی          شہر سوئی تھی اب نہیں روئے کی میں          نگاہ کرتے سے دم لینے اہم پر اہم          شہر خدا کی تم اب نہیں روئے کی میں</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>             اکی تہم ہوں میں دستبرد ہوں میں              سر اچھادی کر دستبرد ہوں میں              جان کے ال دستبرد ہوں میں              ظلم سے اب بٹی چھوڑے توے شعی              ہر گئی الفت ابھی مانے توے شعی              چھت نہ سر سے چھوڑ کر ہوں میں           </p>	<p>             دھو تارو کیسی ہاں دل و خزانہ کہاں              فتنہ کسوں کا تو کھر دستبرد ہوں میں              پیچھے میں نوک سناں دار نہ بے بدگیاں              تھوٹو خدا سے بھی در دستبرد ہوں میں              آگ نہ تو اب لگا کھر نہ بنی کا جلا              آہ سے ہار کی در دستبرد ہوں میں           </p>	<p>             ولی میری تہم ہوں دستبرد ہوں میں              سر اچھادی کر دستبرد ہوں میں              سر سے تھوڑا نا عشق سے بے باکار              تن سے جلا کرے کھر دستبرد ہوں میں              مانے میرا کھر کھر میں              اکی یہ جھٹکا کھر دستبرد ہوں میں              اکی یہ جھٹکا کھر دستبرد ہوں میں           </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



<p> یہ جو ہیں مست و غم میں ہوں میں مبتلا  آہستہ سہری تو دور ہو رہا ہوں میں  کیا کروں اشرق پہیاں زیب و شہزاد  کہہ رہی تھی پیٹ کمر و شہزاد ہوں میں  فوج دیگہ </p>	<p> تو میں سیکرٹ کے تجھے باہیاں ہماری نہ لے  شہر خدا کے لئے باہیاں ہماری نہ لے  شہر کی زادی ہوں تجھ سے ہیں فریادیوں  کہتا مرادان سے باہیاں ہماری نہ لے  وقت کشش جاگد کھنکھن ہیں تو نے اگر  پھر نہ بیٹھی تجھے باہیاں ہماری نہ لے </p>	<p> بے عمر بے کل پہ پہ جہاں کو نہ میرا کھلا  خود خدا چاہے باہیاں ہماری نہ لے  نہی سی سیدنی جہاں یہ میری ہماری نہ لے  ہاں خدا چھوڑ دے باہیاں ہماری نہ لے  شہر کی بوجی ہوں میں جہاں کو کھنکھن ہیں تو نے  میرا کہہ دے باہیاں ہماری نہ لے </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>دُشمن دیں نے نہیں اتنی رہی وہ ارے پائیاں بس تھیں ہیں</p>	<p>لکھ لکھ کے ملائے تھر کے تھر دیو کو دیا یہ خستہ تن مظلوم ہیں مظلوم ہیں</p>	<p>صغرتے وطن میں فرق ہوا زمانہ بے حد بیدار میں تھے مفتاد و وقت مظلوم ہیں مظلوم ہیں</p>
<p>فوج دیکر عاجت سے کئے سردار یہ سخن مظلوم ہیں مظلوم ہیں</p>	<p>کیا یہ بیہیت ویران مظلوم ہیں مظلوم ہیں زنداں سے نکلی زندہ تو ہو کر تھی جیسے جی تو</p>	<p>تو دست بقا کے لئے کھوئے تھے مظلوم ہیں مظلوم ہیں پھر روئے کی اور تھیں مظلوم ہیں مظلوم ہیں</p>
<p>کے کفر مظلوم کے کفر مظلوم کفر مظلوم ہیں مظلوم ہیں</p>	<p>میکر ی کیا و کھدرا و کھن مظلوم ہیں مظلوم ہیں میکر ی کیا و کھدرا و کھن مظلوم ہیں مظلوم ہیں</p>	<p>باز چہ بکا تکر تکر باز چہ بکا تکر تکر مظلوم ہیں مظلوم ہیں</p>

کہتا تھا رنڈا پیرا اس بی بی کے سامنے  
 شہر کی سڑک پر گئے تھے نہ وفا کی  
 تو نہ بچھی کی تم پر چلا اور کفن کی  
 رتی میں مسکافوں کی تابوت کو روا کی  
 پوتی پر ٹہری اسے بتوں عذرا کی

اہل حق میں کہو کہ چو تن خط جہنم کا پیلہ پیر  
 ہا کہ حق ہمارا سہوے وطن مظلوم پر ہر جہنم  
 فریاد خدا کی اگر دلوں نے جفا کی  
 مال دلت کی بجا دیکھو نے فضا کی

مری جو دیر تیری بھیجنا ایک جھوم جھوم شہر  
 کہ اندر والا بستر کن مظلوم پر ہر جہنم  
 اداں کو لگا لگا دیکھو اداں کو لگا لگا دیکھو  
 ہر شام اہل تیرا فتن مظلوم پر ہر جہنم  
 جھپٹے نہ گئے یہ صدمہ کیا کورین تیرا پاں کچھ مہم  
 اتنی یہ دکھائے پرس فرخ مظلوم پر ہر جہنم

بہرینہ کوئی پوچھے تو گردن کو جھکا کر  
 اٹھتی ہیں وہ فی سبت ہم سے نوا کی  
 گفت کے اسے کہتے ہیں ہاتھوں پر لٹا کر  
 سب دہراں بتی ہیں جموں غزا کی  
 کھودا کے گرکھا نغلاک راہ خدایں  
 قربان ہوں گا رو دیو مٹی خدا کی

جب لوہ پلو رو سے کو کہنا یہ زمیں سے  
 اس ارض امانت ایہ شاہ ہمتہا کی  
 جس کے سبتیں اور نہ کہہ فطرت کا  
 افسانے تصدیق سے ہی افراتجلی کی

فطرت دیکھو

دکھنا ایسا باغچہ ہے یا با  
 بچا دہر نیب اعتراف ہے یا  
 کیہ عرق کروں حال کہ کھت ایذا  
 تھیر سہاؤ کھجے دکھلایا ہے یا  
 ہر شہر میں ایک ایک قدم پر گرازا  
 کوڑوں سے بے شمار پتھر پتھر یا

<p>مرا گیس شرم سے تپاں بی گم حاکم نے ہے بھانڑا ہوا پا پا سر نہ ہنڈھے جسم کی پوشاک سہرا ہوں ہی تو رائے میں کا دیدہ جیسے کہ مرے اور مجھ سے پیچھا پا بنا دیں دن پاندھ کے چھو پا پا پہلو پا پا</p>	<p>چلائی بہت سے پہلو کے نیچے جب خطا اس کا بھی بندھا پا پا سے پردگی دل بہتھی اور بیکسی ایسی کس کثرت و غوغا میں رولا پا پا یہاں پکا پھانسی کے گرفت جا پا جگر دل برقرار کہ سجھا پا پا بجھا پا پا</p>	<p>یہ نصرت بجا دیہ کہہ دو کہ میں کا دل مثلاً کہ وفات سے بھرا پا پا فصل دیگر فریاد ہے بابا سدا دی پا پا کہ رگوں کی بھلا اور تنہا دی پا پا</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اس شام کے تخت کو انت دینا میں کہا  
حضرت کی وصیت مجھے پیرا دی جا  
جس سردی چھوٹا ہوں میں حضرت صدم  
اس سردی سے ہی مری بر پا دی جا  
کہیں کہ لڑ خیر مجھے متیر کی  
ان دونوں میں ذکر ترا نا تھا دی جا

اسودہ میں سب جن بہشت کا  
اب ان بی مضر و نا شادی جا  
بہر جم و خطا پر سے ایک امر و ظنا  
چھوٹا لی یکیر کی بھی بیٹا دی جا  
مال پھیل مری جہاں کی کلی کو سرد  
مخفا تا اب کی تھے ارشاد دی جا

چھوٹا نہیں ظلم کا فنی و عمر  
موتی مری قسمت کو درہ پلا دی جا  
دکھ بیاں کا دن گری کے در در کا  
یہ عابد ریو کی سردا دی جا  
اسھوٹے بدن تک مر کہتا ہوں  
اس صفت قوال در سر مر دی جا

<p>             ہمت سے عالم ہے پد اپنے پھر میں              صحرایہ محراب دیر ہے پھر میں              و ان میں پھر میں پھر میں              اور اس کے لئے وہ گھر میں پھر میں              اس پھر میں پھر میں پھر میں              کا تو نہیں تواریک کو دھڑکتی ہے              پھر میں پھر میں پھر میں           </p>	<p>             ہر روز صبر نہ سہا س کا پھر میں              گوی میں تھی نئے پھر میں              یہ کہ صبر نہ کھلا تھا پھر میں              جیسا کہ عقیدہ پھر میں              پھر میں پھر میں پھر میں              اس سرزمین اگر پھر میں پھر میں           </p>	<p>             کج فہم سے پھر میں پھر میں              صحت قوی بہت پھر میں              جس سے پھر میں پھر میں              مرقہ پھر میں پھر میں              پھر میں پھر میں پھر میں              پھر میں پھر میں پھر میں           </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------





کہ وہ عورتوں کو اگر دوتا تو کہ  
میں سر زینب یہ لگا رہے ہیں منتظر  
ان کا فزون کہ پاس نہیں ہیں منتظر  
میں سر زینب یہ لگا رہے ہیں منتظر  
دو چہرے کی کہ لگے ہیں اور دماغ کے  
نہا پہ کی لگی کہ ست رہے ہیں منتظر

بجاؤ کہ بستر لگاتے ہیں تمہارا  
اور طوق لگاتے ہیں تمہارا  
ہاں یہ یہ پیدا کیا ہے تمہارا  
سندھ والا کی جھلے ہیں تمہارا  
پیشاہ نصف آن کے تم جلد تمہارا  
دروہ بھی اونچے چھڑے ہیں تمہارا

الشرعہ میں حکم ہے کہ جو شخص کسی عورت سے  
بے نیابت اور بے اختیار ہو کر جماع کرے  
وہ گناہگار ہے۔ لیکن اگر وہ ایسا کرے تو اس کا  
گناہ نہیں ہے۔

سادات کو ایک قلم و خط  
 چھوڑ دیا اور ہاتھ میں  
 بولن لائن سے لکھ کر یہ  
 یہ کسی میت پر چڑھا گیا تو  
 ہوا کو وقت ظالموں سے لے لیا  
 قیدی بھی کر کے لئے جاتے ہیں

جن کے دروازے پہ فرشتے  
 دروازے ہی جہنم میں آتے ہیں  
 میں آئے یہ ظالم کے لئے  
 ظالم کے لئے یہیں سے لے لیا  
 ان ناپوں کو قوت نہیں دے دیا  
 تو یہ سر رہا پھیلے ہیں

اوتوں سے فاطمہ زہرا سے ہو پا لا  
 سر اسکا رکھ کر یہ لے لیا  
 زینب سے لے لیا یہ لے لیا  
 بھیا کر زینب کو لے لیا  
 زمانہ میں بجا دے لیا  
 سوسے میں تو بچا دے لیا

سب بال ظلم ہے اور نہ نہیں  
 کہوں اور کہتے ہیں آپ ہی بھگتے رہتے  
 بچے ہوئے ہیں بالائی خاک  
 بھگتے اور مر مر ادا ہوئے ہیں  
 کس سے کہوں کوئی نہیں فرما کوئی  
 اس دلی گئی کو مری بھگتے ہیں

جوان  
 صخر کو وہ منہ چاند کھلے  
 تنگ آگیا دل روز و رات  
 اب سہرت دیدار بھی پوچھے تیرا  
 زبان گئی بھائی کے پاؤں کے ہاتھوں  
 حلیہ کے جلدی بھگتے ہوئے ہیں

سہرت کے کہا کو دین مصحح کو کہ  
 اصغر تیس میدان میں لایا ہے یہ تنگ  
 سہرت کو بھی اب روئے اس پتلا  
 یہ سہرت کو تین تہائی میں تنگ  
 (ظہار)

تیرا پو کوٹھت باڑیں کا دیکھو نا  
 چھوٹے کلچر کر کے چھڑوائے با یا  
 کیا لطف ہوا آپ نے بول ورفا میں  
 خود ہاتھوں سے پتے مجھے دفنائے با یا  
 علیک ہو متیں یہ آپ کا قاتل  
 کہیے کہ رحیم اس پتہ بھی دے دیا

قلم  
 جلا کے صوف کے اہلے نامہ بریدانی ہوں  
 دیکھ کر سنے ذرا اے نامہ بریدانی ہوں  
 وادی کا ہر ایک لقیب و زجر ہمت ہوں  
 شہر کی بیاہرا اے نامہ بریدانی ہوں  
 بیاد حق دوا تا وار جو رو زوہ  
 کم سن گرفتار بلا اے نامہ بریدانی ہوں

سنا اے مرد عرب میں کام تو دینیک  
 یہ کام بولتے کاتے نامہ بریدانی ہوں  
 اک شہر کی روئے لا بہاں ہو دیں با یا  
 ان تک یہ موفقی تیا جائے نامہ بریدانی ہوں  
 دیکھتے تو لوٹنے کے قلم دیکھتے یہ خطا چشم  
 کہنا کہ صدف قاتل اے نامہ بریدانی ہوں

ان کی پٹھانی کی چھوڑ گئے مرساے پور  
 چھین بس وہ بد نام جس میں توئی تھی  
 آپ تھوں دل ملن بہ خدا دروہ  
 میں نے یہ سب قبول جس میں توئی تھی  
 آپ نے تیب سر دیا مجھ کو یہ خدا کی  
 تمہاری دہی ہو رضا جس میں توئی تھی

ہنستے عالم پر ہر جس میں توئی تھی  
 ہم نہ کی لڑنے کے تم جس میں توئی تھی  
 سب تمہیں ہمہ جہان رب نے نین ایسا  
 ہا یہ منور مر جس میں توئی آپ کی  
 تمہیں کو توئی نہیں اس کی دین پھر ان کی  
 دیکھا کروں میں جس میں توئی تھی

ہر جہان انھیں انھیں انھیں  
 تو کیا کہ تو تیب سناں ہمہ جہان  
 پھر انی بتا ہی کے کہ پھر زبانی تمہیں  
 ایک ایک پھر خدا نے ہمہ جہان  
 پھر انی ہو کہ اس میں ہمہ جہان  
 ہر جہان پھر انھیں ہمہ جہان  
 ہر جہان پھر انھیں ہمہ جہان

چلا دیم صومرا کو تختے کو زبون سادون ڈیلا  
 آبرو شاکی خبر سن کے درخت کو زبون سادون ڈیلا  
 پہلے کو سب صحر پہلے کو سادون ڈیلا  
 اتنی ہی دروازے کے صومرا کہاں ہو گئے  
 پہچنے نہیں آئی سے کوئی زبون ہو گیا

تھکینے شمران اکافون ای سنگم  
 شہر میں بیکے بیکوں پہلے خبریں قوی تھی  
 سر خطہ سراسر دھول اٹھی قوی تھی  
 رات ہی بھول میں باہر جاں رہیں قوی تھی

(نوٹ: دیکھو)

پہلے میں بھول نہیں بیکوں پہلے بھولوں  
 ایک بھولوں کا دھول جس میں قوی تھی  
 اونٹن پہلے بیکوں سوار تھے سرور شاہ  
 دیکھو میں ان کی تہا بیکوں میں قوی تھی  
 دیکھو میں ان کی تہا بیکوں میں قوی تھی  
 بھولے آئے مال جس میں قوی تھی

دیکھ کے روٹھے ہوئے اپنے لئے چھوڑا  
 سارے سنائی دیکھ کو نہ دن ہو سکا  
 کے تصور بھی اتنی تھی اصرار  
 صدمے بہت دیکھ کو نہ دن ہو سکا  
 دیکھ کے تب تو مجھے حق میں پھرتے ہوئے  
 کیا شہرہ کہے کو نہ دن ہو سکا

چہرہ دل حرکت نہیں نہیں ہاتھی یونین  
 بھڑکے کڑوں شکر کے کو نہ دن ہو سکا  
 پوچھیں بواہاں کھنچی فاطمہ کیسی تھکی  
 پھر پڑوں نمبر روٹھے کے کو نہ دن ہو سکا  
 روکے چکر سدم کہوں جتنی ہوئی مر  
 اب نہیں کیا کام ہو کو نہ دن ہو سکا

دوڑیں ہیں اپنی تھائی باپا میں حاضر نہیں  
 صدمے اس آواز کے کو نہ دن ہو سکا  
 صحن میں کر رہی تھی شہزادہ ہو سکا  
 شاہ کو بھیجے ہوئے کو نہ دن ہو سکا  
 پہلے تو زبان جھاڑا اچھوں تو ہی لگاؤ  
 پس کس لکھنے کو نہ دن ہو سکا

جلدی سے نکالو اٹھاؤں اپنے گلے میں  
 خوب تو گل کہنتے کوں سادوں ہو گیا  
 دیا کس کے کیا بجائے صبر و سہا  
 ہر زیارت میں سے آپ کی یاد میں  
 کرب و بلا کو چھوڑنا دل و بدن  
 جلدی سے نکالو اٹھاؤں اپنے گلے میں

اگر کی طرف دیکھ لیا صبر سے زور لیا ہو گیا  
 اگر دیکھی تو کو تو بھینا کو تو پیرا ہو گیا  
 اگر صبر اچھوٹا کر پیری پڑی ہو گیا  
 اگر صبر و سہا ہو چلا اُسے لاکر ہو گیا  
 اگر صبر و سہا ہو چلا اُسے لاکر ہو گیا  
 اگر صبر و سہا ہو چلا اُسے لاکر ہو گیا

اگر پھر خدا کو کہیں اس ن سحر ہوا  
 اگر پھر خدا کو کہیں اس ن سحر ہوا  
 اگر پھر خدا کو کہیں اس ن سحر ہوا  
 اگر پھر خدا کو کہیں اس ن سحر ہوا  
 اگر پھر خدا کو کہیں اس ن سحر ہوا  
 اگر پھر خدا کو کہیں اس ن سحر ہوا



<p>گر تو شہزادہ بدلتا نہ نہایت بھارتی یاقا سم بدلتا نہ نہایت انوس سے چھوڑا نہ نہایت جھوٹ سے چھوڑا نہ نہایت خاموشی سے چھوڑا نہ نہایت دیر کھڑی اتنی تھی باہی تیرا بھارتی</p>	<p>دیکھا نہ نہایت دیکھا نہ نہایت دیکھا نہ نہایت دیکھا نہ نہایت دیکھا نہ نہایت دیکھا نہ نہایت</p>	<p>دیکھا نہ نہایت دیکھا نہ نہایت دیکھا نہ نہایت دیکھا نہ نہایت دیکھا نہ نہایت دیکھا نہ نہایت</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>بنایا سے ذرا ابھرد کہ تیرا پیر ہو اس  یہ بحر غم ویداس میں سرشار ہو اس  فصل دیگر</p>	<p>کر نہ تھی بار بار کہ تو دیا مال تنہا  مردہ تر سے پاپ کا کوئی رکھا کی تنہا  سرتوٹا لالہ نام بجھ سے ہوں کہ کھانا  پاپ کا تیرے بھر اگر وہیں رکھ اس کی تنہا  کئی ہوں تھیں میں طے چھو سے ہوں کہ تنہا  یقین ابھلے سوا کو رہیں رکھ اس کی تنہا</p>	<p>نصف سے دل پر تیرے بچھیاں ہی چھیں  کے طے چھیں کا کھانا کو رہیں رکھ اس کی تنہا  فصل دیگر</p>
<p>بول چھی فاطمہ کا  پوچھے کہ تیرے کو کیا کو رہیں رکھ اس کی تنہا</p>	<p>سے جا دے رکھائی ہوا اس کے بھائی  صغرائے بھی لینے کو بھی اس کے بھائی</p>	

میں سے متعلق کسی مرے واسطے بھی  
تخلیف کے تم کب بھی بولائے گے بھائی  
پیاروں کے کہوں تم مجھے لینے نہیں تے  
مجاؤں گی جب لینے تے تم آگے بھائی  
دن رات روتی ہوں میں دیکھتا  
دہن بھی کھی ہو جاؤ تم دیکھتا  
دہن بھی کھی ہو جاؤ تم دیکھتا

اگر خطا ہو تو مرے ہر ایک پر کرتا  
پھر بولنے کہتے بھی بولائے گے بھائی  
میں سنتی ہوں قسم کی دہاں بولے بھائی  
بھلاؤ کچھ بیک بھی دہاں بولے بھائی  
نہیں میرے دہاں آپ ہی قسم نکالے بھائی  
اپنی تو مجھے شادی میں بولائے بھائی

راستی نہ شادی میں بلایا مجھے قہر  
بولوں میں پھر بھی پھٹا دے قہر  
میرے لیے ہی میں تھے دن رات افسانہ  
تیار کرو عیسیٰ بھی بولائے بھائی  
فوج دیکھ

جدا ہے مگر مجھے لگا ہے  
 بیاد میں ہے ہر لمحہ  
 دیکھ کر تو دل کی سیکنے لگی ہے  
 صبر کے تھیں یہ ہوا سے لپکا ہے  
 وعدہ کیا تھا تم نے پہا تک نہیں لے  
 ابرہہ کی موت اب یہ ہو

سب کے لئے یہ جو تجھے دل سے ہے کھلا دیا  
 کہہ کر کہو کہ یہ دل و دود و دوائے یہ جو

۱۔ کچھ نہیں عرصے کے لئے لائے ہو  
 ۲۔ یہاں تک کہ تم کو چھوڑ دیا جائے  
 ۳۔ یہاں تک کہ تم کو چھوڑ دیا جائے  
 ۴۔ یہاں تک کہ تم کو چھوڑ دیا جائے

<p>             آہا یہ تصور کہ یہاں بیٹھے تھے              دنی ہوں دلاسا ہے دیکھ کر              مضمون علی اسکو نہ کچھ دواں کی تیر تھی              وہ کہتی رہی ہے اب جا یہ ہو              قوس دیکھ           </p>	<p>             ہوتے ہو کہ کچھ بٹھا              سے کہ ہر دوسرا چھوڑنا              ایک تو کیا ہوں دوسرے سے              جہیں یہ طاقت کیا چھوڑنا              سوچو تو بایا دلا رہے کہ نہ رہا              میں نے بھلا کیا کیا چھوڑنا           </p>	<p>             چھوڑنا علم آج کی              اس کے بچا چھوڑنا کی پیدر              ای کی تو ہم کی جان اپنے ہم لالان              پست ہوا کہ اب چھوڑنا              اس کے چھوڑنا کاش چھوڑنا              سن نہ ہو چھوڑنا           </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہاں میں کس کی کہوں کہ یہ ناکہ کی ہوں  
 ہوں ہوں سے یہ جہاں چھوڑ جائے  
 بابا میں کیا ہوں کہ یہ نہ بچا دے  
 بچا دے خدا چھوڑ نہ جس کو  
 رکھ کر وہاں پہنچا چھوڑ  
 خستہ و میری خط چھوڑ جائے

کئی غمی صراحتی کہتی تھی وہ لفظ  
یاد آئے خدا چھوڑ جاؤ گئے

ایک دن ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک

[illegible]

<p>ماریا کی کوئی کلمہ نہ تھا ماریا سب کچھ کا گھر بنی ہوئی ہو گئی تھی کب تک یہ میری ملک ہو کر رہا کروں گا ہرگز نہیں ہوتا پھر نہ رہا کروں گا بھوک کے تیرے مومن کی حیرت کیسے ہر اکھیں کی سحر کیا ہو کر رہا کروں گا</p>	<p>ماریا ماریا کیسے کوئی نہیں سنا نظر نہ رہا ہو کر رہا کوئی نہیں نہ رہا دریں پہنچے تو میری دے میں دلی جہاں کہہ کر نہ رہا ہو کر رہا اب یہی کہیں ہوئے اس طرح کے ظلم میں کیا کہوں اب نظر نہ رہا ہو کر رہا</p>	<p>میں تھی زینب کا لوٹ گیا تھو پشت یہ دے گا لوٹ گیا تھو بائوٹ منظر کھڑی ہوتی تھی میری کھڑی میں یہی منظر کھڑی ہوئی تھی میری کھڑی تیرے منظر کھڑی ہوئی تھی میری کھڑی ہوئے حرم روئے آہ لوٹ گیا تھو</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بیب گئے بالی دم تیرینا  
 کھتے تھے یہ دم بدم لوث دیا گونہ  
 سر بلاق سے صدارت میں بیٹ لیا گونہ  
 خن خن خن میں بیٹ لیا گونہ  
 کچھ میں آیا تھی فضا میں کھتے لکھ  
 یہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

بہن کی سب لوثیاں کرتی تھی زین  
 تیریں پیدا کر لکھ لکھ لکھ لکھ  
 بہن لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  
 لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا  
 کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا  
 کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا  
 کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا  
 کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا  
 کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا کھڑا



<p>ہندے زہراں میں با تو دروگر بدی تیں کیا بھلاوت لیا تھوئے</p>	<p>جگشاہ شہر قبا تعمیر لکے لکھوئے مکے دان سے پیر پیریاں جہاں جہاں لکھوئے</p>	<p>سہر سارخاہ کا اچھا بن زلفا نہوا سہر سہر پانی پانی جہاں جہاں نہوا</p>
<p>قہار دیکھ</p>	<p>دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ</p>	<p>ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک</p>
<p>قہار دیکھ</p>	<p>دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ</p>	<p>ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک</p>
<p>قہار دیکھ</p>	<p>دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ</p>	<p>ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک</p>

<p>حال بجاو کا عقیدہ جتنا غلط ہے          خون صبر سے کھٹا ہے جتنا          صاف ہے تہا تمام دنیا کی کھٹا ہے          اتنی ہی بربادیت کی مار تہا ہے          جہاں کھٹا ہے پیرا</p> <p>قصیدہ</p>	<p>تو آج میں نشہ ہے تیرا تیرا          کر کے کو درد و وقار تیرا          سر کی ہن کا کھلا اس کا قلع ہے          مانجھے کو اک درد و آہ تیرا          دل کو سوال وقت تیرا          لطف اٹھاتا ہے تیرا          دیر تیرا دیر تیرا</p>	<p>پہلے کو دل چاہا دل ہی سر سے لگا کر کے          صبر کا ترس رہتا ہے تیرا          مرد و دی الاسترا تیرا          سہ کے برا قافہ تیرا          آرزو دوستی تیرا          دل کا دل مدعا تیرا          دیر تیرا دیر تیرا</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------





<p>بے نسبت سحر میں تیرے چہرے پہ لہو تو تھا دیکھ میں تیرے پاؤں میں زخم طوق لگا کر ستری نہیں تیرا طوق لگا کر جھنجھ سے تیرا دیکھ میں تیرا کرتا دیکھ میں تیرا دیکھ میں دیکھ میں تیرا دیکھ میں</p>	<p>ظلم تو کیا تھا کوئی نہ دیکھ میں تیرا تو کیا تھا دیکھ میں پتوں میں تیرا دیکھ میں استانہ تیرا دیکھ میں بہنیں تیرا دیکھ میں کہتا تھا دیکھ میں تیرا دیکھ میں تیرا دیکھ میں</p>	<p>دشمن با با بست لائے با با کے سیمت پہ سواروں نے عصر ہوا کس سمت سہلے با با صورت تو تھی ان کے دکھائے با با اب بچ کے بہت سے دکھائے با با اس اپنی سیکھ کر بھی پوچھا یہ کیا</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہ سہ سہ شمع  
معلوم کو ظالم سے پھڑک جائے یا  
میں پیاسی ہوں درہم کا تھک جائے یا  
جلدی سے چھ جان کو لوٹے یا  
اس شمع کی نئی نہ ذرا اور ہی شمع  
پیدا نہ رہے بلکہ بج جائے یا

اسی شمع  
جلد ترش وقت سے چلا شمع دل  
کہ سر کو یکساں ہے پھڑک جائے یا  
یہ سر کو یکساں کہیں پھڑک جائے یا  
کہ نہ کہ نہ ہوں قید سے چھڑ جائے یا  
سہجے ہو عاصی و گنہگار کے  
کہہ دو کہ اسے ترش ہی بج جائے یا

رہبت نے جلا کی فہم  
میں لٹا کی بجائی نے سرے لٹے فہم  
خدا کے تراروں ہی شمعوں کو فہم  
جیت ہی پھڑکے ہم پر اپنے شمعوں کی  
ہمان بلا کر سرے بجائی کوئی حق  
کیا خوب یہ فہم فی شاہ شہد کی

بہ دارم کہ چادریں اور پتے تار  
 ہیں نہیں حق میں یمنوں کے دلا  
 بھائی کو مرے جناح کی شمعیں  
 مجھے کھلایا یہ یمنوں نے بھائی  
 گھر بھی لکھتے ہے لے زنی کھان  
 کچھ سمجھتی ہے تھوڑا ہنسائی

ہے بھائی ترقی دشمن کو کھڑی کھڑی  
 میں آپ ہی اب ہو گئی محنت کھڑی  
 انوس کے لیے ہے ہائی لے کھڑی  
 رہائی میں حق سے کہ بھائی کھڑی  
 مٹا کر اس موت نے قواسم کو مارا  
 موت ہو یمنوں پر کھڑی کھڑی

یہ کہے مسلمان ہیں سب کو موتی  
 پکار رہا کہ آں کو بچو بچو خدا کی  
 جب سمجھ کر نہ ہو سکتی خدا کی  
 بھلائی تھی کہ کھڑی میں کیا تھی  
 یہ سمجھ کر نہ ہو سکتی خدا کی  
 گویا کہ اسے بچا ہے وہ کھڑی  
 گویا کہ اسے بچا ہے وہ کھڑی

<p>بنت علی کا بیعت میں کیا کروں بہاؤ          ہائے سب ترپیں کیا کروں بہاؤ          چادر بھی سب پر نہیں سے چھپاؤ          سر شاہ پہنچاؤ اپنی کیا کروں بہاؤ          مہو حق میں کہو تو کروں سر نہیں سے          کچھ نہیں چھپیں مرا بیعت کروں بہاؤ</p>	<p>اب تیریں دنی میں سیرت کرادنی میں          سارا کو تیرہ سو اپنی کیا کروں بہاؤ          پیاری سیکو تیرہ سو اپنی کیا کروں بہاؤ          آیا بھٹے قصہ تیرہ سو اپنی کیا کروں بہاؤ          استعرا کی دیر تھی تیرہ سو اپنی کیا کروں بہاؤ          لاؤں سے یوں کہ تیرہ سو اپنی کیا کروں بہاؤ</p>	<p>نواں سیکو تیرہ سو تھی تیرہ سو اپنی کیا کروں بہاؤ          تیرا تو تیرہ سو تیرہ سو اپنی کیا کروں بہاؤ          سو تیرہ سو تیرہ سو تیرہ سو اپنی کیا کروں بہاؤ          کہو تیرہ سو تیرہ سو تیرہ سو اپنی کیا کروں بہاؤ          اس کے تیرہ سو تیرہ سو تیرہ سو اپنی کیا کروں بہاؤ          اس دیکھ تیرہ سو تیرہ سو تیرہ سو اپنی کیا کروں بہاؤ</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



ہاں ہی یا پیتھ میں کی جانوں کو  
 بارگاہ میں سرسبز کی جانوں کو  
 صحت کے پیر کر گاتا ہم کس کے تہ  
 اس کو آتی ہو میں کی جانوں کو  
 تلی کی میں دھو دھو کمال دینوں کو  
 کیا میں پھر ورنہ میں کی جانوں کو  
 کیا میں پھر ورنہ میں کی جانوں کو

سب دہانوں کو مار کر اب لوں میں  
 ان کو ہمیں شکر دینی کی جانوں کو  
 بجاواں کب باقی رہا اس کو مقتدر کیا  
 زلیخہ سے پیر الہ شری کی جانوں کو  
 سب دہانوں کو مار کر اب لوں میں

ملازمت وادارہ کو سرخانوں کو  
 شہنشاہ کو سرخانوں کی جانوں کو  
 سخی بولتا میرا بولتا کی جانوں کو  
 ہر دم یہ بولتا ہی کی جانوں کو  
 دیل بولتا ہی کی جانوں کو  
 دیل بولتا ہی کی جانوں کو

رومی کی تہ چھا کر نہ ہوا  
 اے پیر خدا تو نے مارا مجھے  
 رومی ہوں میں اس قدر کہ نہ ہوں  
 پھینکے ہیں میرے گھر تو نے نہ ہوں  
 سہ پہر چلا جاؤ گا کون کون  
 یہ تو ایک روزا تو نے مارا مجھے

شہ پیر و زنگاری سے بنا  
 اے پیر ظلم و جفا تو نے مارا مجھے  
 بھائی میں عیسیٰ سے تو حال اس کا حال  
 کرتا تو سب سوال میں حال تو نے مارا مجھے  
 سب کو تو نے لال دیجھو پے دریا حال  
 فوج کے زخموں کے بال تو نے مارا مجھے

تم نے تو نشانے لگائے ہر توتلی آئے  
 میں نے یہ صدمے اٹھائے تو نے آئے  
 بھول گئے اس قدر کہ تو نے مارا مجھے  
 اس کے پہاں بے خبر تو نے پھر تو  
 کیا کہ مست میرے تو نے مارا مجھے  
 اے مولا کجی تو نے مارا مجھے  
 اے مولا کجی تو نے مارا مجھے

<p>لائے ہیں زین العباد اندوختا قفا          آتا ہے روٹا ہوا اندروں کا قفا          شام کو روٹا ہوا اندروں کا قفا          کپڑے بھی گلے لگا رہا اندوختا قفا          کربلا دیکھ کر کھول دے سب کتب          کتاب ہے ماتم پہا اندروں کا قفا</p>	<p>لائے ہیں کپڑے اندوختا قفا          جلتے کہاں یہ بھلا اندروں کا قفا          جلتے بھلا کیا وطن مر گئے شہزادوں          کرتا ہوں ہر دم بکا اندروں کا قفا          فاطمہ کا ناز میں جاتا ہے زیر زمین          غس و کفن دے چکا رہا اندوختا قفا</p>	<p>دینی فریاد ہے یا علی فریاد          دیتا ہوں روٹا ہوا اندوختا قفا          دق شہریں کو کہہ رہا اندوختا قفا          خاک میں یہ سب ملا رہا اندوختا قفا          ہمم شہ بہا کہتے ہیں زین العباد          روٹا ہوا ہمم پیتا رہا اندوختا قفا</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سید ابراہیم آج بے چارے  
 بڑے دلدار کا آج بے چارے  
 گورکھن لاش کی جس کی چھتیاں  
 اس تن بچا رکھا آج کی سیرتیں  
 لاش پتھری کی انہیں روئے کو باقی رہا  
 تیس رہے یا کھانچا بے چارے

مرنے بھی مرے لایا فی سیرتیں  
 اب بھرا کھانچا بے چارے  
 آپ بھی مارا گیا تھی بھی ہائے کے  
 مرے بھائی بھی بے چارے  
 مرے علم دار کا آج بے چارے  
 مرے علم دار کا آج بے چارے

خانی دست کا لی کر نازی ہوا  
 اس کی گھڑا کا آج بے چارے  
 ترستے مارا گیا بے چارے  
 اس بھائی صبر سمجھو تم تک  
 تو کس سب پر پڑھا مرے بھائی  
 مرے بھائی بے چارے  
 مرے بھائی بے چارے

<p>است حاجی کی بوقت سے سفارش کر اسی شہر غفران کا آج اچھا لیو لاست یہ بستر کی کھڑی فانی ہیں اس مرس و دل کا آج اچھا لیو ہو گئے حال میں دن مار گئے ہیں عاشق نہ تھا مکان سے چھ لیو پتہ چھ لیو</p>	<p>تو بھی چھ لیو سر کی یہ تیرہ لیو دین کے سرور کا آج اچھا لیو فجر ایک پتہ چھ لیو یہ کہان ہے کہان کی دلیں کہ چھ لیو یہ کہان ہے کہان کی پتہ چھ لیو یہ کہان ہے کہان کی</p>	<p>شہر غفران کی کہان ہے کہان کی پتہ چھ لیو یہ کہان ہے کہان کی پتہ چھ لیو یہ کہان ہے کہان کی پتہ چھ لیو یہ کہان ہے کہان کی پتہ چھ لیو یہ کہان ہے کہان کی پتہ چھ لیو یہ کہان ہے کہان کی</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



شمع قلم  
 تو کجا کہو یہ کج نہیں تو ہی تمہاری ہے یہی  
 ہے یہی خفا توں پرستاروں کے عاشق ہیں  
 کہ کج تر کی خضر میں تو مری ہو بہار کی ہو  
 فضا یہ ہیں کہ کی تھی تو کے ہو چو کی رہا چکا  
 بابا کی بہار شمع بہار کی ہو چو رہا چکا

اترت کر بھی اپنی بیوی کے پاس کر کے بیٹھا ہے  
 اے بہت علی شانہ ہمارا کی دل داری ہے تم ہمارا  
 فوجیہ  
 اے یہیں کے ہوگا  
 شاہہ جیل کے دوستدار والو دے  
 دوستدار والو دے

خاتمہ نہ بخیر ہو سکا  
 الوداع سے اختیار ہوا  
 کہہ رہے ہیں ردا ہوا  
 فاطمہؑ یہاں پر قندیں پہاں بیٹ  
 درخت سونا پیر و الوداع  
 بے زیروں کے مزار و الوداع  
 بے زیروں کے مزار و الوداع

<p>کربلا کے حاتم کو سونپنا نہیں          عرشِ اعظم کے شاہِ رواں          اکبر و اصغر علی کی صفت          نبوذا نو بہر قہار رواں          اہلِ حق زینبؑ یہ جبر شاہ سے          اہلِ حق زینبؑ کو پکار رواں</p>	<p>جبر سے آواز مہر و حق          مہرین زینبؑ سدھار رواں          خیر و مریمؑ سر زخموں کا رواں          مریمؑ کے رشتہ دار رواں          حکم کہیں جبر کیا کہیں کہیں          لے ہو یوں بے دیا رواں</p>	<p>گر پیرِ یحییٰ کی زینبؑ نے کہا          اب وطن جہاں بے پیر رواں          تو بھی اپنا پیٹ کر سر کہ رواں          خاتمہ کے لگی عذار رواں          فطیر و کد</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



[illegible]

<p>کون تھی سبک چھبیلی کی خاطر سب چھبکا کر گیا سب چھبکی تھکتے ہیں ایسے کوئی نہ تھا سکھل گئے کھویرے یہ بیان کوئی نہ تھا میں تھسک ڈرو تھی یہ کوئی دیکھ لے ننگا سیر چلا یا سنگار دیکھ لے کون تھی سبک</p>	<p>کون تھی سبک خیمیں یہ زمانے کے یہ زمانے زیستے کہہ سیتے کہہ سیتے کہہ سیتے کہہ سیتے کہہ سیتے سہا پ بچھ لے لے لے لے لے میں وقت سیریں بنا لے کون تھی سبک</p>	<p>کون تھی سبک خیمیں یہ زمانے کے یہ زمانے زیستے کہہ سیتے کہہ سیتے کہہ سیتے کہہ سیتے کہہ سیتے سہا پ بچھ لے لے لے لے لے میں وقت سیریں بنا لے کون تھی سبک</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اس آواز میں کہتے ہیں کہ اے اللہ! میری زندگی بے مقصد ہو گئی ہے۔  
میرے دل میں تو کتنی باتیں ہیں جو کہ میں نے کہیں نہ کہیں سہی  
تو میری زندگی بے مقصد ہو گئی ہے۔  
میرے دل میں تو کتنی باتیں ہیں جو کہ میں نے کہیں نہ کہیں سہی  
تو میری زندگی بے مقصد ہو گئی ہے۔  
میرے دل میں تو کتنی باتیں ہیں جو کہ میں نے کہیں نہ کہیں سہی

اے کوئی مسالہ کی تمہاری سہیلہ تو  
دولہ میری تلخ نازات ہمارے جانی پیار  
میں کہیں ہوا ہے کھٹکے کی آغوش  
اکبر کی صحن قیوں تم بھر گئے کس قدر عجل  
سبیل حرم خاک راستے میں سر دہر متاں  
عجیل ہی بچوں روز میں سونے پہاڑے جانی

انگریزوں نے بھرتے دیا اور یہ کہ یہاں سے کہیں نہ رہیں  
بھرتے یہاں سے کہیں نہ رہیں  
میں بھی تھی کہ یہ بھرتے کی ایک بھرتی  
کہ یہاں سے کہیں نہ رہیں  
صدے کی کہ یہ بھرتے کی ایک بھرتی  
پہنڈی کے یہاں سے کہیں نہ رہیں  
کہ یہاں سے کہیں نہ رہیں



وایک لکھنؤ بہاؤ صاحب نے اس کی ایک کاپی لکھی  
کسی جگہ پر تہذیبی لکھی ہے جس کا نام لکھا

فصل دوم

آغا صاحب

دوبہو فی رخت دیو

راوی کو داری تیرا تھو  
نہیں ہے پھر پھر تیرا تھو  
اس سے کہ میں کو ربا پر  
تیرا تھو پھر تیرا تھو  
نہیں ہے پھر تیرا تھو  
نہیں ہے پھر تیرا تھو  
نہیں ہے پھر تیرا تھو

اس کی جگہ پر تہذیبی لکھی ہے  
اس سے کہ میں کو ربا پر  
تیرا تھو پھر تیرا تھو  
نہیں ہے پھر تیرا تھو  
نہیں ہے پھر تیرا تھو  
نہیں ہے پھر تیرا تھو  
نہیں ہے پھر تیرا تھو

انکو تو تم سے دل سے بھلایا  
اور سحر سے بین و قوت  
حاری تھی سات اہل حرم پر  
فوج و کیم

فاوان سیکھتے نالان سیکھتے  
اس عمر میں زمران کی مہمان سیکھتے  
کیا کیا ترس دکھ کر کہیں دل میں تھی  
اس عمر میں یہ خاتمہ میرا ن سیکھتے  
دیر اس کی آبادی تھی کئی کسری آہ  
سبھیپ میں جو اس دم نہیں گریا سیکھتے

بہا نہیں کہہ لو کہ تو کفن ملک نہیں کون  
اب بڑی جوتی یہ میں تریاں سیکھتے  
کون آہیلا جب پھوٹے جھٹکے تھے  
دھوس کی تری گھر بھی جھٹکے تھے  
اب اس نے فی بی کے کیا سب کچھ تھے  
موتیوں کو تو کیاں سے تھے

<p>         باوقا کمال          رافق کوئی کہتا تھا مر کی ایدان کینا          فہم دیکھ          شے نہ کہ دو ستر دو وہ سحر ہوگی          کھو بیادت کردو وہ سحر ہوگی       </p>	<p>         نور کیم تر کمال ہو دیکھو تو کیا کھو کمال          جہ سے کلمہ پڑھو تو وہ سحر ہوگی          بولتے ہیں جالو دیکھو تو کیا کھو کمال          سحر ہو تو ان کا سحر ہو تو وہ سحر ہوگی          کہ کے نظر ابرہہ رافق بیگم خدا          سحر ہو تو وہ سحر ہوگی       </p>	<p>         دیکھو تو کیا کھو کمال          رافق کوئی کہتا تھا مر کی ایدان کینا          فہم دیکھ          شے نہ کہ دو ستر دو وہ سحر ہوگی          کھو بیادت کردو وہ سحر ہوگی       </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>پرس پیم ای رسوئی دل میں بہت ہمت تھی          اور پیلو خلہ کو لودہ بھر گئی          قہم دیکر          شے نہ کہا اہ بھر ہو گئی یاد تھی          ٹھہر لو نہ ز سحر ہو گئی یاد تھی</p>	<p>رات کی سب گزرتی تھی دل سے          جس پیر بے رونق کی کسی نہ پھانسی ہوئی          کہ رخصت کر ہو گئی یاد تھی          کہیں کی تیار سی ہو چھو بہت ہمت تھی          یاد تھی کہ کس کس کو ہو گئی یاد تھی</p>	<p>لو وہ جھپٹو رہا غرق عطر دیں کیا          لڑائی میں کوہ و بحر ہو گئی یاد تھی          بے گناہ بنے بیسبیل بھیر دھانے          تم کا ایک دل پڑا تیر ہو گئی یاد تھی          آخری سیرات ہی کیا مرا ساقی          دیکھو تو بھکر نظر ہو گئی یاد تھی</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



بوسے امام زمان صبح تہادت یوں  
 دینی اکبر اذال صبح تہادت یوں  
 پردہ لوہنا از آخری کرلو نیا از گھڑی  
 ہموگی قیامت عیال صبح تہادت یوں  
 یادیں حق کی گم نہیں کئے گلے نخل  
 ہوسے گلہ حق جہ رواں صبح تہادت یوں

بس کی کرد بندگی حق ایسے افکنی  
 ایک دہ پتہ اس دیکھ صبح تہادت یوں  
 بکھو لو خدا سے کبھی ایسی بی زندگی  
 فانی ہو کر یہ سب بہاں صبح تہادت یوں  
 شکی جو کچھ کرنی ہو کرلو وہ لے دو ستو  
 دیکھے کیا ہو وہاں صبح تہادت یوں

قیہ نظر تم رکھو اور تیر دل کرد  
 نام خدا و بد و بیاں صبح تہادت یوں  
 قیہ دیکھ  
 ترشے کہاں ہے حرم مارنا مطلق نہ دم  
 بیب ہو مرا سر قلم مارنا مطلق نہ دم

اگر سچے پتے لگائے تو اسے لگا کر  
اس کا بھی کرنا نہ محم دارنا مطلق نہ دم  
موت کا دن آنا ہی سب کو دیکھ جائی  
علم خدا بر سر م دارنا مطلق نہ دم  
کیسے براہ رضا بایا نے سر دیز یا  
بھائی نے کھایا کہ تم دارنا مطلق نہ دم

پانی سے تر بنائیں گے قید میں بیچا بیچا  
پلوں کے الم پیرالم دارنا مطلق نہ دم  
عابد سب یقوت قافہ سالار نہ  
نوکا سے رون و غم دارنا مطلق نہ دم  
ساتھ ہو جیب قافہ بالوں کو لو نہ چھو  
بیزوں پر سر بالوں علم دارنا مطلق نہ دم

سرم کو کٹائیں گے ہم کو کٹائیں گے ہم  
ظلم اٹھائیں گے ہم مارنا مطلق نہ دم  
کون کا دربار ہو نہ ہم کا بازار  
صبر سے رکھنا قدم دارنا مطلق نہ دم  
دوست بدلتی نظر یار نہ ہم  
لاکھوں کر لگوں ستم دارنا مطلق نہ دم

پہ چھلان مارا پوچھا اگر فنا ہے تو ہر اک لکھ کر ادا  
 دے گا تو تم نے کیا بھیجا مال کی ہماری دیکھو وہاں  
 بھوکے کھڑے تھے کیا درزدوں کو پاتا میری جان  
 سہا جان کی جہاں نہ پھر بھی تمہاری دیکھو وہاں  
 دھمکتے دروازے وطن بولتا تمہاری جیسے بول  
 دامن کو دے رہا ہے پھر ملے دہرائی دیکھو وہاں

آج تو تمہاری مثل لڑتے ہیں لکھ کر دیکھو وہاں  
 جہنم تو بھی زمین کی پانی ہوئی بھاری دیکھو وہاں  
 یہ لکھتے تھے کہ تو خدا نہ پکاری کی دیکھو وہاں  
 یہ لکھ کر کہیں تھے کہ میں ان ہاتھاری دیکھو وہاں  
 داد کا تمہاری کچھ نہ کہتا تھا پیغام دیکھو وہاں  
 تمہوں کو کہہ کرے چھو کیسے داری دیکھو وہاں

بوقت کہ تمہاری مثل لڑتے ہیں لکھ کر دیکھو وہاں  
 تم کو خدا کی قسم مارنا ملحق نہ دیکھو وہاں  
 موت سے چھرا نہیں بات کیا دیکھو وہاں  
 عورت پر تمہاری قسم مارنا ملحق نہ دیکھو وہاں  
 کیا کروں اس سن میں اس وقت کیا دیکھو وہاں  
 کہتے تھے کہ تمہوں کو ہم بدم مارنا ملحق نہ دیکھو وہاں

<p>             قسم کا عہد شکر کی قسم کو کھانے کا صبر بھی سہا جائے              شکر کے سہنے کی بات کی باری کی کمیوں نے              پاؤں کی کمی میں اور وہی بکری جب شکر              نہ پائے گا تو اس کے پاس اور ساری کی کمیوں نے              جب یہ عہد کے پاس اس کے پاس کی کمیوں نے              جب یہ عہد کے پاس اس کے پاس کی کمیوں نے           </p>	<p>             شکر کی قسم کی ہمدرد شکر نے اس کی ہمدردی              کہوں کہ نہیں ہیں وہ ہمدرد ہمدرد ہمدرد              کچھ پانے والی کا زار و حیران نہ پائے گی              شکر کی قسم کی ہمدرد شکر نے اس کی ہمدردی              شکر کی قسم کی ہمدرد شکر نے اس کی ہمدردی              شکر کی قسم کی ہمدرد شکر نے اس کی ہمدردی           </p>	<p>             شکر کی قسم کی ہمدرد شکر نے اس کی ہمدردی              شکر کی قسم کی ہمدرد شکر نے اس کی ہمدردی              شکر کی قسم کی ہمدرد شکر نے اس کی ہمدردی              شکر کی قسم کی ہمدرد شکر نے اس کی ہمدردی              شکر کی قسم کی ہمدرد شکر نے اس کی ہمدردی              شکر کی قسم کی ہمدرد شکر نے اس کی ہمدردی           </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اے دوستو! تم بھی جبری کا شکار ہو کر رہ گئے ہو  
 اسی غمی کی میں کیا کروں میں تم کو مارا دیکھو اسے  
 تم کو دیکھو  
 میرے پریشاں بہارن کو بچاؤ اسے میرے غلام  
 میرا غم پہرے میں ہے کوئی نہ بچاؤ اسے میرے غلام

چہ بیکار ہو تم بھی میرے غمی شہزین کا دراز میرے غمی  
 ہر شہزادے کا یہ ہے ایک شہزادے کو مارا دیکھو اسے  
 اس کا ہوا تھا اچھے دوستوں کو مارا دیکھو اسے  
 کیا میرے کیا شہزادے کو مارا دیکھو اسے  
 اسی رضا یار نے تقدیر کو مارا دیکھو اسے  
 کیا میرے کیا شہزادے کو مارا دیکھو اسے

قلم کو بدلتا تھا دریا کو بھی مارا دل کرنا مارا  
 کہ جس سے بہو لا صہب تم کو مارا دیکھو اسے  
 میں کہتی رہی اسی اکیسے کھانے کو مارا دیکھو اسے  
 شہزادے کو مارا دیکھو اسے  
 دی دو قتل میرے شہزادے کو مارا دیکھو اسے  
 بس دیو قتل نے اس صہب قلم کو مارا دیکھو اسے

کہتی ہوئی تھرتھانے میں طالع فرما دے تو تیار  
 رہتی یہ قسم پڑی رسا کو مشا دے یہ مظلوم  
 غم کو کی کیا کہہ سکتی ہیں مظلوم  
 نے سو سو تھوڑے تھوڑے ہاتھوں سے  
 آہستہ آہستہ ہوا اور شک بہا دل سے یہ مظلوم

ایتھو کو درخیز سے تیرے ظالم بیدار تھی زنا  
 درتی ہو سکتی تیرے کو اس میں چھپا لے یہ مظلوم  
 باؤں سے پڑھا دلی کو اب تیرے میں کی کو یہ مظلوم  
 تم ان کے سر پہ پڑا لگا دے پڑھا دے یہ مظلوم  
 دکھاؤں ستم ظالم نے کی تیرے کے لیے موت  
 کرتا تو پھر افاق میں تم کے دھواؤں سے یہ مظلوم

امان کو بھی بابا کو بھی ناکو بھی روئی ہوا ہوا شک  
 اب غم میں تیرا تو مجھ کو تم پائتے رلاؤں سے یہ مظلوم  
 اگر کوئی ستم ظالم کو نہ عیاں صمد رعبا بہر کو یہ مظلوم  
 غم قرار لے لیا کوں بہا ساری تیرا دے یہ مظلوم  
 انہوں کی غصے میں دھکے لڑے اس اہول الجرم  
 اور تجھ کیلئے دیکھ کر تم حق کا دے یہ مظلوم

سب سے بدست و اول مولیٰ ایک نابینا کی طرح  
 کہ جہاں پہنچے گا تو ستاروں سے ملے گا  
 کہ جس سے وہ ملے گا اس وقت میں وہ زبان بہا کر  
 کر کے بولے گا کہ میں نے تم کو پہچان لیا ہے  
 ورنہ اگر میں نہ پہچان لیتا تو میں نے تم کو پہچان لیا ہوتا  
 اب تک اس کا کہی کہ میں نے تم کو پہچان لیا ہے  
 اب تک اس کا کہی کہ میں نے تم کو پہچان لیا ہے

شادی کی ما آگیا تھوڑا سا بھائی بھائی  
 انور سے مری کر کے خدائی علی اصغر سے  
 ستمیہ پہنچے گا تیرے سب سے اصغر سے  
 دانی کی بھر دینے سے حل کی تیرے سے علی اکبر  
 کہ عین سے ورنہ کی تم کو پہچان لیا ہے  
 لانا نہ بولوں گی با تیرا صفیر سے علی اکبر

بانٹنے کا ہر شے لیاں لیں  
 تم کو کر کے دیتی رہی لے یہ درو علی اکبر  
 کیا سوچو ہو رہی کی کچھل کی تیرے ننھا لہو  
 ان ظالموں سے چین کی سر کو کچھ چا رہی علی اکبر  
 ارمان سے دلوں سے لکے کو تیرے بیاد و حسرت و دوا  
 لائی تیرے بیاد و کھنکھاتی تیری درو علی اکبر

بہشتیوں کا دھنا نا تو اچھا اور شہنائی پھونکنا  
 فرمایا سیکھنے کے لئے ہو کر اچھا غلام بن کر  
 پھر لوئے کہ اس بہر کا باقی تو ہم سب کا  
 کہ ہم یہ عیوض جہنم کو ملو گے نیکو بہر کا  
 عبادت سے کی عرصہ کے سب سے بہتر تو یہ ہے  
 بہر کی بہانہ سے کہ شہنائی اور غلام بن کر

شہنائی کے لئے ہم سب کو چاہئے  
 شہنائی کے لئے ہم سب کو چاہئے  
 شہنائی کے لئے ہم سب کو چاہئے  
 شہنائی کے لئے ہم سب کو چاہئے  
 شہنائی کے لئے ہم سب کو چاہئے  
 شہنائی کے لئے ہم سب کو چاہئے  
 شہنائی کے لئے ہم سب کو چاہئے  
 شہنائی کے لئے ہم سب کو چاہئے

مولیٰ بھی بہشتیوں کا دھنا نا تو اچھا  
 دیکھو تو ذرا بہلا جاوے شہنائی  
 دیکھو تو ذرا بہلا جاوے شہنائی  
 دیکھو تو ذرا بہلا جاوے شہنائی  
 دیکھو تو ذرا بہلا جاوے شہنائی  
 دیکھو تو ذرا بہلا جاوے شہنائی  
 دیکھو تو ذرا بہلا جاوے شہنائی  
 دیکھو تو ذرا بہلا جاوے شہنائی



سرور کا کیا انتظار نہیں تم کو میں نہیں  
 بڑا کہاں چلائی تیرا دیدار عبادت  
 ایک عمرت کو ہے عمر قیام کی مستی میں  
 سوئے ہیں کلمہ کا یہ حلقہ ہر طرف  
 مرضی اور نادمی تو نہیں لگا چکا  
 نواں کے تیرے ہر دست تیرے چہرے  
 کی جگہ پر ہے عبادت

کی طرف یہ عبادت ہے یہ قدر ہے  
 ابو یوسف کے تیرے نہ رہا روز  
 گروں میں خفا کی ہے عمرت لالہ فریب میں  
 اب زندگی اپنی ہے ہر سو عبادت  
 اب تیرے دست میں ہے کلمہ کا یہ حلقہ  
 رہتا نہیں اب تیرے ہر دست تیرے چہرے  
 کی جگہ پر ہے عبادت

تیرے انیا کو تیرے ہر دست  
 ہے تو نہ تو تیرے ہر دست  
 دیکھ کر تو تیرے ہر دست  
 زباں کے تیرے ہر دست  
 تیرے ہر دست  
 تیرے ہر دست

یہ نعلی پھرتی کو دیکھی اپنی بھائی چھٹی  
 اس کے بیٹوں نے مری کو دیکھیں خبر پڑی علی اکبر  
 کہ مری آتلی کی پوز نہ چھوگا پھر پڑی علی اکبر  
 کس کو کہوں سو رشتہ کی پوز نہ چھوگا پھر پڑی علی اکبر  
 تاتسہ پوز نہ چھوگا پھر پڑی علی اکبر  
 کہ مری کی پوز نہ چھوگا پھر پڑی علی اکبر  
 ہرگز نہ چھوگا پھر پڑی علی اکبر

اک بابا کو خوف بڑا سے بھلا باور بھلا باور  
 کا خوف سلمان محمدی کے لئے پھر پڑی علی اکبر  
 چھاتی کا مری دیکھ کے کوئلہ نہ چھوگا پھر پڑی علی اکبر  
 زینہ کوئلہ کس کی میں تم مست علی کی پوز نہ چھوگا پھر پڑی علی اکبر  
 اچھا رہا میں کی یہ قاتی میری بی بی کی پوز نہ چھوگا پھر پڑی علی اکبر  
 کس کو کہیں پوز نہ چھوگا پھر پڑی علی اکبر

بولنے کا پتہ نہ تھا کہ کون سا کون سا علی اکبر  
 کہوں کا تیرا یہ چھاتی کے پھر پڑی علی اکبر  
 بھٹی بی بی کو نہیں نہ چھوگا پھر پڑی علی اکبر  
 اور کی پوز نہ چھوگا پھر پڑی علی اکبر  
 کیا ان کو نہ چھوگا پھر پڑی علی اکبر  
 کہ وہاں ہم باغی تھے سے کی پوز نہ چھوگا پھر پڑی علی اکبر

اے مراد زلف اے مرا سر نہیں  
 سب بھی نہیں پتھر ہواں مگر  
 میرا سر ہوتا ہے دیدہ دل روتابے  
 کہ یہ کھاتا ہے میرا تو ان مگر  
 خاک مری زندگی پتھر جان کی  
 پتھر کی زندگی پتھر ہواں مگر

کئی مٹی یا فیروزین پتھر ہواں مگر  
 ہونے لگے جس جین پتھر ہواں مگر  
 گھر کا اجالا مرا گودی کا پالا مرا  
 گیسو دل والا مرا پتھر ہواں مگر  
 اے منادی مرا شاہ مجازی مرا  
 اکبر فاضلی مرا پتھر ہواں مگر

وہی مٹی کی کج حرکت  
 پوچھ سدا چرا نہ ملا خاک کے نہ ہری ہری علی اکبر  
 یہ تیرری نہ کیا کہوں ہوں ہر کھانا ہر پتھر  
 جس نے پیر نہ کہتے کا اس نے سمجھا کہ ہری علی اکبر  
 فیروز دیکھ

<p>فوض نہ پڑھوے دیر کی کہنے میں تورا دور کہ تیر تیر کہنے میں تیر کی یہ حالت تیر</p>	<p>فوض دیکھو</p>	<p>کتنی تھی بات بکالے موم اکبر علی کتنی اکبر بولے موم اکبر علی</p>
<p>سنا کہ مر چھوڑا کہ جتنا کرھوں تھوڑا گو دین دم توڑا کہہ کر سنا تھوڑا تھوڑا تھوڑا</p>	<p>دم نہیں لگو ذرا تیر تیر ہم ہیں اکی موت تیر تیر کہہ کر سنا تھوڑا تھوڑا تھوڑا</p>	<p>کس کی فخر تھوڑا تیر تیر کہہ کر سنا تھوڑا تھوڑا تھوڑا کہہ کر سنا تھوڑا تھوڑا تھوڑا</p>
<p>لے بھواں مر گیا تھوڑا تھوڑا بال کو فاضل گی تیر تیر کہہ کر سنا تھوڑا تھوڑا تھوڑا</p>	<p>ان کو تیر تیر تیر تیر کہہ کر سنا تھوڑا تھوڑا تھوڑا کہہ کر سنا تھوڑا تھوڑا تھوڑا</p>	<p>کہہ کر سنا تھوڑا تھوڑا تھوڑا کہہ کر سنا تھوڑا تھوڑا تھوڑا کہہ کر سنا تھوڑا تھوڑا تھوڑا</p>

دھاریں ابھری تھیں کچھ فیر فیر  
 دیکھتے بہر اتراتے مرے اکبر علی  
 بسے موانے تو اے سال بھٹا بھٹا رواں  
 کیا یہ کیا یک سال بھٹا بھٹا اکبر علی  
 ابھی نہیں کھوتا منہ سے نہیں بولتا  
 مال سے کمر بٹھاتے مرے اکبر علی

پیارے دل بے شک تھی کہنتھا اعلیٰ  
 پانی نہ بچا لائے مرے اکبر علی  
 ہائے پیہتی رسی خاک مری زندگی  
 تجھ سے یہ تو رہتھائے مرے اکبر علی  
 جینا کہوں گی ترا لاؤں گی تیری وطن  
 میرا قویہ قصہ تھائے مرے اکبر علی

لال و سرتا پنا ہے مرے اکبر علی  
 سیتہ سہرچی ترے لال سے کسی  
 یوسف گلہوں قیاس ہے مرے اکبر علی  
 بہرے دلدار پیر جان کی اپنی خدا  
 تجھ سے یہ فادر تھا رے مرے اکبر علی

کوکھ سے میں لٹ گئی ہنس بھیا جوی  
پس بجی تیرا چلائے رسا کر  
جہاں کی جیب میں دھن روٹ گئی تیرے  
بہرے ترا ہجر ال رسا کر  
پوچھنے کی صورا تجھے بھائی مراد علی  
کیا کہوں گی میں بھلائے مراد علی

ہاؤ کا رد و الم کیا کروں غافل  
کرتی تھی فوج رسا ال رسا کر علی  
فوج دیکر  
تھیرے بھلائے کو تیری فوج دیکھائی ہر علی

ارمان تھا وہی کہ تیرا یہ کہہ کر بھی چھوٹی سین  
جس سال کو بھی تھا اب بوجھ نہ پائی  
خوش رسا سنے در لہو نہ تھا پائی ہر علی  
دھن تھی تری کیا کہے تیرے یہاں ان  
تھیں تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی  
تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی

<p> یہ اسے شکر کے ہو نہا دی کہ ملک سے ہمارے  ہیں تم کو تو یہ ہے کہ کتنی ہندوئی ہمارے  یہاں کتنی ہی قوم تھیں وہاں ہمارے  موسوں سے کچھ بڑے ہیں اور قریب  کسوں کے یہ تو ہیں ہمارے  اسی میں سے ہیں ہمارے  یہاں ہمارے ہیں </p>	<p> یہ چاروں اور دیگر قومیں  اس تمام مری کے ہیں کہ ہمارے  اور مری کے ہیں کہ ہمارے  اب ہم اس کے ہیں کہ ہمارے  کل کے ہیں کہ ہمارے  یہ قومیں ہیں کہ ہمارے  یہ قومیں ہیں کہ ہمارے </p>	<p> ہندوئی کے ہیں کہ ہمارے  ہندوئی کے ہیں کہ ہمارے  ہندوئی کے ہیں کہ ہمارے  ہندوئی کے ہیں کہ ہمارے  ہندوئی کے ہیں کہ ہمارے  ہندوئی کے ہیں کہ ہمارے  ہندوئی کے ہیں کہ ہمارے </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>منا این نویزری استوری که با بجهت  دی نون کوری است منک دهان بجهت  تیرای تا بکانه که بجهت منک  کیتی تقی ده افلاک ستی بجهت  نویزری</p>	<p>نویزری که با بجهت منک  تیرای تا بکانه که بجهت منک  کیتی تقی ده افلاک ستی بجهت  نویزری</p>	<p>نویزری که با بجهت منک  تیرای تا بکانه که بجهت منک  کیتی تقی ده افلاک ستی بجهت  نویزری</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------



مگر کچھ انھوں نے ان کی بیعت کی نہ تھی  
 دے دیا انھیں کچھ عرصہ کی بیعت تو ان کی  
 مشیت کے خلاف تھی نہ کہ ان کی  
 عقل کی اور کہ یہ ان کی باقاعدہ بیعت نہ تھی  
 دنیاوی اس لیے یہ ان کی بیعت نہ تھی  
 اور وہ ان کی بیعت نہ تھی کہ ان کی بیعت نہ تھی

لیکن یہ سب باتیں ان کی بیعت نہ تھی  
 لیکن یہ سب باتیں ان کی بیعت نہ تھی  
 لیکن یہ سب باتیں ان کی بیعت نہ تھی  
 لیکن یہ سب باتیں ان کی بیعت نہ تھی

لیکن یہ سب باتیں ان کی بیعت نہ تھی  
 لیکن یہ سب باتیں ان کی بیعت نہ تھی  
 لیکن یہ سب باتیں ان کی بیعت نہ تھی  
 لیکن یہ سب باتیں ان کی بیعت نہ تھی





تفانکے ہر کسی کو کھلے ہاتھ کے چور لہجے میں  
چلا دے ہر کسی کو کھلے ہاتھ کے چور لہجے میں  
مجرم کے سر پر لہجے میں کھلے ہاتھ کے چور لہجے میں  
ادب و انصاف کے سر پر لہجے میں کھلے ہاتھ کے چور لہجے میں  
درگاہِ حق کے سر پر لہجے میں کھلے ہاتھ کے چور لہجے میں  
اس درویش کو حق کے سر پر لہجے میں کھلے ہاتھ کے چور لہجے میں

اچھی دیکھو کہ یہ بیان کون سا ہے جو اراکین اس مجلس  
 میں کسی دیکھوں اور اعلیٰ سطح کی علمی تربیت کی  
 حرکت کے لئے فائدہ دے گا۔ یہ تھوڑا سا دیر  
 اس وقت لگے جو کہ اس کے لئے تھوڑا سا دیر  
 پورا تھوڑا سا دیر لگے۔ یہ ایک دیر ہے جو کہ  
 میں اپنی ہی بات کہہ رہا ہوں۔ یہ ایک دیر ہے  
 جو کہ اس کے لئے فائدہ دے گا۔ یہ ایک دیر ہے  
 جو کہ اس کے لئے فائدہ دے گا۔ یہ ایک دیر ہے

[illegible]

<p>             چاہیو سواں بہان میں تشریف لے              محنت کر لائیں جو پورہ کفن کا ہے              سیرت پر سوزہ کھلے جوانی میں کریں              چاہیو سواں یہاں کہیں کہیں کریں              زینت پہنچا لائیں سیرت اس حال              سبب ہم پورا زعموں سے لگ کر نہ لے         </p>	<p>             بہت محنت کو پاپ کے کم ہو جانے میں              فوج سناں سے پیرتے تھوڑا کھینچ لے کر              بول کر پھر تھام کے باؤ میں لے کر              بول کر دو کو پھیلنے کی کوشش کر لے              سہا سہائی گوہ کا پالا ہے پوراں              دیکھ کر در قریب یہ پھر تشریف لے         </p>	<p>             تو میں پیادہ کی کھاکر میں تو گیا              ارادہ اتنے میں بجھے اس کی دھن کا              کہ انکھاری دیکھ کے قہر سے کھنکھاتا              کھنکھاتا کی جان تھاں سیر دیکھ رستہ کا              نئی نئی دیکھ چکے تھیں چاہاں در ہاتھیں علی              یہ سیرت عزت حق اس میں تشریف لے         </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>اب کی طرف لائے          لائے پرتوں کے یہ کھینک لائے          بجا دے یہ زینب مغل کے تہ          پوچھ لیا گلے کے حال کہ تھکتا ہے          ہنہ دیکھ لیا اسی کا تو پھر کھینک لائے          اس آخری یہ سنا جب ان ہنک لائے</p>	<p>آقا دراز ہر          دل سے حب تو آپ ہر از زندگی مر          ہوا یخین کا ہے          (تجربہ دیکھو)</p>	<p>پتھر پتھر ہوتے ہوتے اب ہوا ہوا          زبان بولنے لگا پھر چھاتی سے پٹا لوائے          حضرت نے چھاتی کو چھ لکھا اب ہر گل میں کیا          شہادت فرما کر پتھر چھاتی سے پٹا لوائے          کہنے پھر اسب در بدلت کی نہ مینا کی پتھر          یہ ہم در میرا جگر چھاتی سے پٹا لوائے</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>دشمن تھا ویر بہن گردن حق میری لادریں  شکر ابر حال پر تجھ کی سے لڑا لڑے  بڑا ہے تلے یا وہ منزلوں چلنا  بابا مر اس صبر بھرتی سے لڑا لڑے  تہائی کا صدمہ اس سب سے زیادہ سخت تھا  دارا بھرتی در بدر بھرتی سے لڑا لڑے</p>	<p>وہ مصنف تپ وہ در و در کچھ غلام لاش  احسان خواہا اگر بھرتی سے لڑا لڑے</p> <p>فوج دیکھا</p> <p>جی نہ شکی کھا دیکھوں منہ پاپ کا  شکر کہ سر جہاد بھلوں منہ پاپ کا</p>	<p>ان کا کہ لکھ باقی تو کر لیتے  سے لکھ لکھ پھر پھر دیکھوں منہ پاپ کا  تیرا بھرتی ہے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  جان بھرتی لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  پانی منہ پاپ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ  پانی منہ پاپ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پھر تو ایمان لے آگے ورنہ تیرے ساتھ  
 نہ رہا تو فریاد باقی اور اے  
 بجا کی صورت تو دوزخ و جہنم کی  
 کڑو سب کی مری اے اعدا سے پناہ کی  
 دے میں کچھ بارہ سوڑے تیرے مری  
 وارث پڑتے تھے بوجھ کچھ تیرے  
 چاندی

رہیٹ نے یہ وی لاش قوط  
 تیرے پوئی تیرے کچھ پوئی تیرے  
 سب سے قاسم واکم بھی سدرھلے  
 سب سے قاسم واکم بھی سدرھلے  
 سب سے قاسم واکم بھی سدرھلے  
 سب سے قاسم واکم بھی سدرھلے

لے شہ علی مقام آخری سے  
 اس لئے تیرے یہ تھا دیکھوں منہ  
 سب سے قاسم واکم بھی سدرھلے  
 سب سے قاسم واکم بھی سدرھلے  
 سب سے قاسم واکم بھی سدرھلے  
 سب سے قاسم واکم بھی سدرھلے



حضرت ابداً شرم اچھا نہ کیا  
 کہ روبرو درخت کا جینا پھوٹے بنا  
 سناں ارسا رہتی تھی کہ اس کو رشتہ تھا  
 جوان ہوا اب بس ہم پر یہ پھر آئے نہ بنا  
 پھر اس نے پھیل کر دی پھر اس نے چھل چھل  
 پیرا کی کہ کراہی سنہاری کی تیرے کہ نہ بنا

جہاں لوگ شرم اچھا نہ کیا  
 حضرت یہ غلام اگر سب عدالتی ابرار  
 عالم کو شرم میں یہ کیا بلکہ ہر درویش  
 ہر گھر کے اپنے بچے موت سے ہر گھر پہلے  
 فوج دیکھ

سرخ عین لکھتے ہیں گنگا دھوا جی  
 تیری ہر صدا یا بتا کر تیری ہر صدا  
 تم تیری یہ صلوں کی گھر کی ہر صدا  
 سر نہ کرنا دین بچہ نہ کھانی ہر صدا  
 تیرے ہم ہیں چھوٹے بچے ہر صدا  
 کہ کہ ہوں سب بھائی تیرے ہر صدا

<p>تن سحر کجای عین پیرا خطا اگر کجای کیم بھول گئے کسری بخت کا رتیر بھول گیا بیت بیکتی تھی چھوڑا تھی تھی وہ کھینچا گیا سے زادی کی خالی بی بخت بھی بہت بھول گیا کھیتی تھی وہ بھی کبھی در کھینچا گیا شیخ کہ جیتس سے کلا بھی کھینچا گیا</p>	<p>یاد قلم سحر کے تھی بہت سحر و شکر کی دل قیہ میں بھی ہوئی تھی سحر و شکر کی کرتا بھی بھر قون میں زکات بھی پیرا خطا اور در کجی مرسا کا نے قون بھی پیرا خطا اس پیرا خطا مرقعہ قون بھی پیرا خطا والہ قون میں بھی پیرا خطا</p>	<p>دکھائی لکھا کہ لکھی لکھی لکھی لکھی سن سحر یہ نصیرا بھر لکھی لکھی لکھی فہم دیو ات زمرہ لکھی لکھی لکھی لکھی مکھی لکھی لکھی لکھی لکھی</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>۱ کے متل میں غم کی رقی المشریہ کو لکھا  میری صورت پہ جا دینا رقی تیری غریب کو لکھا  قبر لاؤں تیری پری پرست سے تجھ کو لکھا  کی تہوں سے چھو بیوی ایسی کہ مسلمان ہو  بیچا کہ کو دھنا یہ کیا حق پرست جو حلال یا  مرے دم ملت پانی لا دشت ہوئے ہمارے</p>	<p>شادی تو غم کی جھلکی ہے  دوبارہ شادی کی جھلکی ہے  ہر بھروسہ پرستی تھی غم کی جھلکی ہے  سیر کی پلوتی کی جھلکی ہے  میرے چہرے کو سر کی پلوتی ہے  اے شہر تیرے سر کی پلوتی ہے  اے شہر تیرے سر کی پلوتی ہے</p>	<p>دہ پور اک شہر ہے  اور پور اک شہر ہے  بجلاؤں میں ہر اک شہر ہے  اکی انھوں میں ہر اک شہر ہے  لٹ لٹاؤں میں ہر اک شہر ہے  سیر کی پلوتی ہے  سیر کی پلوتی ہے</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تیر تری قدر کچھ جانی تھی با ابرین پانی  
مرس جانی مرس جانی حسین بن حسین من  
اسل مست سے ذرا داری تری کچھ کو ذرا داری  
پھر کس اسیب کچھ یہ بھی داری حسین بن حسین من  
تو صاحب حق نازک پر چلا یا شکر نے خیر  
بھائی میں بسک و مضطر حسین بن حسین من

کیا جانے والی  
فقط دیکھ کر لڑتی ہیں کی بات  
نہیں پروردگار مگر یہ کہتی تھی کہ ان ہی کو  
فقط دیئے گئے

کہا زہرا نے باقیان حسین میں حسین حسین  
کیا کسی نے تجھے کیا حسین حسین حسین

[illegible]

ران میں زینب یہ کہتی تھی کہ میری ماں کا دل  
 بڑا بڑا دل ہے میری ماں کا دل بڑا بڑا دل ہے  
 جس جہاں میں تو ہو گئی تھی وہاں میری ماں کا دل  
 پہنچا ہے اس لیے کہ میری ماں کا دل بڑا بڑا دل ہے  
 اکیس برس پہلے میری ماں کا دل بڑا بڑا دل ہے  
 کہن اکریجے اب چاہے میری ماں کا دل بڑا بڑا دل ہے

جسے یوں دکھایا کہ تیرا جسم جلا رہا ہے  
 تجھ کی کیا رستہ تیرا جسم جلا رہا ہے  
 میں تیری دیکھ رہی تھی تیرا جسم جلا رہا ہے  
 یہ صورت دیکھ کر دھڑک رہی تھی تیرا جسم جلا رہا ہے  
 تیرا دل دیکھ کر دھڑک رہی تھی تیرا جسم جلا رہا ہے  
 تیرا دل دیکھ کر دھڑک رہی تھی تیرا جسم جلا رہا ہے  
 تیرا دل دیکھ کر دھڑک رہی تھی تیرا جسم جلا رہا ہے

تو تھا میری ماں کا دل بڑا بڑا دل ہے  
 کیا تیرا جسم جلا رہا ہے میری ماں کا دل بڑا بڑا دل ہے  
 جس جہاں میں تو ہو گئی تھی وہاں میری ماں کا دل  
 پہنچا ہے اس لیے کہ میری ماں کا دل بڑا بڑا دل ہے  
 اکیس برس پہلے میری ماں کا دل بڑا بڑا دل ہے  
 کہن اکریجے اب چاہے میری ماں کا دل بڑا بڑا دل ہے

<p>اب لک کر دیتی کہ بلاتوں میری بھائی سدا کو          سیرا دشمن ہوا اور زمانہ شب کی جا تمہیں          سر کھٹے مٹی ہوں میں تانا تمہیں بھائی سدا کو          اس کی آفت دیکھو پیر کی آپ کی جہانور کی چھوٹی          اس کی آفت دیکھو پیر کی آپ کی جہانور کی چھوٹی</p>	<p>تجھ میں ہی خلا توں پہنچا درد بڑھتی ہے          کوئی دلی شہوارش دیکھ کر میری بھائی سدا کو          چھوٹے زہر اکروڑ کر پکڑی پیت کرنا سر کھٹے          اداں صحت سے تیری ہو داری میری بھائی سدا کو          تم کو شہر کی تیر تھی وہاں کے درد بڑھتی ہے اداں          کھلیک میرا سر تھی اداں میری بھائی سدا کو</p>	<p>اس کی ہا ہا کہ ہمارے دیکھو ہم کے کھٹے دل          کہنے کا احوال دیکھو ہم کے کھٹے دل          پھر غنیمت کی طرف کہہ کر سزا بھائی سدا کو          ہر پہلے پر دیکھ کر سزا بھائی سدا کو          ایسی غنیمت کی طرف کہہ کر سزا بھائی سدا کو          اب ردا کو ہوں غنیمت بابا میری بھائی سدا کو</p>	<p>پیشہ کی سمت راندو تو جہانور کی بھائی سدا کو          اب لک کر دیتی کہ بلاتوں میری بھائی سدا کو          سیرا دشمن ہوا اور زمانہ شب کی جا تمہیں          سر کھٹے مٹی ہوں میں تانا تمہیں بھائی سدا کو          اس کی آفت دیکھو پیر کی آپ کی جہانور کی چھوٹی          اس کی آفت دیکھو پیر کی آپ کی جہانور کی چھوٹی</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ستر و بھائی سدا رہا کہ ہم تھیلہ بکھڑے ہو کر لی جاوے  
 اسے ملو اے نہیں کہ ہم کہہ کر میرے بھائی سدا کو مارا  
 مجھ میں بس ذوقِ حلاوت نہیں ہے پتھر کی طرح سدا  
 جیسا یہاں کرتی تھی اسی دریا بہتی ہے جیسا کہ  
 (ختم ہو گیا)

باقوانے رو کر کہہ چھ کو تیرا دو کہ  
 چاہنے والی خدا بھ کو تیرا دو کہ  
 دانی کی تیرے لئے تجھے تیرا دو کہ  
 صبر ہے اتنا روا تجھے کو تیرا دو کہ  
 چھٹا ہے دل کا تجھے کو تیرا دو کہ  
 ہے تیرے گلے میں جو تجھے کو تیرا دو کہ  
 ہے تیرے گلے میں جو تجھے کو تیرا دو کہ

چنانچہ میرا دل گھبرا گیا کہ یہ تو کیا  
 راج دلا رہا ہے کہ یہ تو کیا  
 چاہتا ہے کہ یہ تو کیا  
 سال ہی اٹھارواں ہے کہ یہ تو کیا  
 دیکھ لوں میرا ترا بج کوئی بیچارہ

گزشتہ آئے گی گھٹ کے غل جاتی  
 تھکے جگہ پر سنا لے مرے تیریاں  
 کون چھایا چھایا بولو کہاں دلیں  
 پے کے نور تھک رہے زخم جگر  
 جلدیے کر دکھایا بولو کہاں آں میں

لوے تیرہ دی وفا بولو کہاں آں میں  
 اکبر سیرہ ظلم بولو کہاں آں میں  
 بانے کے جانی بھی احوال آں میں  
 بارگہ کمر پکا بولو کہاں آں میں  
 یا ایسا کی صدا سن کے مرے مر لیت  
 ہو گیا دل بیٹا بولو کہاں آں میں

ہاں کے بڑھاپے کی اس گنت کے پتھر  
 پر ان شے کے عصا چھو کہ تیریاں  
 ان کے سنت مری بہر خدا رنجی  
 اکبر کو سرفقت بھگوان تیریاں  
 ہوتا یا تھی لے ریں سن کے دل بھری  
 یہ کچھ درد کا چھو کہ تیریاں



اکی تھی مال و خزانہ و قوم  
 پائے والی تیار امر و شمشیر  
 دن کو سدھالے بجھے دیو شمشیر  
 دل ہی مرا بیمار امر و شمشیر  
 مال جھوڑے ترے گردیں ہونے لڑ  
 شے سے دل میں منہ دار امر و شمشیر

میرا بن گیا میرا میرا  
 ہو گیا میرا میرا میرا  
 بھگت ہمارا نشان لے میرا میرا  
 جیسے تہیں بدشاہ ہو لو کہاں  
 صدر نہ تھے ریزیں غنیمت ہو لو  
 کہہ سکے ہی یا بیمار ہو لو کہاں

گو دے پائے میرا میرا  
 سوئے سین دیو ہو لو کہاں  
 میرا میرا شرف دن سے بجھے کہ  
 لے کے گیا راہو ہو لو کہاں  
 تم جو بجھے لالہ رقم ہو گیا  
 ہات کی غمزدگی میں تا ہو لو کہاں

کہ جہاں اپنی رزق پائی با فوٹے سطلان میں  
 کہتی رہی بار بار اوسے ششما ہی آ  
 فوج دیکھ  
 فوجیہ کم و زیادہ تھا متنبہ کیوں واسطے  
 یہ پیدار کی جیسا متنبہ کیوں واسطے

درختا ہوا ہے پھر کچھ لحد دیکھ کر  
 جہاں کی منزل ہے تار اوسے ششما ہی آ  
 دیکھی تو زبردست جہاں کی انور ششما ہی آ  
 اس کا کیونکہ تار اوسے ششما ہی آ  
 ہاں خدا و رسول ہم جہاں کی ششما ہی آ  
 ہم بہرہ وفاق و امر سے ششما ہی آ

پتہ کے پشت جگہ کے پتہ کیوں کے فوج  
 بہتوں کے دل کے تار اوسے ششما ہی آ  
 گو دو کی پھیلائے مال لے اوسے ششما ہی آ  
 کہ ب سے ہا کی سید و اوسے ششما ہی آ  
 گو رکھ کر کو تار بیاہا فوٹے ششما ہی آ  
 ہو گیا کو فوج دیا ر اوسے ششما ہی آ

<p>             ستر کی کہانے کو بجالا دیاں تھی بوسہ بجالا              لائی تھی گھر سے تھنا ہستیوں والے گھر              جہیز بھی دیکھنا باپ کو ترپاں کا              یہ تاروم تور نا ہستیوں والے گھر              باپ ہو بھرتی پھر قدامتھوے کی سن میں ہوا              ذریعہ راہ خدا ہستیوں والے گھر           </p>	<p>             لے گھر ترپتہ ستر دین لے گھر پتہ دین              دودھ کو ترپا دیا ہستیوں والے گھر              باپ کے گھر سے پتہ دین ترپتہ گھر              دھترپ لے گھر قدامتھوے والے گھر              باپ کی تسمت میں تھی آخری خدمت ملی              جہیز رکھنا ترپتہ ہستیوں والے گھر           </p>	<p>             دھناتی کے سہ پہر میں پتہ دین              حافلہ نا گھر حافلہ ہستیوں والے گھر              پاکے نہادوں کی پلور پلور لے لے گھر              باپ بھی آیا ترپتہ لے لے گھر              جہیز کی تھی ایسی ہی پتہ دین              گروں درام حافلہ ہستیوں والے گھر           </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>عظمیٰ غم کی ریزش ہے پیکرِ تمہیں  سنئے یہ تو ترازِ سیموں والے مرے</p> <p>فوجِ ویرانے</p> <p>بوسے شکرِ بالا اب بھی رخصت کرو  سے حرمِ مصطفیٰ اب بھی رخصت کرو</p>	<p>تیرے چہرے پر ہم جہنم کی علامت  حافظ و نام خدا اب بھی رخصت کرو</p> <p>نیرتیب و کلیم سے اس کے میں دیکھ جاؤ  جائے نہ میں اس کے میں دیکھ جاؤ</p> <p>گر سرورِ وقت سے اس کے میں دیکھ جاؤ  رستم و رستم کام میں گئے رخصت کرو</p> <p>سن میں کہا کہ کلامِ اب بھی رخصت کرو</p>	<p>دوستِ سحر کر گئے رہ گئے ہم چھوٹے  سب سے پسِ قافلہ میں رخصت کرو</p> <p>صبحِ شمع و دھواں میں رخصت کرو  شعرِ کلام سے اس کے میں دیکھ جاؤ</p> <p>بھائی سے کی رشتہ ہم اب بھی رخصت کرو  تا بہت قواں سے گیا اب بھی رخصت کرو</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>اصغر بیاض شاہ خدا کا دستہ لیا اب میں دم توڑے روئے سخن تھا بھی اب میں نصرت کرو ہو مری سدا لقا اب میں نصرت کرو یہ ابھی زندہ پل درویش ہو کیوں تھوڑا چھٹا دی دل باپ کا بھیس تھوڑا</p>	<p>دہلی ہون شاہ دی جھانک لیں جستہ میں ہم کر لیا اب میں نصرت کرو فہم دیکھو اب تخت دل چید کر ارسینا سر آپ کا اور بھگس میٹھا حسینا</p>	<p>سرمائی ہوں داری بچھا دھار دھار کرتے بکرتا ہر ہر دربار حسینا بالوں سے بھی منہ بچھکنا نہیں پتہ دیکھو تم زور بشارت حسینا کھنکھناتی میں طلب ہوئی بھلائی اولاد ہی ہو گی یوں قرار حسینا</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



سہایلی دنیا ملا  
 حلاج رو کہ گویا ہر اسرار سمجھ کر  
 کہ جو نہ کر اہو عالم سپاہ ہر اسرار  
 عاقل و کر کے دن سے غفلت حق شری کی  
 تیر ہند انما کہ ہیں ہر اسرار کی  
 سرے میں کی محقق حق شری کی  
 کہ یہ

ہشت خط کی زبان سے کہ وہ عداویں  
 شاہ کی یہ گفتگو پھر تجھے آواز دے  
 (مضمون پر)  
 چلا کے لائق نے کہا حق شری کی  
 دو نام ہر اسرار کیا حق شری کی

میں آگے لا کہ کسی  
 ترانہ میں کہیتے تو پھر تجھے آواز دے  
 آخری دیدار کو دل کو پدارت کی  
 اس لئے آواز دے پھر تجھے آواز دے  
 ضعف بصارت نے آواز دے کر دیا جوتاہ  
 آواز کہاں ماہر و پھر تجھے آواز دے

<p>             طرازی ہادی جہتی صغیرا ہادی بن پاپ کی              دیلاں مدینہ ہو گیا حق مشرق کی لکڑی              اندر صحرایہ ہو گیا قوم شقی مشرق کی لکڑی              شمع ہزار بھٹکا حق مشرق کی لکڑی              پلے میں پلے حق و معاشقے میں یوں کی لکڑی              کہتے ہیں حبیب و احسن حق مشرق کی لکڑی           </p>	<p>             کوئی سیکر کر اب ہو گئے              چھین کے زینب کی رونا حق مشرق کی لکڑی              سحرست ای بھلا کوئی زینب کی لکڑی              عجز نہ کہیں بڑا ہوا حق مشرق کی لکڑی              بھلا دیکھو           </p>	<p>             یہ فلک کی صفا لا مثلاً الحسن بہ کلا              و نشان قاضی بہ کلا قضا الحسن بہ کلا              عجیبی باد ظلم نہ شمع دی بچوں ام کو نہیں              زب الحسن بہ کلا قضا الحسن بہ کلا              بھلا حسن بہ کلا قضا الحسن بہ کلا              خبری تو یہ زور قضا الحسن بہ کلا           </p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



قہار حضرت کہاں نہ کر بھائی کو  
 تحریک کر با زمین نہ کر بھائی کو  
 بہر خدا و الملک بہر بھائی کو  
 بہر شہ لا قہا نہ کر بھائی کو  
 اس کے موعظ میرا سر کاٹے وہ ہم  
 مان مری التجا دے نہ کر بھائی کو

نہ ہوا کہ چرخ کارنگ فریاد نہ کر بھائی کو  
 سر ہوا کہ کہن لاکھ قتل و کشتن نہ کر بھائی کو  
 ہوتا کہ کہن لاکھ قتل و کشتن نہ کر بھائی کو  
 بہر کہ کہن لاکھ قتل و کشتن نہ کر بھائی کو  
 نہ قتل نہ کشتن نہ کر بھائی کو  
 نہ قتل نہ کشتن نہ کر بھائی کو

میر بھائی کہی ہو بیست اگر میں نہ کر بھائی کو  
 میر بھائی کہی ہو بیست اگر میں نہ کر بھائی کو  
 میر بھائی کہی ہو بیست اگر میں نہ کر بھائی کو  
 میر بھائی کہی ہو بیست اگر میں نہ کر بھائی کو  
 میر بھائی کہی ہو بیست اگر میں نہ کر بھائی کو  
 میر بھائی کہی ہو بیست اگر میں نہ کر بھائی کو

کے لئے بے شمار اس علقہ میں ہرگز نہ  
 گئے، ہرگز اگلے دن کے نہ کر بھائی کو  
 کہ نہیں آیا جلال کھو بیچا وہ کہنے کو  
 ہر روز سچا مشیتا نہ بچ کر بھائی کو  
 یہ تر ایمان ہے فاطمہ کی جان کو  
 خوف خدا کر ذرا دے نہ کر بھائی کو

خفا کلام لاوار کرتا ہر یاد نہ  
 بھیس میں اور بے حیا نہ نہ کر بھائی کو  
 کہ یہ دوزخ علقہ میں یہ کھم طاری ہوئی  
 تھوڑا سا پانی ملا نہ نہ کر بھائی کو  
 یہ ترا جو روئے شمر خدا کی دست  
 زایدوں کو اور لایکا نہ نہ کر بھائی کو

بہ نثریں پہنکی زبان میں کی ہر لالہ  
 خوف خدا کی بھائی نہ نہ کر بھائی کو  
 ہر تھا متعلق رزق بہت علی کہتی تھی  
 جب یہ سختی داس کا نہ نہ کر بھائی کو

فہم دیہ



<p>نک جہلم طر عسل کی نخی کی کہنی          پیاں پیچی ہوئی رونی تھی درازت سیر          سی کا الم جو کا عم باپ کا          زنداں میں ہوئی تیری درازت سیر          دن رات مری میری غنائی تھا          پرغوب بسر کر گئیں اوقات سیر</p>	<p>اس اچھائی کہ اسب اور بھائی          سو یا کریں گے تم کو بھی دن رات سیر          سی کا نشاں کان پر سے قول بھر کر          ان صد ہوں کے قابل تھی یہاں سیر          لختہ دل عابد مصطفیٰ کی جبرے          لے دستہ حلال بہت سیر</p>	<p>لختہ          کہو کہ چلو میں نکلا سہارا سہارا سہارا          کہ طوق گردن ہیں گراں اسبہ سہارا سہارا          یہ پوچھ کہ کب کب جلا سہارا سہارا سہارا          سہارا سہارا سہارا سہارا سہارا سہارا          لختہ میں مر رہا دکھارا سہارا سہارا سہارا          لختہ میں مر رہا دکھارا سہارا سہارا سہارا</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ظالم خدا کا خوف کہ رب کی یہیں میری تیرا  
تیرا نہیں دم دور کمر کی یہیں میری تیرا  
پتھر چوں زخم آستراں مایہیں تیرا  
صلہ برائی کی کام کچھ کجی یہیں میری تیرا

میں کا سب کو دیکھ کر کہ ہوا کے جھوکے سے  
اس کے تھوڑے جھوکے سے ذرا آری ہوں طاقت نہیں  
ادب علم اپنی فوج کو دے کر اس کے اس کو چھوڑ  
جہی تہ تم کی کروا کر ہی ہوں طاقت نہیں  
تھمتا ہر جگہ کی تہ میں ان موت و ہلاکت میں  
رو کی گئی نہ تہا کر ہی ہوں طاقت نہیں

اے دوستو! میری تمنا ہے کہ تم سب کو یہ نصیحت ہو کہ اگر تم کو کوئی کام ہو جس سے تم کو فائدہ ہو اور جس سے دوسروں کو فائدہ ہو تو اس کام کو کرو اور اس کام کو دوسروں کو بھی کرو۔

پر کہ ہزاروں آج کا تو تیرے تو میری  
 نئی میں دونوں اور دھرم بھی یہ میری  
 میری کے صوفی خانہ میں جو میری پیر  
 دیکھا اب تقدیر بھی اب میری پیر  
 آہستہ کہ اچھا قدم تو میری پیر  
 کہ جو کچھ میں نے پاس ہو جی میری پیر

میرا زمانہ پہلے اور پشت الیٰ علیہ  
 آتا نہیں بھلا تو نظر بھی میں میری پیر  
 پر دو گرا دیئے میرے کہ ام اور حضرت  
 سہ تو گرا کہ دن یہ میری پیر  
 ستر میں الیٰ مرا میں سے کہ میری پیر  
 میری رو دھن پر ام میری پیر

اکیس میں الیٰ باؤ کا فکا فکا  
 اکیس میں الیٰ باؤ کا فکا فکا  
 اکیس میں الیٰ باؤ کا فکا فکا  
 اکیس میں الیٰ باؤ کا فکا فکا  
 اکیس میں الیٰ باؤ کا فکا فکا  
 اکیس میں الیٰ باؤ کا فکا فکا



بجائی پھیلائی امان حرم میں خوشی خوشی  
 سرخسہ، شہریت، شہر میں خوشی خوشی  
 میں خوشی خوشی میں خوشی خوشی  
 حضور آئے ہیں بابر میں خوشی خوشی  
 وہ آیا تارخ سرور میں خوشی خوشی

ای علم شاہ بخاری کہ ہاں کہانی  
 میں خوشی خوشی میں خوشی خوشی  
 بجائی پھیلائی میں خوشی خوشی  
 وہ آیا تارخ سرور میں خوشی خوشی

سرخسہ، شہریت، شہر میں خوشی خوشی  
 میں خوشی خوشی میں خوشی خوشی  
 حضور آئے ہیں بابر میں خوشی خوشی  
 وہ آیا تارخ سرور میں خوشی خوشی



پہا دریم المظالموں سے بھین  
 اوردی سنبھلا لئے اسے بھین  
 فاطمہ دیر کھڑی روئی ایک مرتبہ  
 بن گئی پھر یہ کیا لئے میں لڑائی  
 عورتوں کی تیرہڑی خون میں کر لائی  
 موتی کوئی سے کیا لئے میں لڑائی

والی کے سر پر سر کر دیا خجرا والی  
 میرے یہ سر پر کھڑکھڑائے میں لڑائی  
 بوجے میں سر پر کھڑا فاطمہ کی بھائی کا  
 خواہم شریب ردا لئے میں لڑائی  
 رو دیا مت میں دیکھے ہوئے ہے کیا  
 دے گی جو زہم اصرہ لئے اسے میں لڑائی

بالہائے کہا اصرہ  
 مال صولے کی بھڑکڑا دو دو لاول میں  
 ہارات پہر باقی بھو نہیں پتلا لاول میں  
 دے بی کی شرب بھڑا دو دو پتلا لاول میں  
 میں بھولا پتلا دو دو پتلا لاول میں  
 غصہ نہ کر دیکھ نہ پتلا دو دو پتلا لاول میں





اے تھی تھی ستمی بہن صدمے تری گھر  
 بھائی عریب تو وطن صدمے تری گھر  
 بچا ترستے ہوئے بھائی صدمے تری گھر  
 اب تو گلے لگے صدمے تری گھر  
 سہ دل و جان بھول اے بے پروا  
 بھرا مراد بھول صدمے تری گھر

تیرے بھائی اٹھو لڑے بھائی گھر  
 دل کی کس فی اٹھو صدمے تری گھر  
 چادر زبر اٹھو پر در سے میں بھائی  
 وارنی کس کو اٹھو صدمے تری گھر  
 لے بی کر بلا اور مدد سے  
 لے یہ کیا ہو گیا صدمے تری گھر

گھر بے تو تھن یہ گھر اے کس سے  
 دیکھو تو ناخائے اے صدمے تری گھر  
 پھر نے کی جیب چمکی کئے بھائی گھر  
 میں ملی سمیوں یا اے صدمے تری گھر  
 روضہ سلطان دل دیکھو تو کس سے  
 میں کس سے کس سے صدمے تری گھر

ہے تھر تری قید پیدامت کی دہائی  
 کہ جو کہ یہ جہان نہایت ہے زینت  
 محروم نہ رہا ہے کہ فیض ہے زینت  
 مہجور یہ کھر قائم سوا ت ہے زینت  
 ملاحظہ ہے عاصیوں کی عقدہ کشائی  
 کہ نہ ترا حلال بہات ہے زینت

کہ سو کھلا گیا میرا زور نہایت  
 بوقت تری مورد اوقات زینت  
 زینت کہ اس سر کے کہ ہے زینت  
 زبان حق شرم تر ہے یہ تہ زینت  
 باری و باخانی مرقا اور مرقی زینت  
 اور دادی کی ایندھن ن ارات زینت

ایہ بات اور زینت ہے یہ بات زینت  
 اب آخری اپنی یہ لاقات زینت  
 اب بالی سکینہ مرقی کہ ہے کی طاق  
 بقیہ ہوا اور ہا پڑوش ذات زینت  
 امت میں بڑی دھوم سے دیا کے لئے  
 اچھ کے خواہش کی مدارات ہے زینت

<p>مہم تر از ان عالم است که دنیا بوی کی ملکات و زینت و خدمت بویست و بیچم و بیچم و بیچم و خدمت بویست و بیچم و بیچم و بیچم فقط و بیچم</p>	<p>زندان میں کہا اہ مسکینہ بہشت کی پال بیکر کہ وہ کھانے پینے کے لیے بہشت میں جو کچھ ہے وہ کھانے پینے کے لیے بہشت میں جو کچھ ہے وہ کھانے پینے کے لیے بہشت میں جو کچھ ہے وہ کھانے پینے کے لیے</p>	<p>نہ جگر و بھارت و شہر اگر جو عالم کے چلنے سے پکا تو جلد بہشت میں جو کچھ ہے وہ کھانے پینے کے لیے بہشت میں جو کچھ ہے وہ کھانے پینے کے لیے بہشت میں جو کچھ ہے وہ کھانے پینے کے لیے</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>میں نے اپنے بھائی کو ملایا          جب تک کہ میں نے اس کو ملایا          وہ میرا بھائی ہے</p>	<p>ایک روز میری ایک بہن نے          کہا کہ میں نے ایک بھائی کو          ملایا ہے</p>	<p>میں نے اپنے بھائی کو ملایا          جب تک کہ میں نے اس کو ملایا          وہ میرا بھائی ہے</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------

اس نام کی امید بہاؤ تک  
 میری تعالیٰ اور صحر میں منظر تھا کہ  
 سبیب الایمان میں شہداء کی اور صحر میں  
 کہنا کہ بارود و گریں میں منظر تھا کہ

3

وہ کی سب سے پہلی کتاب تو تم لوہری  
پڑھنے کا ہے خدا اب تو تم لوہری  
قرآن میں کہنا بخدا اب تو تم لوہری  
میں مولیٰ ہے میرا دل بھی تو تم لوہری  
میرے لئے خدا اب تو تم لوہری

میں نے علم کیا ہے کہ میری زبان  
میں نے علم کیا ہے کہ میری زبان  
میں نے علم کیا ہے کہ میری زبان



محبوب اب ایسے زیادہ مراد لائی  
 کئی باتوں کے لیے لکھا اب تیر دھرمی  
 بھائی کفار میں ظلم کے دربار میں  
 جاتی ہوں میں نے ردا اب دھرم دھرمی  
 ایسی ہے جو عظیم ہے یہیں جس عظیم  
 جہاں اسے لکھا اب دھرم دھرمی

معتز نے یہ لکھا تو بعد ازاں  
 جس سے پہنچا تھا اب دھرم دھرمی  
 جسے لکھا تھا اب دھرم دھرمی  
 ۴ حصہ بہت ہو چکا اب دھرم دھرمی  
 فہرست

ان سے بعد انہوں نے دیوانے کے  
 ہر قلم کی باتیں کہہ دیں  
 جن میں یہ ہے کہ اب دھرم دھرمی  
 ان میں سے کہہ دیں اب دھرم دھرمی  
 یہ کہہ دیں اب دھرم دھرمی  
 یہ کہہ دیں اب دھرم دھرمی  
 یہ کہہ دیں اب دھرم دھرمی

چشم ہمارا کیا کھلے سنال مرگ  
 دل چاہے کی بات نہ ہوتے کہہ سکتے  
 مہر سے ہو کر نہ دھوا لڑائی ہو کر لگا لگا  
 دم تہا ہوا ہے بی باقت کہہ سکتے  
 پتھر میں ایک کھجور کی بی بی باقت کہہ سکتے  
 چاہے کوئی کھجور کی بی بی باقت کہہ سکتے  
 چاہے کوئی کھجور کی بی بی باقت کہہ سکتے

پتھر کے پتھر تو تیرے پتھر اب آجھا یا مہر  
 آخر میں بی بیوں کی باقت کہہ سکتے  
 کہتے ہوئے نہ تیرے پتھر تو تیرے پتھر تو  
 تیرے پتھر کی باقت کہہ سکتے

فوج دیکر

فوج یہ زینت کھاتا میں دھج دھج  
 سے پھر زینت انجمن میں نہ دھج دھج  
 لاشیٰ کا جو کھجور دھج دھج  
 جہانگیر کا دھج دھج  
 پھر پھر پھر پھر پھر پھر  
 پھر پھر پھر پھر پھر پھر  
 پھر پھر پھر پھر پھر پھر  
 پھر پھر پھر پھر پھر پھر

<p>کی طرحی کہ نشان دہی سامان سے          اس کو بیان پہنچا میں نہ دھن جانا          پر اسے کیا سبب کہ وہی میں دھن          اور وہ کے کل کی روداد میں دھن          لوگ وطن کے تمام پھیل کے حال          اسے کہو گی میں کیا یہ نہ دھن جانا</p>	<p>پہنچا کہیں کے بہترانی وہ لہو لہو          خاک میں سب بولتا نہ دھن جانا          جہیز ہے بھی ہوگی صد ایسی ہی          اسے خواہ مر میں نہ دھن جانا          پھیل کی تیرا بنالال مر کیا ہو          دھن جانا جواب ان کو کیس نہ دھن جانا</p>	<p>مگر صبر امری حال پتہ پہنچے          اس سے کہو گی میں کیا میں نہ دھن جانا          لائے اسے کہہ کیا میں نہ دھن جانا          وہ کہ بہتری کہا میں نہ دھن جانا          مگر دیکھ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہتی تھی بانو روزگار منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ  
 پائے والی خدا منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ  
 تیرے چہرے کا کھلاؤ باب کا اپنا بٹاؤ  
 جاؤ بھروسہ رہا منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ  
 دیکھ لکھنی منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ  
 میرے منہ کا قلم منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ

اور گھڑی دو گھڑی زندگی کا ایک  
 قدم چکر کیا بجلا منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ  
 صد ہے بچاؤں جیلر جاؤں منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ  
 در کیا قلم منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ  
 کہ چکی ہاں چھوٹا منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ  
 اچھا بولناؤ تھا منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ

سرفراز ان کوئی بانو کلانی  
 چھائی سے صبح و سہا منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ  
 مینا تو روئے ہے ہم ہاتھوں کو دھوئے ہے ہم  
 در چھکا اس منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ  
 صد درد ہم کس قدر کا منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ  
 تب یہ کہہ لوں گا منہ سلیاں بڑھواتے جاؤ

اکی صد ایام لاشہ سے آقا غلام کا  
 بہرہ میں ہوا، دیو برا بھلا جواب  
 دے، ارزوا کے ڈر بھی بھلا نہیں کی  
 چھائی لگا کے پھانسی بھلا نہیں کی  
 کل نہیں دلا دیا جواب دو  
 ہر دم ہی صد اٹھی برا جواب دو

ایسا بے خوف کا شے نہیں موت و پام  
 لاشہ تیار لاشہ سے کہو نہیں جواب  
 مر جائے تم سب موت بازو تو میرا لاشہ  
 پھر کریں نہ تم کمر تو برا جواب دو  
 حسرت رہی یہ جگہ بولو نہیں کی بھی کہا  
 جواب تو مجھ سے کہہ دو برا جواب دو

لکھنے لکھنے لاشہ لاشہ سے کہو  
 بھلا نہیں کیا یا بے مضمر جواب دو  
 بھلا نہیں کی بھلا نہیں لاشہ سے کہو  
 روت نہیں توں جس میں برا جواب دو  
 جلتے ہو تو جلتے تو میرا جواب دو  
 لاشہ لاشہ لکھ لکھ لکھ لکھ جواب دو

<p>کشتی تھی اور کزن و جماعت کی تربیت تھی و کزن و بیوی کے گھر میں کی تربیت تھی و کزن و بیوی کے گھر میں کی تربیت تھی و کزن و بیوی کے گھر میں کی تربیت تھی و کزن و بیوی کے گھر میں کی تربیت تھی</p>	<p>کشتی تھی اور کزن و جماعت کی تربیت تھی و کزن و بیوی کے گھر میں کی تربیت تھی و کزن و بیوی کے گھر میں کی تربیت تھی و کزن و بیوی کے گھر میں کی تربیت تھی و کزن و بیوی کے گھر میں کی تربیت تھی</p>	<p>کشتی تھی اور کزن و جماعت کی تربیت تھی و کزن و بیوی کے گھر میں کی تربیت تھی و کزن و بیوی کے گھر میں کی تربیت تھی و کزن و بیوی کے گھر میں کی تربیت تھی و کزن و بیوی کے گھر میں کی تربیت تھی</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اے بھانے کرے دعا کہ منہ کا منتہی  
اے غضب کا جسکے سوا اصل کی منتہی  
اے کہ جس کا تو زبان میں گھس گیا  
یہ دوا یہ صمد چلے گی یہ ہے یہ ہے

فوتہ دیکھا

اے بھانے کرے دعا کہ منہ کا منتہی  
اے غضب کا جسکے سوا اصل کی منتہی  
اے کہ جس کا تو زبان میں گھس گیا  
یہ دوا یہ صمد چلے گی یہ ہے یہ ہے

اے بھانے کرے دعا کہ منہ کا منتہی  
اے غضب کا جسکے سوا اصل کی منتہی  
اے کہ جس کا تو زبان میں گھس گیا  
یہ دوا یہ صمد چلے گی یہ ہے یہ ہے

<p>کس بن سب کجاست که دری بخت تو بود ره بجا دل که اگر کس بد سب چه در ای که در دور کی چو می توانی بهر محرم په در می نیست اما نصیب میاید بهر محرم طلاق نیست زخمی میاید تو سب گریانی بوج میاید بهر محرم طلاق نیست زخمی میاید تو سب گریانی بوج میاید بهر محرم طلاق نیست</p>	<p>وای که بجا افتد کجا که یک من مقدر که کجا ای تو اسیر اندر یک عاید بهر محرم طلاق نیست سب یا زبان طلق و سر مرضی بهر محرم طلاق نیست منشی که کوئی مستی نیست ز زبان نشاء بهر محرم طلاق نیست یاقوت سب جانی زین عاید بهر محرم طلاق نیست</p>	<p>است که پس بهر بخت بهر محرم طلاق نیست مشتاق بهر قدرت بهر محرم طلاق نیست مشتاق بهر قدرت بهر محرم طلاق نیست مشتاق بهر قدرت بهر محرم طلاق نیست مشتاق بهر قدرت بهر محرم طلاق نیست</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



<p>جہاں تھیں دست و نو کے وار دی گئیں مہربان پلچند رہ گئی دوسے کو میں صورت خیر البشر واری میں مں دھیر پال کے یوں فوتواں رہ گئی رونہ میں ہم یہ بھاشا لہے جان بول میری جیسے بپ کے نام و نشان رہ گئی رویوں میں</p>	<p>قائم و بجا دستار و نو مجھے نہ رکھا کر کے سو بہاؤں رہ گئی دوسے کو میں پہ پہچا جیو گئی کو روپوں اک دل جلی دھانپ کے نہ لالہ رہ گئی دوسے کو میں پھول کے پھل واری سب میں کی ہوئے غصہ پڑی دل ناتواں رہ گئی دوسے کو میں</p>	<p>کاش نہ اس دن باطن میں نہ لکھیں نہ ہوا ارٹھک رہ گئی دوسے کو میں دل پر مٹی بیا لم اب تو تھا کی قسم سختیہ لکھ جو لہاں رہ گئی دوسے کو میں فیر دیکھ</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------





[illegible]

کے حال ہو کہ جو کہ شاہ حسن کے بیٹے ہو  
تو ان ختم ہو کر اس کے اکر آجھ

۱۲۸

کرتی تھی یا تو حضرت ہوا حضرت یہاں تم بھی سفر کرو

دودھ کی پانی نہ دھار دھو کر  
 منہ پر نہ پھال تم بھی سہرا چلے  
 کون ہو سکا کہوں کہ ہے سہرا چلے  
 بناؤ گے حق کا نہا تو ب کیا دوا دوا  
 اے بھوسے بھریاں تم بھی سہرا چلے

<p>ایک بی کور و قیامت          بانو کے راجہ جلال تم بھی سمجھ کر ہے          ایسے بڑے وقت میں یاد تو جھوڑا ہے          (مگر نہیں میری بجاں تم بھی سمجھ کر ہے)          دیکھتے ہیں دن کرتے آجھی کر ہے          ظالموں میں دیکھ کر ہے          دیکھ کر ہے</p>	<p>پیش کش کے سرور میں کہنے کی          سرور کی پیش کش تم بھی سمجھ کر ہے          فوج و سپاہ          سرور میں کہنے کی          فوج و سپاہ</p>	<p>پیش کش کی شادان غداں          سرور میں کہنے کی          سرور میں کہنے کی          سرور میں کہنے کی          سرور میں کہنے کی          سرور میں کہنے کی          سرور میں کہنے کی          سرور میں کہنے کی</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>موزہ املا سحق تو کیا موقع تھا کہ تیرا سینہ تھپتھپ کر دکھائی دے کہ تو اس کے سینہ رحم کی ظالم اگر بجا کہتے ہو کہ کاش تیرا سر اگر پاؤں نہ لگے تیرا دل ترا مطلب کیا دیکھتا ہوگا</p>	<p>صدرِ ممت ماتے نہ وہ بجا کہتے ہو سینہ فہم و مہر جلالی زینب بیٹ کر صغرا امینہ لاشیا مشتاق دیدار پیدر صغرا امینہ لاشیا</p>	<p>بھلا رہو ان دستوں کو سرِ سر گزارا ہوا کی سال پھر صغرا امینہ لاشیا سرِ شنگے بے تاب و غدا پھر کی امینہ لاشیا بے واری میں در پیدر صغرا امینہ لاشیا ہا ایک صغرا امینہ لاشیا جب کیا سب قہر عالمیوں کے دن ہمارے صغرا امینہ لاشیا</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اے دوستو! پانی کے لئے غلامی میں رہو  
 نہ سو رہو! غم سے جو صبح میری  
 اس روز کے آج کے آج کے آج کے  
 رہا کے سب حال وہ صبح میری  
 دن نظر سب ان پر صبح میری  
 اللہ بعد از وہ صبح میری  
 بچا صبح میری

انصاف جب کام آئے پھر اکبر  
 کا اثر بابا کا سر صبح میری  
 بھرا بھرا حیرت غم میری  
 زینب کے ہمت سے یہ صبح میری  
 فہرہ دیکھا

بس چھوٹ کر ملایا ریب تری فریاد  
 بے بس بار و شب پھر ریشہ لے کر  
 بے تو نہیں لکھو! ریب تری فریاد  
 بہتات اکبر سب تو ریب تری فریاد  
 اور حقیقت اس پر ریب تری فریاد  
 اصغر چھوٹا ریب تری فریاد

منکس کے متعمد متناک  
 یہ کن ترائی کے متعمد متناک  
 عادت متعمد کی جگہ ہونے کی  
 زہراں میں ملا ہمتی پیدار کے  
 عورت کے لئے ہمتی پیدار کے  
 کی اپنے رے کان کی اچھا کی

علما و عرب تانا و تالیاں  
 ہوا کر سیر و مبتلا یار  
 ایسا ہوا کہ فی غریب وقت  
 جیسا کہ سیر بہتر تار  
 اس کی کہ سن سنا اچھا  
 دو با سیرنے کے کیا ریب تری فریاد ہی

کہ تو کو ہوا دل ارق  
 باد سحر سے بچ گیا ہی  
 دیکھیں گے ہم پیدا و اچھا  
 اوقات کا ہو سنا یار  
 بچو اور سیر میں جان کے  
 سیرتہ میں جان کے میں فریاد ہی  
 اباز عورتیں پیدا ریب تری فریاد ہی



<p>             بظاہر ہم ذریعہ ہر ایک کا ہوتے              ہمراہ دھواں تو اس کا ہوتا ہے              اس شخص سے دل پر اس کا ہوتا ہے              سوچتے و اظہار میں اس کا ہوتا ہے              کیا کیا نہ اذیت تھی ان ظالموں نے دی              اے دشمن بدشاہ لوگوں کے سینہ پر           </p>	<p>             ہمارے ہوش کو کب ہم پہنچا              یہ دیکھوں کی تیر تو مٹی والا ہے              کرتا، کچھ ملا خاک میں آلودہ مسافر              یہ پھول ساق اور میوہ شاخ کی              عقلمند بھی جب دشمن فدا ایک کی موت              اس دشمنی کی بھی خاک کے سینہ پر           </p>	<p>             اترنے کی یہ حرکت ہو اٹھو نہ کہ              وہ آپ کی تربت کی سٹھاک کے سینہ پر              (فوج دیکھو)              دہقان یہ مسلمان بھائی نہ آئے مرا              قوم میں رست بدایا بھائی نہ آئے مرا           </p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>             اے تو کھلم کھلی              اہم طلب جو کیا بھلائی نہ کرے              مجھ سے کہیں کے چھوٹے خطا کا              اس سے اپنی بجا بھلائی نہ کرے              خلق میں بعد از حسن دین رسول نہ کرے              بھلائی ہے اس سے خدا بھلائی نہ کرے           </p>	<p>             کہنے کے لئے نہ تیار              کوئی کرے نہ تیار سے بھی بیدار              چھوٹے کی زہر کی تو بھلائی نہ کرے              ان کا اگر سر کر بھلائی نہ کرے              ساتھیوں سے اسے گرم پکوں کی بات نہ کرے              بھلائی نہ کرے کیا کر بھلائی نہ کرے           </p>	<p>             جھٹکے یا دروازہ نہ پھرنا              خالی کرے تو کیا بھلائی نہ کرے              ایسے بار درگاہ جس کو غم چھاتا نہ کرے              دل یہ مستی غم رہا بھلائی نہ کرے              فہم دہرا           </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>             جی تھی باور تھی ہر ہر بندھا پوت              جب پیادہ کے قابل ہوئے ہر بندھا پوت              اگر تھیں تو چھوٹے تھے دست و پیر پیادہ کے              دست نے کھلایا دے ہر بندھا پوت              اب تک سرفروزم کا مجھوں میں سے کس              کس مال نے دیکھا کچھ بندھا پوت           </p>	<p>             سبھی بلا میں دوڑا کر کمر بستہ کھڑے              اب مال ملا میں کس کے ہر بندھا پوت              بہر ہی پیر کا رون کی پرتے ہر بندھا پوت              ادا لائیوں نکلے کمرے ہر بندھا پوت              جیسے وطن اپنا نہیں ہر بندھا پوت              تو تھی تو میں نہیں سے ہر بندھا پوت           </p>	<p>             مال واری ہوتے تھے چھوٹے ملک              کب بھو لیا کب بھو لیا ہر بندھا پوت              دل کی جھڑپوں میں رہی حرکت کیا پیر              بے دھرم مال بھرے ہر بندھا پوت              اب قافلے میں نہ کہ ہر بندھا پوت              قافلوں سے بھاگ چھوٹا ہوتا نہیں              درختوں کے دیکھائے ہر بندھا پوت           </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

رہتی سیتہ اچھی بابا کہاں چھپ  
 او میں صدقہ کی بابا کہاں چھپ  
 او نہیں روٹھوئی بھی بابا کہاں چھپ  
 پھر نہ مرنے کی آواز دو علم مراد وہ تو  
 صدقہ کی آواز کی بابا کہاں چھپ  
 بی بی کیا کیا بی بابا کہاں چھپ

لو کہ خدا کی قسم تجھ سے نہیں کہے  
 پیاس کھڑے تھے اچھی بابا کہاں چھپ  
 سر پہ علامہ وہ کسے بریں تو اپنے تھے  
 اسے پھر اچھی چھپی بابا کہاں چھپ  
 پوچھ رہے تھے کسے کلان میں کسے  
 لائے میں کیوں سوئی بابا کہاں چھپ

اب تو بھی سو دل تو امان میں چھپ  
 دیکھ لو اچھی بابا کہاں چھپ  
 کہہ داتی وہ آدھاری سے اکر لگا  
 رو رو کے کھڑی بابا کہاں چھپ  
 صدمہ تو تھا اسے غلوں پھر یاد کے  
 درخت چھوڑ کوئی بابا کہاں چھپ

<p>کھینچ لی گئی مٹی میں بچہ وہاں سے بھی پھری کر گئی با با کہاں چھپ گئے</p>	<p>بھڑا دیکھا کرتے تھے کمر درویشوں سے تھی سہارا کے جی کے کہ کیا حسین سہارا تھی سہارا کے</p>
<p>سہارا میں سے کہ کھلا قافلو کھلا قافلو اسے یہاں لے کر گیا سہارا تھی سہارا کے بے پروا مری اور مری بے کسی جداں میں غصہ تھی سہارا کے لاکھوں میں تنہا علم اپنا اکیلا ہو کر جن کے بھروسے تھے ہم سہارا تھی سہارا کے</p>	<p>کرتے تھے کمر درویشوں سے تھی سہارا کے جی کے کہ کیا حسین سہارا تھی سہارا کے</p>
<p>اگر دیکھا اس اور کھاتا ہوں میں تو کھاتا کیا کروں میں یہ بتاؤ سہارا تھی سہارا کے خوش تھا تو بڑا وقت ہے سہارا کے بہوں میں اکیلا کھڑا سہارا تھی سہارا کے سینہ مورا کھڑا ہے زانو کے نیچے دبانے کوئی نہیں جو چلے سہارا تھی سہارا کے</p>	<p>کرتے تھے کمر درویشوں سے تھی سہارا کے جی کے کہ کیا حسین سہارا تھی سہارا کے</p>

<p>کون، دیکھو سرور اوجھلنا جو زمین پر کھینچ کر دیکھو سرور اوجھلنا جو زمین پر کھینچ کر دیکھو سرور اوجھلنا جو زمین پر کھینچ کر دیکھو سرور اوجھلنا جو زمین پر</p>	<p>دو عالمی اکبر اقبال، صبح شہادت ہوئی نہیں چھٹی اور ازل، صبح شہادت ہوئی جلاوٹ سرور اوجھلنا جو زمین پر جلاوٹ سرور اوجھلنا جو زمین پر</p>	<p>آخری عالمی اکبر اقبال، صبح شہادت ہوئی نہیں چھٹی اور ازل، صبح شہادت ہوئی جلاوٹ سرور اوجھلنا جو زمین پر جلاوٹ سرور اوجھلنا جو زمین پر</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>مکتب میں کلام و علم لاؤ گئے          حل کے باب و بیانات میں بہت سہولت          رشتہ بہت بہت لو ملک و قوم کو چلو          ترک کر دو یہ بہت صبح بہت سہولت          قوم دیگر</p>	<p>یوں کہ سیکھنا چاہیے          ب نہ بھی روئے شکر میں سہولت          صبح کی چھوٹی شکر میں سہولت          کیا ہوا کہ روئے شکر میں سہولت          روئی اگر میں تو شکر میں سہولت          کرتا کہ میں تو شکر میں سہولت</p>	<p>اب میں روئے شکر میں سہولت          چھوٹی شکر میں سہولت          چھوٹی شکر میں سہولت          چھوٹی شکر میں سہولت          چھوٹی شکر میں سہولت          چھوٹی شکر میں سہولت</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>ب سبب آنکه ب پیچیدگی که در مشام و در دهان مستحق محرومانی که در راه پیش روی آنی که در راه نور است</p>		
<p>بست در راه و در راه بست در راه و در راه بست در راه و در راه بست در راه و در راه بست در راه و در راه</p>		
<p>بست در راه و در راه بست در راه و در راه بست در راه و در راه بست در راه و در راه بست در راه و در راه</p>		



توت که اهل کس معصوم با کس که  
بجای ایشان را می گویند و می بینند  
چون در آن روز که در آن روز که  
بر آن روز که در آن روز که  
کوی بختی می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که

کمر و بختی می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که

بکروان که می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که  
بکروان که می بیند تا آن روز که

بکروان که می بیند تا آن روز که

سلطان احمد فرشتگان سے  
 کیا ہوا شہر کی ترس و تباہی  
 میں نے دیکھا کہ تیرے قہر سے  
 کس نے دل نہ ہرا کیا  
 کہوں سو کھیلے ہیں بے پروا  
 کے روز سے پیادے تھے تو دی جان دینا

میں جانتی تھی کہ مرا گلہ ہے محض  
 تو دیکھا کچھ، شکر گلستانِ حسن  
 سو فانی منظر میں تھیں کہ سب کراہی  
 جب میں گئی ان کے پاؤں اکبر و شہنشاہ  
 بچھڑ میں تھیں کہ مرا کسے ادا دل کا  
 کیا چلا تھا کیا ہو گیا سانپ  
 کہ میں جانتی تھی کہ مرا گلہ ہے محض

دکھتے کے سر اٹھا ہم اپنا اب قائم ہو  
 کہ اب اس سید مراد و شہنشاہ  
 یہ کہہ کر کہ مراد نہ تھلائے ہو  
 اب شہر کی ہوا و کورہ دیکھیاں  
 حال تو نہ ہو دیکھو میں کہ جانا  
 زیادہ رنج و غم، بے پروا  
 کہ اب اس سید مراد و شہنشاہ



# فہرست بیاض لوحات میں

صفحہ	نومبر	صفحہ	نومبر
۲	۱	۲۴	۱۸
۳	۲	۲۵	۱۹
۴	۳	۲۶	۲۰
۵	۴	۲۷	۲۱
۶	۵	۲۸	۲۲
۷	۶	۲۹	۲۳
۸	۷	۳۰	۲۴
۹	۸	۳۱	۲۵
۱۰	۹	۳۲	۲۶
۱۱	۱۰	۳۳	۲۷
۱۲	۱۱	۳۴	۲۸
۱۳	۱۲	۳۵	۲۹
۱۴	۱۳	۳۶	۳۰
۱۵	۱۴	۳۷	۳۱
۱۶	۱۵	۳۸	۳۲
۱۷	۱۶	۳۹	۳۳
۱۸	۱۷	۴۰	۳۴
۱۹	۱۸	۴۱	۳۵
۲۰	۱۹	۴۲	۳۶
۲۱	۲۰	۴۳	۳۷
۲۲	۲۱	۴۴	۳۸
۲۳	۲۲	۴۵	۳۹
۲۴	۲۳	۴۶	۴۰
۲۵	۲۴	۴۷	۴۱
۲۶	۲۵	۴۸	۴۲
۲۷	۲۶	۴۹	۴۳
۲۸	۲۷	۵۰	۴۴
۲۹	۲۸	۵۱	۴۵
۳۰	۲۹	۵۲	۴۶
۳۱	۳۰	۵۳	۴۷
۳۲	۳۱	۵۴	۴۸
۳۳	۳۲	۵۵	۴۹
۳۴	۳۳	۵۶	۵۰
۳۵	۳۴	۵۷	۵۱
۳۶	۳۵	۵۸	۵۲
۳۷	۳۶	۵۹	۵۳
۳۸	۳۷	۶۰	۵۴
۳۹	۳۸	۶۱	۵۵
۴۰	۳۹	۶۲	۵۶
۴۱	۴۰	۶۳	۵۷
۴۲	۴۱	۶۴	۵۸
۴۳	۴۲	۶۵	۵۹
۴۴	۴۳	۶۶	۶۰
۴۵	۴۴	۶۷	۶۱
۴۶	۴۵	۶۸	۶۲
۴۷	۴۶	۶۹	۶۳
۴۸	۴۷	۷۰	۶۴
۴۹	۴۸	۷۱	۶۵
۵۰	۴۹	۷۲	۶۶
۵۱	۵۰	۷۳	۶۷
۵۲	۵۱	۷۴	۶۸
۵۳	۵۲	۷۵	۶۹
۵۴	۵۳	۷۶	۷۰
۵۵	۵۴	۷۷	۷۱
۵۶	۵۵	۷۸	۷۲
۵۷	۵۶	۷۹	۷۳
۵۸	۵۷	۸۰	۷۴
۵۹	۵۸	۸۱	۷۵
۶۰	۵۹	۸۲	۷۶
۶۱	۶۰	۸۳	۷۷
۶۲	۶۱	۸۴	۷۸
۶۳	۶۲	۸۵	۷۹
۶۴	۶۳	۸۶	۸۰
۶۵	۶۴	۸۷	۸۱
۶۶	۶۵	۸۸	۸۲
۶۷	۶۶	۸۹	۸۳
۶۸	۶۷	۹۰	۸۴
۶۹	۶۸	۹۱	۸۵
۷۰	۶۹	۹۲	۸۶
۷۱	۷۰	۹۳	۸۷
۷۲	۷۱	۹۴	۸۸
۷۳	۷۲	۹۵	۸۹
۷۴	۷۳	۹۶	۹۰
۷۵	۷۴	۹۷	۹۱
۷۶	۷۵	۹۸	۹۲
۷۷	۷۶	۹۹	۹۳
۷۸	۷۷	۱۰۰	۹۴

صفحہ	نوحہ	صفحہ	نوحہ	صفحہ
۴۸	روئے ہوئے یوں سننے کیلئے نہ دیکھا کرتا تھا	۷۰	آہ کہتی تھی سلطان ویشان اٹھ کر	۷۰
۴۹	مشریوں سے کہو کہ یہ میرا بیٹا ہے	۷۱	کہتے تھے میری والدہ	۷۱
۵۰	میرے بالادب بھائی میرے باجیا بھائی	۷۲	بالو کہتی تھی میرے کیسوں والے اکبر	۷۲
۵۱	کہتے تھے میری بیایاں اپنے برادر بھائی	۷۳	اے جان علی اکبر بھائی علی اکبر	۷۳
۵۲	کہتی تھی سب سے میرے کو بلا دو چھو میری با	۷۴	افسوس تھی ہوا ہشتانی میری علی اکبر	۷۴
۵۳	کہتے تھے کہ شاکر میری کیا ہوئی	۷۵	کہتی تھی ماں دلگاہ رہا لاٹھا کس جاوے	۷۵
۵۴	جو بانیے برادر شہزاد کے برادر	۷۶	کہتی تھی بالو میرا ہے جوانی تری	۷۶
۵۵	بولی سب سے پھر آؤ پانی سے بازاری میں	۷۷	بالو کہتی تھی دیکھو وہاں آگے اکبر کی بی بی	۷۷
۵۶	کہتے تھے یوں لاشہ عباسیہ تم ماہ بنی شام	۷۸	کہتی تھی ماں سو گوار میرے جیادے آ	۷۸
۵۷	رو کر سب سے کہہ دیا میری تری فرما دی	۷۹	بیٹا نہ کہو ناشاد نہ کہو	۷۹
۵۸	نفس عباسیہ یہ شہزادے ہائے	۸۰	شہزاد کہا کس طرح تمہیں گود میں آئے	۸۰
۵۹	کہتے تھے شہزادے آئی مردہ اٹھا لو مرا	۸۱	بولے امام اہم پردہ اٹھا لو کوئی	۸۱
۶۰	نادان یہ چلائی چایا جان پھر آؤ	۸۲	بالو نے کہا میرے سر پر علی اکبر تم کو بچاؤ	۸۲
۶۱	کہتی تھی نادان بیایاں میرا ہستی کہاں	۸۳	بالو نے کہہ کر کہا میرا اکبر مرا	۸۳
۶۲	لاٹھا یہ سب سے کہتی ہوئی ائی ہو کر	۸۴	ی لاشہ اکبر یہ یہ غل دے دینا کیسوں	۸۴
۶۳	شیر نے فرمایا لاؤ لاؤ میرے بھائی عباس	۸۵	بالو نے رو کر کہا اکبر گللوں قبا	۸۵
۶۴	بالو نے رو کر کہا ناشاد علی اکبر	۸۶	بالو نے رو کر کہا کس کی نظر کہا گئی	۸۶
۶۵	کہتے تھے رو کر حسین دیکھو کہاں درد	۸۷	سیجا دکا نوحہ تھا کہ گھر و علی اکبر	۸۷
۶۶	یوں لاشہ اکبر یہ کہے شاہ نے لاؤ کیسوں	۸۸	بالو کا یہ بین تھا کیا ہوا اکبر مرا	۸۸
۶۷	نفس اکبر یہ بالو پکاری میرے اکبر کہاں تم	۸۹	کیوں بیٹوں نہ سر کو میں جاؤں کہ صبر	۸۹
۶۸	بولے شہزادے و جاں لگ گئی بھیجی کہاں	۹۰	اے لوگو یہ کیا ہو کیوں شور مچا دی	۹۰

صفحہ	نوحہ	صفحہ	نوحہ
۹۶	بانو نے کہا لاشہ اگر کما لے گی سو دل والے	۱۲۳	بانو کی بہتی تھی مال عند تہ تری پاس کے
۹۷	بانو نے رو کر کہا ہنسیوں ڈالو مرا	۱۲۴	بانو یہ کہتی تھی علی اگر بڑھا
۹۸	کرتی تھی بانو بھگا گو دمری خالی ہو	۱۲۵	بانو کیوں نوحہ کر موت نہ آئی مجھے
۹۹	یا بنی ملاؤں آکرے اصغر	۱۲۶	کہتے تھے شہہ ہاشم ترا کمرہ تیرا اس قدر
۱۰۰	تجربہ کو جو پائے ماور منظر	۱۲۷	بانو کیوں نوحہ خواں مرگیا کیا آئے تھے
۱۰۱	بانو چلائی دیکھ دانی تیرا شو کہاں تم سدا	۱۲۸	لاشہ کمرہ کیوں شہہ بچائے تھی سیدی مرگدا
۱۰۲	کہتی تھی سلطان زمر شہہ نہ رکھو ابریاں	۱۲۹	کرتی تھی مادر بیاں چل گئیں کیا بر بیاں
۱۰۳	نوحہ کرتی تھی بانو نے منظر شاہ کا چھوٹا	۱۳۰	شہہ نے کہا ہے پھر جن سے اب سوئے
۱۰۴	کہتے تھے شاہ کرا لہ اصغر نہ چھوڑ سادہ تم	۱۳۱	کہتے تھے شہہ رو کر ہی شکست علم پھر تمام ہو
۱۰۵	کہتی تھی سکینہ مرے معصوم برادر	۱۳۲	کہتی تھی لاشہ بانو رو کر سادہ کا چھوڑا
۱۰۶	آجائے اصغر آجا	۱۳۳	شہہ بوسے عباس علی شکست علم پھر تمام ہو
۱۰۷	بانو یہ بولی پیشہ سر اصغر نہ چلو چھوڑا	۱۳۴	بانو یہ چلائی لال آنکھیں ذرا کھول دے
۱۰۸	بوسے شہہ شہہ بھگا اصغر نہ تیرا اس قدر	۱۳۵	بانو کی کرتی فداں کاش کمر جاتی میں
۱۰۹	لے نقش کو اصغر کی کہا شہہ فیصد غم	۱۳۶	شہہ نے کہا حافظ خدا لے شہہ بانو اودار
۱۱۰	کہتی تھی رو کے لاشہ سے مادر جواب ہے	۱۳۷	منہ چوم کر شہہ نے کہا لے سکینہ اودار
۱۱۱	آجا اصغر ماں واری	۱۳۸	بجا و سکینہ جلد آ و سکینہ
۱۱۲	بابا کی سونگے کچھ اپنی کھو گے	۱۳۹	شہہ نے یہ رو کر کہا ہوتا ہی رخصت تین
۱۱۳	آتے ہیں اصغر علی خوں میں نہاے ہو	۱۴۰	ورتی تھی بانو خدا آ و جھلاؤں تہیں
۱۱۴	شہہ بوسے آکے لاشہ پر اکبر جواب دو	۱۴۱	عباس یہ چلائے خبر لیجے آقا
۱۱۵	خیمہ میں براغل مر جانی مر گیا سیدی علی اگر	۱۴۲	سقاے سکینہ شہہ لے سکینہ
۱۱۶	شاہ نے رو کر کہا دو دو اکبر کہاں	۱۴۳	کہتی یہ دوری پھچی ہائے کما کی تری

صفحہ	نوحہ	صفحہ	نوحہ
۱۴۳	کہتے تھے شاہ ہاشم بھی درخت شاہ	۱۶۸	اے عاشق ریل لعل کا ہاتھ کس نے تھا
۱۴۶	اے جان بیکو اے جان سکینہ	۱۶۹	روا ہے یہ کیکر نامہ صغرا پر صدقے جانے
۱۴۷	اے جان نئی شہینہ باری حسینا	۱۷۰	فوج خدائی کردی صفائی
۱۴۸	زیست بد رو کر کہا بھائی مر مظلوم	۱۷۱	قوم جفا کا کیا ہی ٹھکانا
۱۴۹	عکس جینا و گھر حسینا	۱۷۲	از نیست یہ بولی دلیر یا اپنی کہا نی کیا کہوں
۱۵۰	لاؤتے رو کر کہا لٹ کی پر دس	۱۷۳	زین العباسی نوہم گر چھاتی سے لہا لو مجھے
۱۵۱	نادی زینت لاجاری زینت	۱۷۴	دست کی ناخانی سے مت مانگو سوا کی کوئی
۱۵۲	لاش سرور پستی مٹی زین العباسی	۱۷۵	شہ نے خدای دی ہیں او علم کو پر صاؤ
۱۵۳	بوسے شہو شخصان اتنا سکینہ	۱۷۶	
۱۵۴	شہ نے کہا اے بہن کون ہیں رو بنگا	۱۷۷	بولی سکینہ بھلا کیوں سمجھے بھلا تے ہو
۱۵۵	شہ نے یہ رو کر کہا صغرا پر کیا کرے	۱۷۸	اے جان پروردیشان برابر
۱۵۶	ہیں یہ زینت کے تھے گور بنا کیا کیا	۱۷۹	شہ نے کہا اوشقی آتی ہی جانی ہری
۱۵۷	کہتے تھے سرور دیکھتے ناٹا	۱۸۰	رشد کی بہن بولی آہ صبح نمایاں ہوئی
۱۵۸	بولی سکینہ غریب بہنہ ہیں سیدانی	۱۸۱	شہ نے یہ فرما دیا یا رسول اللہ مسلمان ہوں میں
۱۵۹	بالوئے کہا صبح بولی اچھو سکینہ	۱۸۲	شہ نے یہ فرما دی کیا ناخبر لومری
۱۶۰	بولی سکینہ پدر خوب خبر لی مری	۱۸۳	شاہ ہیں مہان آج چار پہر رات تک
۱۶۱	بانو زین جلاتی تھی کوئی لیا لو مجھے	۱۸۴	شہ کہتو تھے منی تہیں لہو کو سونا بھائی
۱۶۲	جلانی صغرا کو بھر دی اے نادر کیا حال	۱۸۵	صغرا یوں نوحہ کر گس نے ستا یا مجھے
۱۶۳	چچے جین حسن اماں اچھو گور سے	۱۸۶	فاطمہ ہی نوحہ خواں رب تری فرما دی
۱۶۴	چھوٹ کے اہل حرم کرب بلا آتے ہیں	۱۸۷	گرتی ہی صغرا دغا نامہ برائے مرا
۱۶۵	دادی یہ سمجھاتی تھی پیسہ دادا دیاؤں	۱۸۸	لا چا حسینا اے یا حسینا

صفحہ	نوحہ	صفحہ	نوحہ
۱۹۱	شاہ کرتہ تھوڑی دوری تاجان کھلوا ہیکچا	۲۱۰	فل تھا مدینہ میں بیا صفرا کا باہر گیا
۱۹۲	بانو کی تقریر تھی چونک ذرا خواب سے	۲۱۹	بھائی تری گرون چلی ظلم کی ششیر و مری شیر
۱۹۳	بوسے شہر بھر لٹ گئی دولت تری	۲۲۰	بیٹی نہڑ کی کرتی تھی زاری مینا جاوے سن لئی
۱۹۵	شاہ نے رو کر کہا زین عبا الوداع	۲۲۱	اے واسے حسنینا ما بجا رہے حسنینا
۱۹۸	اے نوکر باریشہ صدر بجاوے	۲۲۳	اے جان حسنینا بجان حسنینا
۲۰۰	لاشہ کا پتا دیا اپنی لاشہ	۲۲۴	فرمانی تھی بہت علی بھائی برا مظلوم
۲۰۱	بانو کی تشریف رکھ پانی یزینٹ	۲۲۵	غزوہ پر برادر سے یار برادر
۲۰۲	کہتے تھے شاہ ہر پانی پلاوے تھے	۲۲۶	بانو نے رو کر کہا میرے صبا فرحشہ
۲۰۳	شہ نے کہا شمر سے روک بے پروہ ذرا	۲۲۸	کہتی زہرا چنت سے آئی میری ہستی بجا
۲۰۴	شمر سے شہ نے کہا پاؤں نہ کہ سینہ پر	۲۲۹	یزینٹ نے کہا پیٹکے سرادل انگارای بھرا
۲۰۵	کہتے تھے شاہ واکیا مری مہمانی کی	۲۳۱	یزینٹ نے کہا رو رو کے حق کے فدائی ہوئی
۲۰۶	دیتی تھی زہرا نہ اسجدہ تو کر لینے دے	۲۳۲	یزینٹ نے کہا شہ نے کہا یزینٹ کی مٹنا ہو تو لو
۲۰۷	کہتی تھی بانو اے عرضہ فر رسول اللہ کا	۲۳۴	کہتے تھے سبطا عطفہ لوشہر بانو الوداع
۲۰۸	فرمایا یزینٹ کہ لے شمر براقتہ کرتا تو کیا	۲۳۵	کہتی تھے شہ کے بچے لے سکینہ الوداع
۲۱۰	یزینٹ چلی کہتی ہوئی صدر قد رسول پاک کا	۲۳۶	شہ کہتے تھے بس زیادہ نہ غم کہا سکینہ
۲۱۱	یزینٹ نے کہا پیاسا ہوئے خلد کوئی ویکر بھائی	۲۳۶	فرماتے تھے شاہ ام لوال احمد الوداع
۲۱۲	کہتی تھی بانو خدا مانگ نہ اچھے مری	۲۳۸	شیر نے یزینٹ سے کہا اے مری شیر کچھ فک نہ کرنا
۲۱۳	یزینٹ نے کہا لاشہ سرور سے یہ کوکر مظلوم برادر	۲۳۹	شہ نے کہا مرنے کے لئے جاتے ہیں یزینٹ
۲۱۴	یزینٹ نے کہا رو کرے رتشدہاں بھائی	۲۴۰	سیرٹکے شیر نے کہا تپیر میں قرآن قاسم شیر
۲۱۵	یزینٹ کا تھا ہر دم سخن و حسنین تشنہ لب	۲۴۱	چلائی یہ سیرٹکے کاٹوئی جانی میں نے نہ دنگی
۲۱۶	کہتی تھی شہ کی بہن اے حسین غریب	۲۴۲	بوسے شہ بھر بھائی میں ناچار ہوں



صفحہ	نوحہ	صفحہ	نوحہ
۲۴۴	میر نے کہا کہ شہزادہ ہوا مجھ سے زار دیکھو نا	۲۴۹	نصرت نے کہا کہ مجھ کے غلام نہ اٹھا دینا ہوا میر
۲۴۵	شہر سے گئے کہا پانی پلا دے مجھے	۲۵۰	سجاد کو لہجہ سے گلا تے ہیں شہکار
۲۴۶	مشاہد حجازی داؤد پلا	۲۵۱	بوا کے بایا بایا آئے بابا
۲۴۸	لے نور نظر ناطقہ کی جان حسنینا	۲۵۲	چلا کے شہر سے کہانے نا کہنے سیلابی ہوں
۲۴۹	لے شاہزادان عاشق غفار حسنینا	۲۵۳	کہتے تھے عابدہ جس میں خوشی آئی کئی
۲۵۱	بٹھے یہ سیکھنے کے ہیں ہائے غریب الوطن	۲۵۵	جاوید صفیر کو تھے کوٹنا دن ہو دیکھا
۲۵۲	بولی سیکھ پیچھی آیا اب دوا بجالا	۲۵۷	اکبر کی طرف دیکھ کہا شہر سے بکر جلد کو کھلی
۲۵۳	بولی سیکھنے سے پیچھی دل دل تو بایا نہیں	۲۵۸	بیمار ہو صفیر ناچار ہو صفیر
۲۵۴	بولی سیکھنے بنا بابا سے کیا ہوئے	۲۵۹	بولی پیچھی فاطمہ کو زمین رکھ آئی میں
۲۵۵	شہزادہ کی بھائی گریا دنگی بھائی	۲۶۰	لیجاؤ گے بھائی بواؤ گے بھائی
۲۵۷	پیشی جو شہ کی دلیرا دل سو اپنی آپ کے	۲۶۱	جلد آئے عجب مجھے لیجاؤ گے عجب
۲۵۸	کہتی تھی زینب بھلا خاک طن جاؤں میں	۲۶۲	صفیر نے رو کر کہا چھوڑ نہ جاؤ مجھے
۲۵۹	کرتی تھی بانو تین مہندہ میں بولی گئی	۲۶۳	ہو آج بانو کے مفریاد ہو فریاد ہو
۲۶۰	بولی سیکھنے ہی اب نہیں رونے کی میں	۲۶۴	کرتی تھی زینب بکلاوٹ لیا شہر نے
۲۶۱	بولی یہ زینب عمر دختر زہرا ہوں میں	۲۶۵	قرا احمد یہ زینب پکاری نا اماجا اٹھکے پرستیں
۲۶۲	میں سیکھنے کے تھے بالیاں میری نہ لے	۲۶۶	خواب میں شہ نے کہا شہر میں حسنینا
۲۶۳	عائشہ نے کو رو روئے سخن مظلوم بہن محبوبہ میں	۲۶۸	دختر شہ کہتی تھی باب چا مر گئے
۲۶۴	فریاد خدا کی گردوں نے جفا کی	۲۶۹	کہتے تھے زمین العبادہ کے میں بیمار ہوں
۲۶۵	دکھ پایا ہو با غم چچایا ہو بابا	۲۷۰	قرا سے بابا بتلا سے بابا
۲۶۶	فریاد ہو بابا بیدار ہو بابا	۲۷۱	زینب نے بھائی منہاں یہ جفا کی
۲۶۸	کہتی تھی عابدہ لے پردہ پہنے پھر میں میریاں	۲۷۳	بنت علی کا میں تھما میں کیا کروں بھائی

صفحہ	نوحہ	صفحہ	نوحہ
۲۹۸	کہتی تھی بانو بیٹ کرین دلی جادو کہہ ۳۱۷	۳۱۷	گھر گیسے کہ جسے حضور شاہ عبدالعزیز علیہ السلام
۲۹۹	بولی سکینہ چاشمہ مارا مجھے ۳۱۹	۳۱۹	بانو نے کہا بیٹے سرخاں ملک کی بیوی علی اکبر
۳۰۰	ارٹے میں زین العباد زین العباد قافلہ ۳۲۰	۳۲۰	کہتی تھی بانو بیٹے شیر جوں مر گیا
۳۰۱	سید ابراہیم آج ہی چالیسواں ۳۲۱	۳۲۱	کہتی تھی بانو بکالے مرے اکبر علی
۳۰۲	بیوی لاشہ یہ کہہ رہی تھی کہ کونسی ۳۲۲	۳۲۲	بانو نے کہا بیٹے سرخاں ملک کی بیوی علی اکبر
۳۰۳	فصل نے کہا لاشہ یہ کہہ رہی تھی کہ ۳۲۳	۳۲۳	بانو نے کہا بیٹے سرخاں ملک کی بیوی علی اکبر
۳۰۴	اربعین کے ہو گوارو الوادع ۳۲۴	۳۲۴	زینب یہ بیان کہتی تھی بانو زاری کیا ہو
۳۰۵	سیرت کے زینب کہتی تھی میری بیوی ۳۲۵	۳۲۵	چالیسواں جہان میں تشنہ دہن کا
۳۰۶	کہتی تھی سکینہ یہ بیان دل مضطرب کی ۳۲۶	۳۲۶	زین العباد میں نوحہ کہ چہ جاتی ہو لیا لوجھ
۳۰۷	جلائی تھی بانو کہہ گئی تھی علی صخر ۳۲۷	۳۲۷	بیٹی نے شہ کی کہا دیکھ لوں منہ باپ کا
۳۰۸	بانو کہتی تھی دیکھو دانی میرا صخر ۳۲۸	۳۲۸	زینب نے شہ کی کہا دیکھ لوں منہ باپ کا
۳۰۹	آجا اصغر آجا دلیر ۳۲۹	۳۲۹	صخر نے کہا شام ہو کھو میں میں بیٹے کا
۳۱۰	نادان سکینہ نالان سکینہ ۳۳۰	۳۳۰	بیٹی نے شہ کی کہا دیکھ لوں منہ باپ کا
۳۱۱	شہ نے کہا دوستو وہ سحر موی ۳۳۱	۳۳۱	آج زہری نالان ہو گھر ہوا اسکا دل ہو
۳۱۲	شہ نے کہا آہ کچھ ہو گئی یار و صخر ۳۳۲	۳۳۲	کہا دیر نہ بانو افغان حسین میں جہان
۳۱۳	بولے ام زین صبح شہادت ہو آج ۳۳۳	۳۳۳	زینب نے شہ کی کہا دیکھ لوں منہ باپ کا
۳۱۴	شہ نے کہا اسے حرم مارا مطلق نہ ۳۳۴	۳۳۴	بانو نے زکر کہا تجھ کو نہ برباد کر
۳۱۵	اکبر جو ہوئے قتل تو زینب پکار کر ۳۳۵	۳۳۵	بولے شہ ذی وقار ہو لو کہاں آؤں میں
۳۱۶	زینب نے کہا ظلم سے شیر کو مارا دیکھو ۳۳۶	۳۳۶	کہتی تھی ماں دلفگار مرے ششما کی
۳۱۷	سیرت کے زینب کہا بن کو جادوئی ۳۳۷	۳۳۷	نوحہ سرور یہ تھا ہندوؤں والے
۳۱۸	بانو نے کہا بیٹے یوں نش پیر رہی ۳۳۸	۳۳۸	بولے شہ کہ اباب ہیں رخصت کرو



# مختصر فهرست مجموع مطبع انتشاری ملی

عمر	اعجاز داودی	۴	عمدة الانشاء
عمر	الاکان - خمسہ مطہرہ	۸	بشارت احمدی
عمر	جامع عباسی اردو دہلی	۸	فیض عام حسنیہ
۵	ثبوت شہادت	۴	توحید الائمہ
۱۰	تصویر کر بلا	۲	تضمین بقوت بد کاشی
عمر	افکلب علم	عمر	تذکرۃ الصوفیہ
عمر	تذکرۃ الطاہرین	۵	تہنیہ النکوحین
۱۰	البواب المصائب	۲	احکام النساء
۱۰	برزم ماتم	عمر	دانش نامہ جہاں
عمر	کذا المصائب	۴	شمس الضحیٰ
عمر	والفقه ماتم	۲	تہذیب الہدیٰ
عمر	سراج علم ہر دو جلد	۶	سیف حسینی
۸	مجموعہ رباعیات	۲	شفاعہ طور
۱۲	مجموعہ مختصات	۵	خطبات محبت
عمر	انجم الہدیٰ	۲	اعجاز دہلی
عمر	نور العینین	۲	تہنیہ الاطفال
۲	مداد سرور کائنات	عمر	آیات جلی فی شان ولانا علی

۱۳	أم الأثر فی جواب انباء الماتة	۵	مجموعه در دانش
۱۴	ماه کامل	۶	مناقب البیت
۱۵	سوا مخمري حضرت مختار	۷	مناقب مشکاف
۱۶	ذخیره مناقب مع هفت بند کاشی	۸	سودة الاسلام
۱۷	بے نقط مرثیه	۹	مجاهد عرب
۱۸	برغم نقیص	۱۰	گلستان محاورات
۱۹	انتخاب المانی	۱۱	نقشه سجلیه بنیت عامر
۲۰	نواب کریم	۱۲	نقشای اسیر المومنین
۲۱	تقویر وفا	۱۳	فانامه خواجی علی محمد
۲۲	حدیث کسان نظام بطور مرثیه	۱۴	المشرق کامل
۲۳	چهار بند کوفه شیرازی	۱۵	در بار حسین
۲۴	بشنیاد اعتقاد	۱۶	سیره الفاطمه
۲۵	صدقیه ماسم	۱۷	شمس الظلام فی احوال صاحب العصر
۲۶	احسن الدلائل	۱۸	ترجمه مختصر صدوق علیه السلام
۲۷	استخاره سجاده	۱۹	اوراد القرآن
۲۸	شفا المومنین	۲۰	علوم القرآن
۲۹	اوصاف الاشراف	۲۱	نیم نوالادی
۳۰	منیجرب اثنا عشری دلی	۲۲	نقشای مرتضوی کمال
		۲۳	نصا کل مرتضوی نظم و نشر

